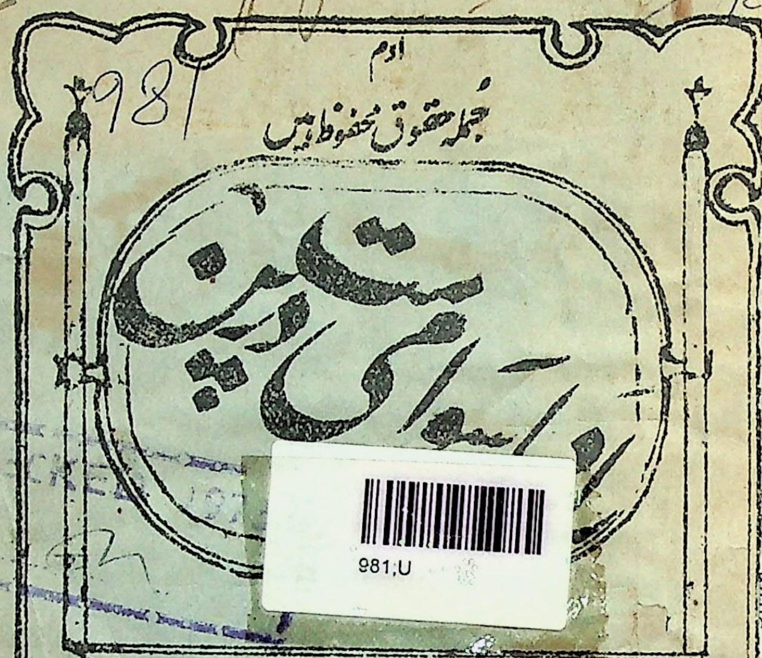

اوم
جملہ حقوق محفوظ ہیں
981;U

اوم

رادہاسوامی مت درپن

دیباچہ

رادہاسوامی مت یا سنت مت کے نام سے آج کل ایک سمپرداے چلا ہوا ہے جس کی اندرونی حالت سے پبلک بہت ہی کم واقف ہے اسکا باعث یہ ہے کہ اس مت کے پیرو نہ تو اپنی کتابیں کسی کو دکھاتے ہیں اور نہ اپنے جلسوں میں کسی کو شریک کرتے ہیں جب تک کہ کوئی پُرش پورے طور پر ان کے جال میں نہ پھنس جاوے یہی وجہ ہے کہ اس مت کے متعلق ابھی تک کوئی مکمل کتاب آریہ سماج کی طرف سے یا کسی اور سجّن پُرش کیطرف سے نہیں لکھی گئی سوائے دو ایک چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں اور چند ایک نوٹوں کے جو گاہ بگاہ اخباروں میں نکلتے رہے ہیں بہت عرصہ تک میرا یہ خیال رہا کہ سمجھدار پُرشوں کے واسطے ان کی پستکیں اپنے لیے آپ کھنڈن ہیں کیونکہ معمولی عقل رکھنے والا شخص بھی لالہ شبدیال اور رائے سالگرام کی زندگی کے حالات اور اُن کی اوٹ پٹانگ بانی کو پڑھکر ان گوروؤں کو مجذوب اور خبط الحواس سے بڑھکر درجہ نہیں دے سکتا۔ اسی خیال سے بندے باوجود کئی سال سے اس مت کی کتابیں حاصل کرنے اور کچھ عرصہ کالجگی دیال کے ست سنگوں میں شامل ہونے اور سرت کو شبد میں ملانے کے جھوٹے خبط

میں مبتلا رہنے کے بھی ان لوگوں کی پیلا پرگٹ کرنے کی کوئی ضرورت نہ سمجھی لیکن تجربہ نے بتلایا کہ میرا یہ خیال غلط تھا مجھے نشچیہ ہوگیا کہ بہت سے آدمی برتوں کے ناش ہو جانے سے بھارت ستان کے دماغ ایسے گندے ہو گئے ہیں کہ بڑے بڑے تعلیمیافتہ گریجوایٹ - اور برہمن کھشتری آدمی در نسبتہ معزز پرش بھی رادھاسوامی لوک میں پہنچنے کی ہوس میں غلطاں ہو کر ان کل جگی گوروؤں کی جوٹھی پوریاں اور چرنامرت پیتے ہوئے اپنی اُتم کلوں کو کلنکت کر رہے ہیں اور ان نئے فیشن کے توہمات میں پھنسے ہوئے لوگ جیسے پوتر شبد کی آڑ میں مردم پرستی نڈو پرستی اور مڑھی پرستی کو بڑے زور شور سے پھیلا رہے ہیں - ان بھوگی گوروؤں کے پوجاری جوگی بننے کا دعوے کرتے ہوئے آئے دن ہندوستان کے قریباً ہر ایک حصہ میں سادہ لوح استری پرشوں کو اپنے جال میں پھنسا رہے ہیں - بڑا بھاری سبب اس گرم بازاری کا کال گوروں کی وہ ہدایت معلوم ہوتی ہے جس میں کہ ہر ایک ست سنگی کو سخت تاکید کیجاتی ہے - کہ وہ نہ تو کسی کو اپنی کتابیں دکھاوے - اور نہ کسی سے بحث کرے - چنانچہ لالہ شبد یال سنگھ کا یہ ایک بچن اس کی صاف شہادت دیتا ہے ؎ -

ورکری جیو جگ کے اندھے - سب پھنسے کال کے پھندے - ان سے نہیں کہنا چاہیئے - مت گوڑھ چھپائے رہیئے " اسی کی پیروی میں رائے سالگرام رادھاسوامی نمبر ۲ نے ایک نوٹس در جگت پرکاش " نامی کتاب کے شروع میں لگایا ہوا ہے +

جس کا مضمون یہ ہے :-

" اطلاع " ست سنگیوں کو ہدایت کیجاتی ہے کہ یہ پوتھی غیر شخص کو جو رادھاسوامی مت میں شامل نہیں ہے - کسی حالت میں نہیں دکھانی چاہیئے " اسی حکمت عملی

سے فری میسنز اپنا کام کر رہے ہیں۔ اور اسی سے ستیانند اگنی ہوتری دیو گرو سخت ٹھوکریں کھانے کے بعد آج اپنے مقصد میں کامیاب ہو رہا ہے نتیجہ اس اُپدیش کا یہ ہوتا ہے کہ جو آپھنستے ہیں بیچارے نہ گھر کے رہتے ہیں نہ گھاٹ کے کیونکہ ادھر تو سوائے آنکھیں بند کر کے رائے صاحب کی سچ دھج دائی شکل کا خیال کرنے اور پریم بانی کے بھجنوں کا پاٹھ کرنے کے اور کچھ رکھا نہیں اور ادھر کال رو



شاستروں اور تحقیقات سے پہلے ہی نفرت د ... لئے سب پرکار کی اُنتی بند ہو کر سچ مچ رادھا سوامی روپ بن جاتے ہیں۔

آپ بیتی

غالباً سنہ ۱۸۹۲ء کا ذکر ہے۔ کہ لاہور میں میرے ایک دوست نے رادھا سوامی مت کو گرہن کیا اور یہ دعوے کرنے لگا کہ اس مت میں ایک بڑی آسان ترکیب یوگ سدّھی کی ہے۔ اور آریہ سماج میں سوائے وید منتروں کے پاٹھ کرنے کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا وغیرہ۔ لیکن دریافت کرنے پر نہ تو اُس نے کتابیں دکھلائیں اور نہ وہ ودھی بتلائی۔ صرف یہی کہا کہ ہم میں شامل ہو جاؤ اور کر کے دیکھ لو۔ اتفاق سے انہیں دنوں شریمان مہاتما منشی رام جی نے لاہور آریہ سماج میں ایک لیکچر رادھا سوامی مت پر دیا جس میں اُنہوں نے کچھ کچھ اصلیت "سار بچن" نامی پستک سے اس مت کی بتلائی اس کے بعد میں برابر اسی تلاش میں رہا کہ کہیں سے اس مت کی مُول پستکیں ملیں تو اصلی بھید کو معلوم کروں لیکن کوئی صورت پستکوں کے دیکھنے کی نہ نکلی۔ آخر سنہ ۱۸۹۵ء میں جبکہ میں کوئٹہ آیا۔ تو یہاں چند ایک پُرش مجھے اس مت کے ملے۔ ان میں سے ایک کے ساتھ میری مترتا ہو گئی۔ اُس سے

بینے کتابیں دکھانے کی درخواست کی۔ . . . اُس نے بڑی عاجزی سے جواب دیا
کہ مجھے کتابیں دکھلانے میں کچھ عذر نہیں ہے لیکن ایسا کرنے سے میری تمام
محنت جو کہ میں نے رادھا سوامی جوگ میں کی ہے۔ رائگان چلی جائے گی کیونکہ
ہمیں سخت حکم ہے کہ خاص خاص کتابیں کسی غیر مذہب والے کو نہ دکھاویں۔ اگر کوئی
شخص ایسا کرے گا تو اس کی کی کرائی محنت سب نشپھل جائے گی اور علاوہ جوگ
پراپتی میں ناکامیاب ہونے کے بڑا دکھی ہوکر مرنوکر پراپت ہو گا۔ اس جواب پر
میں مجبور ہو گیا اسکے چند ماہ بعد میں نے ایک دوست کی کوشش سے جو کہ آگرہ کے
رہنے والے تھے۔ اس مت کی سات پستکیں منگائیں اور مطالعہ کیا جن سے بہت کچھ
واقفیت حاصل ہوئی اور جو جو شک پیدا ہوئے۔ میں نے اُن لوگوں سے پوچھے
تو کسی نے کچھ جواب نہ دیا۔ سوائے اس قسم کی ٹال مٹولوں کے کہ ہم لوگ بحث کرنا نہیں
چاہتے۔ ہمیں حکم نہیں ہے۔ تم کر کے دیکھ لو اور سابقہ ہی یہ جواب ملتا کہ یہ پستکیں مکھیہ
نہیں ہیں۔ جب تم مکھیہ کتابیں دیکھو گے تو سب شک رفع ہو جاویں گے۔ جب
ان سے وہ کتابیں مانگتا تو انکار کر دیتے۔ انہیں دنوں کا ذکر ہے کہ ایک معزز گریجوایٹ
سکول ماسٹر بھی جو کہ آریہ سماج کے کاموں میں بھی بہت دلچسپی لیتے تھے۔ رادھا
سوامی کے مرید بن گئے۔ ان کی پیروی میں چند ایک دیگر معزز اصحاب بھی سُرت
شبد جوگ کی پراپتی کے واسطے گورو پرشادیاں اڑانے لگے۔ اور ست سنگ
کے نام سے فوٹو پرستی کا بازار گرم ہونے لگا۔ لیکن ابھی تک مجھے خاص موقعہ اُن
کے ست سنگ آدی دیکھنے کا نہ ملا۔ اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد بسبب تبادلہ
کے مجھے کوئٹہ چھوڑنا پڑا اور چھ ماہ کے قریب کوئٹہ سے باہر رہا بعد ازاں جب دوسری
دفعہ پھر کوئٹہ میں آیا۔ تو ایک دن ایک پارسل کتابوں کا شری یت ڈاکٹر* شبد امل

*یہ ڈاکٹر صاحب بھی اب رادھا سوامی مت سے سخت متنفر ہیں +

صاحب کے نام آباد دریافت سے معلوم ہوا کہ یہ رادہا سوامی مت کی پستکیں ہیں اور
آپ بھی سُرت سبد جوگ کا تجربہ کرنے کو اُدیت ہوئے ہیں اثنا بات چیت میں
ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس طریقہ کی تعریف کی اور فرمایا کہ بہر حال ہمیں کچھ روز
کر کے بھی تو دیکھنا چاہیئے ڈاکٹر صاحب کے فرمانے پر میں نے اقرار کیا کہ ہاں
میں تجربہ کرنے کو طیار ہوں۔ بشرطیکہ میرے شکوک رفع کر دیں۔ اور طریقہ بتلا دیں خلاصہ
یہہ کہ ڈاکٹر صاحب کی کوشش سے دیگر رادہا سوامی جوگیوں نے بھی مجھے اپنے
ست سنگ میں لینا اور طریقہ بتلانا منظور کیا اور بہت کچھ مہتو اپنے مت کو بتلائے
میں نے اُن سے کہا کہ پہلے میرے شکوک رفع کر دیجئے تو بہتر ہو۔ کیونکہ جب تک
کسی بات کو آتما قبول ہی نہیں کرتی۔ اس کو عمل میں لانے کو منش کب طیار ہو سکتا
ہے۔ میرے شکوک سُن کر اور جواب دینے میں قاصر ہو کر آخری جواب مجھے یہ
ملا کہ اِن باتوں کا اُتر ہم نہیں دے سکتے۔ اِن کا جواب پنڈت برہم شنکر صاحب
جن کو کہ رائے صاحب پریانند کہا کرتے تھے۔ اور جو کہ رائے صاحب کے بعد گدی
کے مستحق ہیں اور الہ آباد میں کسی معزز عہدے پر ہیں دیں گے وہ آج کل سائنس
سے رادہا سوامی نام کو سدھ کر رہے ہیں۔ وہ آپ کی اچھی طرح سے تسلی کر دینگے
آپ گھبرائیے نہیں عمل کرنا شروع کر دیجئے۔ سب سندیہہ خود بخود دور ہو جائیں گے
اس فیصلہ کے کچھ عرصہ بعد میرے لئے آگرہ سے اجازت منگائی گئی۔ وہاں سے اُتر
آیا کہ اس شخص کو پہلے کچھ دن ست سنگ کرنے کی اجازت دو۔ جب میں نے کچھ ماہ
ست سنگ کر لیا۔ تب آگرہ سے اُپدیش کی اجازت آگئی اور اُپدیش مل گیا۔ اور میں نے
دیال جی کی ہدایت کے موافق عمل بھی شروع کر دیا۔ لیکن افسوس عمل کرنے اور
عمل دیکھنے سے میرے شکوک دن بہ دن بڑھتے ہی گئے اور جب اِن شکوک کو

رفع کرنے کی کوشش کرنا۔ تو یہی اُتر ملتا کہ "ڈاکٹر صاحب جلدی مت کیجئے۔ ابھیاس کرتے جائیے۔ آپ کو بڑے بڑے چمتکار دکھائی دیں گے۔ اب بھنڈارے کے دن بہت جلد آنے والے ہیں۔ تب آپ بھی ہمارے ساتھ آگرہ چلنا۔ وہاں سب ٹھیک ہو جائے گا۔" علاوہ ابھیاس کے میں نے گورو درشن کی مہما بہت پڑھی تھی۔ اسلئے ضروری سمجھا۔ کہ آگرہ جاکر درشن بھی کرلوں۔ شاید درشنوں سے شانتی ہو جاوے لیکن درشنوں نے اور بھی غضب ڈھایا۔ کتابوں سے تو نفرت ہو ہی گئی تھی۔ رادھا سوامی جوگ کے عمل اور گوروؤں سے بھی سخت نفرت ہو گئی۔

دیال جی کے سنتوں کا ست سنگ کرتے ہوئے جب کچھ عرصہ ہو گیا تو میں نے اپنے اُپدیشٹا سے جو کہ غالباً ست لوک تک پہنچ چکے تھے۔ عرض کی کہ مجھے کچھ کتابیں آگرہ سے منگا دیجئے۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ میں چٹھی لکھوں گا چنانچہ اُنہوں نے میرے گھر پر آن کر میرے سامنے چٹھی لکھی۔ اور ڈاک خانہ میں ڈالنے کے واسطے لے گئے۔ لیکن ایک ماہ گذر گیا اور کتابیں نہ آئیں۔ دریافت پر جواب ملا کہ ابھی تک ایک کتاب زیر طبع ہے وہ چھپ جانے پر سب اکٹھی آجائینگی اسواسطے دیری ہو گئی ہے۔ پھر عرصہ گذر گیا۔ مگر کتابیں ندارد۔ آخر کار مجھے پتہ لگا کہ میرے اُپدیشٹا گورو باوجود ست لوک تک پہنچ جانے کے جھوٹ بولنے سے مطلق عار نہیں۔ درحقیقت اُنہوں نے کتابوں کے واسطے چٹھی نہیں بھیجی تھی اور مجھ سے جھوٹ بولتے رہے۔ اُن کی اس ایک حرکت اور دیگر بڑے بڑے بزرگوں کی ناگفتہ بہ حالت دیکھ کر مجھے اِن ست سنگیوں سے بھی سخت نفرت ہو گئی۔ اسکے بعد میں نے آریہ سماج کوٹہ میں رادھا سوامی مت پر دو لیکچر دیئے۔ جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے جوگی دیال جی کے پنجے سے نکل گئے۔ اسلئے اب مجھے

آگرہ جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں مینے رائے سالگ رام صاحب کے مزار شریف کے درشن کیے۔ مزار کے پوجاریوں اور ست سنگیوں سے ملاقات کی۔ کتابیں خریدیں یہاں کا پورا نظارہ ناظرین موقعہ مناسب پر ملاحظہ فرماویں گے +

سبب تصنیف

کلجگی دیال کی پول کھولنے کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے بھی میں نے بسبب عدیم الفرصت ہونے اور نیز اپنے آپ کو تصنیف کے کام کے قطعی ناقابل پانے کے کسی قسم کی کتاب لکھنے کا ارادہ نہ کیا۔ لیکن میرے دھرم بھائی لالہ وزیر چند جی اڈیٹر آریہ مسافر اور بابو رام بلاس جی سارڈا سابق پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان کے متواتر تقاضوں پر میں نے کچھ مضامین آریہ مسافر میں بھیجے۔ جن کو دیکھ کر کئی ایک دیگر سجنوں نے بھی زور دیا کہ میں رادھاسوامی مت کی اندرونی حالت کو پبلک کے سامنے پیش کروں لیکن اس سے بھی بڑھکر لالہ شیو دیال سنگھ اور رائے سالگرام صاحب کی تحریریں ہیں۔ جنہوں نے مجھے یہ کتاب لکھنے کو مجبور کیا ہے + عام طور پر یہ مشہور ہے کہ اس مت والے دیگر متوں کی نندا نہیں کرتے اور نہ کسی سے بحث مباحثہ میں پڑتے ہیں بلکہ اپنے دھیان اور بھگتی میں لگے رہتے ہیں لیکن میں آپ کو بتلانا چاہتا ہوں کہ ان دونوں گوروؤں نے دیگر متوں اور اُن کے بزرگوں کے دشنے میں رائے لگاتے ہوئے ایسا جھوٹا اور بے سُرا الاپ الاپا ہے۔ کہ تھوڑی سی بھی غیرت اور سمجھ رکھنے والا پرش ان گوروؤں کی بے عقلی اور نشنیمی پر افسوس کیئے بنا نہیں رہ سکتا۔ ہیں کلجگی اوتار کی تحریروں کے کچھ نمونے صرف اس غرض

سے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ناظرین اسباب کا اندازہ لگا سکیں۔ کہ جبکہ لالہ شبدپال سنگھ اور اُن کے شاگرد رشید بنا کسی دلیل اور ثبوت کے دیگر مت والوں کے سدھانتوں اور بزرگوں کی نسبت جھوٹے الزام لگانے اور رائے زنی کرنے کا استحقاق رکھتے ہیں۔ تو اُن کے جواب میں اِن گوروؤں کے چال چلن اور ان کی تحریروں کا نوٹس لینا کسی حالت میں نامناسب نہیں ہوگا +

سار بچن نظم

"اور سنتوں کی مہا بہت بھاری ہے اور خدا اور پرمیشور دونوں کو پیدا کرنے والے سنت ہیں اور ان کی گتی کو وے دونوں نہیں جان سکتے وغیرہ"

سار بچن نظم صفحہ ۴۳۴

"سنت دھام ان بھید نہ پایا | کال ہوا یہ کرشن مُرار"
"تا تے سنتن برن سنایا | کرشن کال دو ایک بچار"
"رادھا سوامی کہت بجھائی | تیا گو کرشن لبار (جھوٹھا)"
"یہ ہی حال تم رام بچارو | دونوں ہیں اک تار"
"رام کرشن دو جگ میں آئے | کال دھرے اوتار"

سار بچن نثر

(۱) "یہی سبب ہے کہ بڑے بڑے اوتار اور رشی ایشور اور منیشور اولیا اور پیغمبر اپنے اپنے وقت پر مایا کے چکر میں آگئے اور اپنے پد کو اسُو قت بھولکر دھوکا

کھا گئے جیسے کنار د اور دیاس اور شرنگر منی اور پاراشر اور برہما اور مہادیو اور اوتار وغیرہ‘‘

(۲) ’’برہما کو جب کبیر صاحب نے سمجھایا اور اُس کو شوق ہوا کہ ست پُرش کا کھوج کروں پر کال نے بہکا دیا‘‘

(نوٹ) حضور صاحب گپ بھی مارتے ہیں تو واہ سوامی مقام کی۔ کہاں برہما جی سرشٹی کی آدمیں اور کہاں کبیر زمانہ اخیر میں اور پھر کبیر کا برہما جی کو سمجھانا۔ وہی معنے رکھتا ہے۔ جو کہ لالہ منشی رام جی کا کسی آریہ سماج کے ممبر کو پرمارتھ کا اُپدیش کرنا

(۳) ’’وہ جو پار برہم پرماتما ہے سو جیب جیووں کے پاس موجود ہے پھر سنسار روپی بھوساگر سے کسی کو نکال نہیں سکتا ہے۔ بجائے نکالنے کے روز بروز پھنساتا جاتا ہے‘‘

(۴) ’’برہما سے آدلیکے جتنے دیوتا ہیں اور رام کرشن سے آدلے کر جتنے اوتار ہوئے ہیں اُن سب کا درجہ سنتوں سے نیچا ہے اور سنتوں کا درجہ سب سے اونچا ہے یہ سب کا مدار اور وزیر ہیں اور سنت بادشاہ ہیں‘‘

(۵) ’’سنتوں کے وچنوں کو جو وید سے ملاتے ہیں وہ بڑے نادان ہیں سنتوں کی مہما آپ وید کا کرتا نہیں جانتا۔ پھر وید کیا جانے‘‘

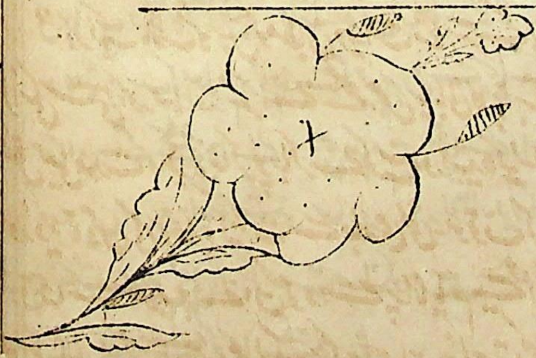
(۶) ’’پھر سب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جنم مرن سے بچانے والے اور سدا سکھ کے ستھان کے بخشنے والے اور نج دھام میں پہنچانے والے صرف سنت ست گورو ہیں اور برہما۔ وشنو۔ مہادیو۔ اور اوتار دیوتا اور پیر پیغمبر اور اولیا آپ ہی بھٹکتے ہیں یعنی اُن کو سنت ست گورو نہیں ملے اور نہ چوراسی کے چکر سے آپ اور نہ دوسرے کو بچا سکتے ہیں‘‘

(نوٹ) پرماتما آپ جیسے گوروکسی کو نہ ملائے جہانکہ حقہ بھرتے اور پیکدان صاف کرتے ہی عمر گذر جاوی نجگے ہونیکا فخر تو آپ کو ہی ہے۔

(۷) "پھر جو سنت کہ وید کے کرتا کے کرتا ہیں ان کی انکو بالکل خبر نہیں ہے جو وید پڑھکر سنت کہلاتی ہیں وہ اِن سنتوں کے سیوکوں کی بھی برابری نہیں کر سکتے"

(۸) "پانچوں شاستروں کا دوش تو ویدانت نے نکالا اور ویدانت کا دوش اب سنت ست گورو نکالتے ہیں ست جگ تریتا اور دواپر میں اِن شاستروں کی پول نہیں نکلی کیونکہ جب سنت پرگھٹ نہیں ہوئے۔ تب اب کالجگ میں واسطے اُدہار جیووں کے سنتوں نے چران پدہارے ہیں اور سب متوں کے دوش اور غلطیوں کو کھولکر جتاتے ہیں" +

(نوٹ) آجتک یہہ پتہ نہیں ملا کر لالہ شب دیال جی نے کون سے شاستر کی پول کھولی آپ کی بانی پڑھنے سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ شاستروں کے نام سے بھی واقف نہ ہونگے۔ ہاں البتہ کریما۔ گلستان بوستان تو ضرور پڑھی ہوگی۔ پول کھولی تو کیا۔ بلکہ ایک نئی پول چلا دی جو کہ آشا ہے کہ بہت جلد کھل جاویگی اور یہ ناستک پن اور فوٹو پرستی سب دور ہو جاوے گی +



"سماجونکی پرمارتھی کاروائی"

(مطلب آریہ سماجون سے ہے)

"جو سماج جہاں تہاں آج کل جاری ہیں اُن کے اچارج ودیاوان اور بُدھی مان ہوئے۔ اُنہوں نے حالت اُس وقت کے جیوؤں کی دیکھ کر کہ کھان پان اور آزادگی کی خواہش سے اپنے مت کو چھوڑکر غیر مت میں شامل ہوتے چلے جاتے ہیں یا ارادہ شامل ہونے کا رکھتے ہیں اِس سبب سے مناسب اور مصلحت وقت سمجھ کر قریب قریب ویدانت شاستر کے قاعدے اور اصول کے موافق نیا مت کھڑا کیا کہ اس میں ہر طرح کی آزادگی کھان پان وغیرہ اور شادی بیوہار کی مثل عیسائی مت والوں کے جیوؤں کو دے دی"

(نوٹ) ہچی پابندی کھان پان اور وِواہ شادی کی جو اِن سماجوں میں پائی جاتی ہے وہ اور کسی مت میں نہیں۔ کھان پان میں مانس مدرا سے پرہیز شادی بیوہار میں صغر سنی کی شادی کی ممانعت وغیرہ تو آپ کے خیال میں آزادی میں شامل ہیں لیکن غیر عورتوں کا گردوں کے پاؤں دبانا۔ گوروجی کی جوٹھہ کا کھانا آدی دہار مک ویہار ہیں +

"اور ایک مالک کا جس کو مطابق ویدانت شاستر کے برہم کہتے ہیں اشٹ بندھوا کر اُسکی ستتی اور مہما اور شکرانے کے بھجن یا بانی کا پڑھنا یا گانا جاری کیا اور نقل یعنی مورت وغیرہ بنا کر پوجا کرنے کو منع اور نشیدہ کیا۔ اور تیرتھ برت اوتار اور دیوتاؤں کی پوجا جو کثرت سے جاری تھی۔ موقوف کردی۔ اور جو کوئی زیادہ شوق والے معلوم ہوئے اُن کو واسطے پرانایام یعنے اشٹانگ یوگ کے ابھیاس کرنے کی ہدایت دی لیکن جو کہ یہ ابھیاس نہایت کٹھن اور اُس کے سنجم

بھی بہت کٹھن ہیں۔ اُس کا سچا ابھیاسی ان کے بیڑے میں ظاہر کوئی نظر نہیں آتا کوئی کوئی برہم کو اکاش وت ویاپک ان کر اُس کا دھیان آنکھ بند کر کے یا کھلی آنکھوں سے بغیر مقرر کرنے کسی خاص مقام کے انتر یا باہر میں کرتے ہیں۔"

(نوٹ) ویدانت شاستر کے تو راے صاحب نے درشن بھی نہیں کئے ہونگے مورتی پوجا آدی کا ہی نہیں بلکہ آپکے دیال جی کی فوٹو پرستی اور مڑھی پرستی کا بھی ویسا ہی کھنڈن کرتے ہیں پرانا یام آدی سادھنوں کی مہاتو آج کل شمشیم کے ودوان بھی گا رہے ہیں پرشارتھی یوگی پرشیوں کے لئے تو اشٹانگ یوگ کا ابھیاس کچھ کٹھن نہیں ہے لیکن ایسے پرشوں کے لئے جنکا دن رات گدی تکیوں پر لیٹتے ہوئے اور پاؤں دبواتے ہی نکل جاتا ہے۔ پرانا یام آدی سادھن موت کے سمان ہیں +

"بہت سے لوگ تو ان سماجوں میں صرف ناموری، اور دُنیا کی کارروائی یا آزادی کے حاصل کرنے کے لئے شامل ہوتے ہیں۔"

(نوٹ) ذرا اپنے مفت خورے جوگیوں کے ٹلّے پر تو نظر کی ہوتی جو صرف روٹی کی خاطر آپ کا ورد پڑھ رہے ہیں +

"ایک نقص ان سماجوں میں اور بھی ہے کہ وہ گورو کی ضرورت نہیں سمجھتے اور نہ پورے گورو کا کھوج کرتے ہیں سبب اسکا یہ ہے کہ ان کے مت میں بھید اور ابھیاس نہیں ہے اور اس سبب سے ان کو ضرورت پورے گورو کی مدد کی نہیں ہوتی۔ کیونکہ ان کے مت میں صرف کتابوں کا پڑھنا یا بھجن وغیرہ کا گانا جاری ہے اور انکی کتابوں میں بھید راستہ یا ترکیب ابھیاس اندرونی (انتری) کا کوئی ذکر نہیں ہے کہ جس کے واسطے ضرورت دریافت

کی بھیدی اور ابھیاسی سے ہو وے بلکہ ان میں تاریخی حال یا مہما اور صفت مالک کی مسئلے اصولی اور عقلی یا حال تتوؤں اور گنوں کا جو سمقول رچنا کی کارروائی کر رہے ہیں درج ہے"!

(نوٹ) وید آدی سقیہ شاستروں کے پڑھنے کے واسطے گوروؤں کی سخت ضرورت اسی واسطے سچے ودوان دھارمک گوروؤں کو دھارن بھی کرتے ہیں۔ لیکن آپ جیتے تن من دھن ارپن کرانے والے گوروؤں کی سیوا کرنا تو درکنار انکی خوب دھول اڑاتے ہیں۔ ست شاستروں کا مطالعہ ایشور پرارتھنا کے بھجن گانا یم نیم آدی یوگ کے انگوں کا پالن کرنا۔ پرتھوی سے ۔لے کر پرماتما پرینت گیان کا پراپت کرنا ایسے کام ہیں کہ جو بغیر گورو کی سہایتا کے نہیں ہو سکتے۔ لیکن آپ کی پریم بانی اور سیوا بانی کا پاٹھ کرنے اور آپ کے ورکا دل میں دہیان جمانے اور راد ہاسوامی بے معنی نام رٹنے کے لئے کسی گورو کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی ہے +

"اسی طرح کرم کانڈ کے شاستر بھی صرف باہری رسموں اور انکی کارروائی کا ذکر کرتے ہیں اور اسی سبب سے وہاں بھی پورے گورو کی ضرورت نہیں صرف ودیا وان گورو جو ہوم اور جگیہ وغیرہ اور جنم مرن اور دوسرے سمے کے کرم کتابوں کو پڑھ کر کرانتے ہیں اور جن کو وے اچارج کہتے ہیں۔ کافی سمجھا جاتا ہے اور جو لوگ آپ تھوڑا بہت سنسکرت زبان سے واقفیت رکھتے ہیں وے آپ سب کارروائی کتابوں کو دیکھ کر کر سکتے ہیں یہ لوگ بھی یعنے کرم کانڈی پورے گورو کی قدر نہیں جانتے اور نہ اُن کے من میں کھوج سچے پرمارتھ کا ہے صرف کرم کرنے سے مکتی حاصل ہونے کا یقین کرتے ہیں مگر یہ بات صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ جب تک اُپاسنا کر کے سچا گیان حاصل نہ ہوگا۔ مکتی پراپت نہیں ہو سکتی +

"اوپر کے لکھے ہوئے سے ظاہر ہے کہ واچک گیانی اور سماج والے اور کرم کانڈی گھٹ کے بھید سے بالکل بے خبر ہیں اور ہر چند ان کے مت میں شبد کی مہابہت کی ہے اور صاف لکھا ہے کہ آدبیں اوم شبد پرگھٹ ہوا اور اسی شبد سے کل رچنا پیدا ہوئی۔ اور تین لوک کی رچنا پیدا ہوئی اور تین لوک کی رچنا کی طاقت اور مصالحہ کا بھنڈار بھی یہی شبد ہے پھر بھی یہہ لوگ شبد کا کھوج نہیں کرتے۔ اور نہ رچنا کا بھید دریافت کرتے ہیں کہ کیسے اوم شبد سے تین لوک کی رچنا ہوئی جو یہہ خواہش اُن کے دل میں ہوتی تو ضرور بھیدی اور ابھیاسی گورو کی ضرورت اُن کو پڑتی"!!

ناظرین! یہ چند بچن بطور نمونہ کے لکھے گئے ہیں۔ لیکن اِن گوروؤں کی تحریروں کا بہت بڑا حصّہ وید آدی ست شاستروں اور دیگر متوں کے بزرگوں کی ہجو میں لکھا پڑا ہے۔ جس کا مفصل ذکر آپ اِس گرنتھ میں ملاحظہ کریں گے۔ دیال جی وقت گورو کی تعریف ہی نہیں کر سکتے۔ جبتک کہ دیگر ست پرشوں کی نندا نہ کرلیں وجہ صاف ظاہر ہے لالہ شیو دیال سنگھ جی نے دیکھا کہ دُنیا رام کرشن وغیرہ اوتاروں اور پیغمبروں کو اپنے اپنے اعتقاد کے موافق مان رہی ہے چونکہ آپ بھی بزعم خود کلجگ کا ٹھیکہ لے کر ست گورو روپ دہار کر اوتار پرگھٹ ہوئے اور گُن کرم ایسے تھے نہیں کہ رام کرشن کے مقابلہ میں عزت حاصل کر سکتے۔ اِسلیئے آپ نے اِن سب کو ترگٹی وغیرہ مقامات سے آئے ہوئے اور جھوٹے اور کال کا اوتار بتلایا۔ اور جن گوروؤں کی جوٹھہ کھا کر جن کی پیروی میں آپ سوامی بنے تھے اِن کے اگم لوک سے اوپر اپنا رادھا سوامی مقام فرض کر کے اِن سے بھی ایک درجہ اوپر جا براجے۔ اور رادھا سوامی کا اوتار بن بیٹھے۔ لیکن وہ لوگ جو کچھ بھی عقل کا مادہ رکھتے ہیں اِن پاکھنڈی گوروؤں کی اصلیت کو اچھی طرح سمجھ لیتے ہیں ۞

واضح ہو کہ اِن گوروؤں کے متعلق جو حالات درج کئے گئے ہیں۔ اِن میں سے کچھ تو راوہا سوامی مت کی پستکوں سے اور بہت سے ست دہرم پرچارک وغیرہ اخباروں اور دیال جی کے رشتہ داروں کے چشم دید اور سنتوں کی زبانی سُنے ہوئے لکھے گئے ہیں۔ یہ کتاب بھی کلجگی دیال کے ڈھنگ پر ہی بچنوں اور شبدوں میں منقسم کی گئی ہے جسکے مضامین کی ترتیب حسب ذیل ہے:۔

شبد ۳۔ رادھا سوامی جوگ کے سنجم اور مکھیہ سادھن۔

شبد ۴۔ ایک اور سادھن۔

شبد ۵ رادھا سوامی جوگ کو پرانایام آدی یوگ سادھنوں سے کیا نسبت؟

شبد ۶۔ رادھا سوامی مت۔ اور ویدک منتویوں کا مقابلہ و موازنہ۔

شبد ۷ رادھا سوامی جوگ کی ودھی۔

شبد ۸۔ رادھا سوامی جوگ کا پھل یا دیال جی کے گھر کی سیر۔

بچن ۴ سار بچن کے چیدہ چیدہ بچن۔

بچن ۵ سار بچن نثر کے چیدہ چیدہ بچن۔

معافی

ناظرین! جیسا میرا ارادہ اس کتاب کو مفصل طور پر لکھنے کا تھا۔ وہ بہ سبب خاص وجوہات تصحیح جلدی کرنے سے پورا نہیں ہو سکا۔ اس میں زیادہ تر سار بچن نامی پستکوں کی پڑتال کیگئی ہے اگر فرصت ملی تو جگت پرکاش اور پریم بانی وغیرہ کتابوں کی بھی پڑتال کروں گا۔ جو کہ اس سلسلہ کی دوسری جلد ہوگی۔ اس کمی کے لئے اور اُن نقائص کے واسطے جو کہ اس کتاب کی عبارت آرائی میں آپ کو معلوم ہوں۔ آپ سے معافی مانگتا ہوا آپ سے یہہ نویدن کرتا ہوں۔ کہ اس کتاب کو پڑھتے ہوئے سوائے رادھا سوامی مت کے اندرونی و گپت حالات کے جاننے کے اور کچھ اُمید نہ رکھیں خاتمہ پر ہیں۔ ....

سے یہہ پرارتھنا کیئے بنا نہیں رہ سکتا۔ کہ یہہ پستک کسی کا دل دکھانے یا کسی کی نندا کرنے کے خیال سے نہیں لکھی گئی بلکہ واقعات کی اصلیت کو افشا کرنا اس کا مدعا ہے اس لیئے آپ کی خدمت میں دست بستہ نویدن ہے کہ آپ اس کو شروع سے اخیر تک بڑے غور سے پڑھیں میں اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ آپ کے پیشوا اور خود غرض سنت آپ کو ایسا کرنے سے منع کرتے ہیں۔ اور کریں گے بھی لیکن آپ کا فرض ہے۔ کہ آپ پرم پرش رادھاسوامی دیال پر بھروسہ رکھتے ہوئے مخالفوں کی تحریروں سے کسیطرح کا خوف نہ کھائیں اور دیال جی کی موج میں اپنی موج سمجھتے ہوئے رادھاسوامی دیال کی اصلیت کو پورے طور پر جاننے کے لیئے اس لوٹی پھوٹی تحریر کو غور سے مطالعہ کریں ٭ (گورودت از کوٹہ)

بچن ۱

شبد ۱

دربیان لالہ شب دیال سنگھ بانی رادھاسوامی پنتھ

اس مت کے بانی مبانی لالہ شب دیال سنگھ کھتری سکنہ آگرہ ہوئے ہیں ان کے باپ کا نام لالہ دلوالی سنگھ تھا جو کہ پیشہ وادستہ کا کرتے تھے۔ ان کے دو بھائی ان سے چھوٹے اور تھے۔ ان سے چھوٹے کا نام رائے بندرابن تھا۔ جس کی تصنیف بہار بندرابن ایک مشہور کتاب ہے اسی کا جاری کیا ہوا ایک گروہ

سادھوؤں کا بندرابنی پنتھ کے نام سے اودھ میں اب بھی موجود ہے۔ سب سے چھوٹے بھائی کا نام لالہ پرتاپ سنگھ ہے۔ جو کہ اس وقت بھی آگرہ میں موجود ہیں اور دیال جی کے کنبے میں چاچاجی کے نام سے مشہور ہیں اپنے بڑے بھائی لالہ شب دیال سنگھ جی کے رادھاسوامی مت کے پیرو ہیں اور اپنا اکھاڑہ الگ جماتے ہیں۔ لالہ شب دیال سنگھ کے خاندان میں قدیم سے نانک۔ کبیر۔ دادو وغیرہ کی بہت مانتا رہی ہے لالہ شب دیال سنگھ بچپن ہی سے سادھو سنتوں کی سنگت میں زیادہ رہتے تھے۔ اور اُن کی طبیعت ملازمت اور روزگار میں بہت کم لگتی تھی ان کو بچپن ہی سے اُردو فارسی کی تعلیم شروع کرائی گئی تھی جس سے فارسی زبان میں آپ کی لیاقت اچھی تھی۔ آپ ایک دفعہ ضلع باندہ (ممالک مغربی وشمالی) میں کچھ عرصہ تک ملازمت کرتے رہے اس کے بعد کچھ عرصہ گھر میں بیکار پڑے رہے۔ اُن کی یہہ حالت ان کے والد کو ناگوار معلوم ہوئی اُس نے ان کے سُسرت سفارش کرا کر اُن کو راجہ بلب گڑھ کا اتالیق مقرر کرا دیا جہاں اُنہوں نے قریباً دو برس تک نوکری کی اس کے بعد پھر گھر واپس آ گئے۔ ان کے واپس آنے کے بعد بہت جلد اُن کے والد کا دیہانت ہو گیا۔ پھر آپ نہ تو آگرہ سے باہر نکلے اور نہ کسی قسم کی نوکری کی ✢

آپ کی شادی چھوٹی عمر میں ہی (جیسا کہ کھتریوں میں عام دستور ہے) لالہ عزت رائے سکنہ فریدآباد ایک متمول شخص کی لڑکی سے ہو گئی تھی آپ کی استری کا اصلی نام نراین دیوی تھا۔ لیکن جب آپ کے دماغ میں اوتار اور گورو بننے کی دُھن سمائی تو جہاں آپ کو اپنے اصلی نام شب دیال سنگھ سے نفرت ہوئی وہاں اپنی دھرم پتنی کا بھی نیا نام کرن سنسکار کرنا ضروری معلوم ہوا

چنانچہ آپ نے نراین دیوی کا نام رادھا اور اپنا نام سوامی رکھا جسکو مرکب کرکے رادھاسوامی نام مالک کُل سرشٹی کرتا کا رکھا گیا اور اسی نام سے ایک دوسرے کی عزّت کرنے کی ہدایت اپنے چیلوں کو کی اور اپنے آپ کو مالک کُل کا اوتار ثابت کرنے کی کوشش کی آپ کی پیدائش کا دن رائے سالگرام صاحب نے سمت ۱۸۷۵ بھادوں مہینے کی شروع اشٹمی ساڑھے بارہ بجے رات مطابق اگست سنہ ۱۸۱۸ء لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ آپ نے ۶-۷ برس کی عمر سے ہی سب سے اُونچے پرمارتھ کا سمجھانا اور سمجانا خاص خاص لوگوں کو مرد اور عورت سے شروع کیا "

"آپ کا کوئی گورو نہیں تھا۔ اور نہ کسی سے اُنھوں نے پرمارتھ کا اُپدیش لیا۔ بلکہ آپ ہی اپنے والدین کو اور جو سادھو کہ اُن کی پہچان والے مکان پر آتے تھے۔ ان کو ہر طرح سے پرمارتھ کے سمجھانے میں کوشش کرتے تھے "

"قریب پندرہ برس کے آپ مکان کے ایک کوٹھے میں جو اندرون دوسرے کوٹھے کے تھا بیٹھ کر ابھیاس سُرت شبد جوگ کا کرتے رہے یہاں تک کہ اکثر اوقات دو دو تین تین روز تک باہر نہیں نکلتے تھے اور نہ اس عرصہ میں حاجات ضروری کیطرف توجہ ہوتی تھی "

مندرجہ بالا گپیں رائے صاحب نے اپنے گورو کی مہابڑھانے کے لئے ہانکدی ہیں ورنہ لالہ شب دیال سنگھ جی کے بڑے نزدیکی رشتہ داروں کی زبانی مجھے معلوم ہوا ہے کہ تیس برس کی عمر تک اُن کو گورو بننے یا رادھاسوامی نام کی گھڑنت کا خیال تک بھی نہیں تھا اور آپ بابا موجیرکاش اور گردھاری داس یا گردھاری بالا ہاتھرس والے کی بڑی سیوا کرتے تھے۔ اور اُن کو اپنا گورو مانتے تھے

اور اُن کے ایک نزدیکی رشتہ دار کے قول کے موافق اُن کو بجگیوپویت دینے والے پنڈت بھی ایک طرح اُن کے گورو تھے۔ علاوہ ازیں رائے صاحب کا لیکھ بھی اس بات کی تردید کرتا ہے کہ وہ جنم ہی سے سُرت شبد جوگ و دیگر طاقتوں کو حاصل کرکے پرگھٹ ہوئے تھے۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو رائے صاحب کے لیکھ کے موافق پرم پُرش پوُرن دھنی کو پندرہ برس تک ابھیاس کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی ✦

پھر رائے صاحب لکھتے ہیں کہ "سمت ۱۹۱۷ بسنت پنچمی کے دن مطابق جنوری سنہ ۱۸۶۱ع کے عرضی اور پرارتھنا بعضے ست سنگی اور ست سنگنوں کے جو زیادہ ایک ورش سے واسطے جاری فرمانے عام ست سنگ کے بیٹھے کر کے خدمت میں عرض کر رہے تھے۔ اپنے مکان پر بیان سنت مت اور اس کا اُپدیش پرمارتھی لوگوں کو فرمانا شروع کیا اور یہہ ست سنگ سترہ برس تک برابر رات اور دن جاری رہا اس عرصہ میں قریباً تین ہزار مرد و عورت نے بہت سے قوم ہندو ہر ملک کے اور تھوڑے مسلمان اور جینی اور کوئی کوئی عیسائی نے حضور صاحب سے اُپدیش سنت مت یعنی رادھا سوامی پنتھ کا لیا ان میں سے بہتیرے گرہستی تھے۔ اور قریب دو تین سو سادھو ہونگے"

اس لیکھ سے یہی ظاہر ہے کہ سمت ۱۹۱۷ یعنی ۴۲ برس کی عمر میں لالہ صاحب نے اپنے سنت مت کا اظہار عام طور پر کیا اور اس سے ایک برس پہلے چند استری پُرش اُن کے پاس آنے جانے لگ گئے تھے۔ غرضیکہ لالہ شب دیال سنگھ جی کے شاگرد رشید رائے صالگرام صاحب کے لیکھوں کے موافق بھی گو وہ مبالغہ آمیز ہیں صاف طور پر ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ چالیس برس کی عمر

سے پیشتر نہ تو پرم پُرش پُورن دھنی مالک کُل نے لالہ صاحب کے چولہ میں حلول ہی کیا تھا اور نہ ہی لالہ صاحب کی وہ عزّت اور شہرت تھی جو کہ رائے صاحب کے شاگردی میں آنے کے بعد ہوئی جیسا کہ اوپر ظاہر کیا گیا ہے چھوٹی عمر سے ہی ان کو سادھوؤں اور فقیروں کی سنگت کا بہت شوق تھا چنانچہ آپ کے مکان پر اکثر سادھو سنت جمع رہتے اور آپ کبیر پنتھیوں اور دادو پنتھیوں کے اعتقاد کے مواقق اپنے خیالات ظاہر کرتے تھے اور جیسا کہ عموماً قاعدہ ہے کہ ایسے شخصوں کے پاس اکثر دس یا پنج آدمی اِدھر اُدھر کے بیٹھے رہتے ہیں اسی طرح آپ کے پاس بھی اکثر آوارہ گردوں کا ایک جگھٹا لگا رہتا تھا جب تک یہہ حالت رہی اُن کا نام تک کوئی نہ جانتا تھا لیکن جب رائے سالگرام صاحب جیسا ذی رُتبہ آدمی اُن کے پاس آنے جانے لگا۔ اور اُن کے دفتر کے آدمی و دیگر نوکری کے اُمّیدوار بھی رائے صاحب کی خاطر آکر بیٹھنے لگے تب تو خوب رونق بڑھنے لگی اور آپ کے مکان پر میلہ سا لگنے لگ گیا۔ علاوہ مردوں کے جب عورتوں کی بھی آمد و رفت شروع ہوگئی۔ پھر تو رونق کا کیا ٹھکانا تھا آوارہ گرد صبح شام پنّی گلی میں ڈیرہ جمانے لگے اور جب رائے صاحب کی پیروی میں اور لوگ بھی پھولوں کے ہار آدی سے سوامی جی سیوا کرنے لگے تو پھول بیچنے والی مالن وغیرہ بھی اپنی دوکانیں جمانے لگیں۔ اور جب رائے صاحب کی بڑی جائداد اور اُن کے دوستوں کی جیبوں سے بھی روپیہ آنے لگا تو روز بروز اڈمبر بڑھتا چلا گیا اور جب اس روپیہ سے بھوجن وغیرہ مفت بٹنا شروع ہوا تو مفت خورے گیروے پوشوں کی کیا کمی تھی سینکڑوں نے آکر دروازہ کو گھیر لیا اور سوامی جی کا ورد پڑھنے لگے غرضیکہ رائے صاحب کی طفیل گرہستی سوامی معہ اپنے اہل خانہ کے گرہستیوں اور سادھوؤں سے

خوب پکنے لگے پہلے پہلے تو آپ کی دوکان پنّی گلی میں چلی لیکن جب اڈمبر خوب بڑھ گیا اور عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے کافی طور پہ جال میں پھنس گئے تو شہر سے قریب ۳ میل کے فاصلہ پر ایک باغ بنوایا گیا جس کا نام سوامی باغ رکھا گیا اور بعد ازاں وہیں گہ اُپدیش دیتے رہے - مرنے کے بعد وہیں سمادہ بنوائی گئی جس کے اوپر حسب ذیل عبارت کندہ کی گئی :-

"پرم پُرش پُورن دھنی سوامی جی مہاراج جو کہ سنمت ست گورو روپ دہار کر بھادوں بدی اشٹمی سمت ۱۸۷۵ مطابق اگست ۱۸۱۸ء کو پرگٹ ہوئے اور ۱۵ جون ۱۸۷۸ء مطابق اساڑھ بدی یکم سمت ۱۹۳۵ کو اپنے نج دہام کو پدھارے"

یہاں تک عبارت تو اُس وقت موجود تھی جب تک کہ اُن کی پتنی مائی رادہا جی زندہ تھیں لیکن جب رادہاجی کا بھی دیہانت نومبر ۱۸۹۴ء میں ہو گیا - تو ان کا شریر جلانے کے بعد اُن کی راکھ اور استخوان علیحدہ رکھی رہیں واقعہ ۱۷ جولائی ۱۸۹۵ء کو لالہ شب دیال سنگھ کی سمادھ کھودی گئی اور اُس میں سے صندوق مع راکھ و ہڈیاں لالہ شب دیال سنگھ نکالا گیا - ان کی کسی قدر ہڈیاں بطور تبرک تقسیم کی گئیں اور رادہا جی کی راکھ قریباً ۳ سیر پختہ رائے سالگرام اور لالہ پرتاپ سنگھ برادر خورد لالہ شب دیال سنگھ نے نصف نصف تقسیم کر لی رادہاجی کی بھی کچھ ہڈیاں بطور تبرک تقسیم کی گئیں اور اس کے بعد دونوں کی ہڈیاں اور راکھ صندوق میں بند کر کے سمادہ از سر نو درست کرائی گئی اور حسب ذیل الفاظ ایزاد کیئے گئے :-

"اور پرم ماتا رادہاجی صاحبہ جو کہ پہلی نومبر ۱۸۹۴ء مطابق کاتک

سدی چوتھ سمت ۱۹۵۱ بکرمی کو پرم دھام سدھارین"۔

اس موقعہ پر جن میں راکھ تقسیم ہوئی اُن کو بتلایا گیا۔ کہ جو اس راکھ کو گھولکر پیئے گا۔ اُس کو سُرت شبد جوگ جلد آویگا ✦

لالہ شیو دیال کے مرنے کے بعد سوامی باغ ان کی سمادھ و دیگر سامان وغیرہ پُجنے لگے چنانچہ رائے صاحب کی مفصّلہ ذیل ہدایت اس کی کافی شہادت ہے

"کُل جیوؤں کو جو رادھاسوامی مت میں شامل ہیں مناسب اور لازم ہے کہ جہاں تک بن سکے ایک دفعہ آگرہ میں آکر رادھاسوامی باغ میں رادھاسوامی دیال کی سمادھ اور اُن کے نشانوں کا جیسے پلنگ، اور کُرسی اور بھجن کرنے کی چوکی کا بھاؤ سہت درشن کریں اور وہاں متھا ٹیک کر اپنا بھاگ بڑھاویں اور سمادھ پہ پھول چڑھاویں۔ کیونکہ ان سب چیزوں میں جو کہ اُن کی سیوا میں رہی ہیں۔ اُن کے چرنوں کی رزل۔ امرت کی دھار موجود ہے رادھاسوامی باغ کے کنوئیں کا جو جل ہے وہ رادھاسوامی دیال کا مکھ امرت اور چرنامرت ہے اُس کو ضرور پان کریں" (رادھاسوامی مت اُپدیش صفحہ ۳۱)

رادھاسوامی دیال نے خود اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا۔ کہ: "جو کوئی رادھاسوامی باغ میں آوے گا اُس کو بھجن کرنے کے برابر فائدہ ہو گا اور جو وہاں بیٹھ کر بھجن اور دھیان کرے گا اُس کو وشیش فائدہ حاصل ہو گا یعنی رادھاسوامی دیال کی خاص دیا اور مہر کا ادھکاری ہو گا" (رادھاسوامی مت اُپدیش صفحہ ۳۲)

نوٹ: رائے صاحب گورو جی کی پیروی میں اپنی سمادھ، پلنگ، جھولنا وغیرہ بھی چیلوں سے پجوانے کے واسطے پیپل منڈی میں دوسرا اڈا جما گئے ✦

شبد ۲

رائے سالگرام صاحب رادہاسوامی نمبر ۲

لالہ شب دیال سنگھ کے انتقال کر جانے کے بعد رائے صاحب خود گدی نشین بن بیٹھے۔ اُنھوں نے اپنے زمانہ میں ٹھاٹھہ کو خوب ہی بڑہایا آپ ذات کے کائستھ تھے۔ شروع میں آپ پوسٹ ماسٹر جنرل کے دفتر کے ہیڈ اسسٹنٹ تھے۔ بعد ازاں سپرنٹنڈنٹ پوسٹ آفس آگرہ ڈویژن کے ہو گئے۔ لالہ شب دیال جی کے چھوٹے بھائی لالہ پرتاب سنگھ جی رائے صاحب کی ماتحتی میں کلرک تھے۔ یہہ اپنے بھائی کی رائے صاحب سے اکثر تعریف کیا کرتے تھے۔ کہ وہ بڑے کامل فقیر ہیں چونکہ ان کو سادھوؤں اور فقیروں کی سیوا کا بڑا شوق تھا ایک دن یہہ شب دیال سنگھ جی کو ملنے کو گئے۔ رفتہ رفتہ یہہ حالت ہو گئی کہ آپ اُن کے چیلے ہو گئے اور ہر قسم کی سیوا اپنے گورو کی کرتے رہے۔ کہا جاتا ہے کہ رائے صاحب اکثر دریائے جمنا سے خود پانی لا کر اپنے گورو کو نہلایا کرتے تھے۔ رائے صاحب کے عہدِ حکومت میں رادہاسوامیوں کا عبادت خانہ بجائے پنی گلی کے پیپل منڈی میں تبدیل ہو گیا۔ آپ نے اپنے زمانہ میں گورو سیوا کا مہتو یہاں تک بڑہایا کہ آپ کی جوٹھی پوریوں کے ٹکڑے لفافوں میں بند ہو کر دُور دُور چیلوں کے واسطے گورو پرشادی کے طور پر جانے لگے آپ نے بڑے بڑے فوٹو تیار کروائے اور فوٹو پرستی کو خوب رونق دی۔ اپنی ٹوپی میں اپنے گورو لالہ شب دیال جی کی تصویر لگوائی۔ وقت گورو کی سیوا کے مہتو پر زور دیا۔ تصنیفات کا بازار گرم ہوا۔ بہت سی کتابیں اُوٹ پٹانگ لکھ ماریں

ایک اخبار پریم پتر نامی جاری کیا۔ جب تک زندہ رہے گورو ڈم کا کمال کر دکھلایا آخر آپ بھی پرم دہام کو سدہارسے اور اُن کے حکم کے موافق اُن کے فرزند ارجمند لالہ اجودھیا پرشاد جی نے اپنے مکان پر ایک عالیشان سمادھی طیار کروائی اور خود سمادھی کے مالک اور پوجاری بن بیٹھے۔ سنا جاتا ہے کہ چونکہ رائے صاحب ان سے نئی ایک وجوہات سے خوش نہ تھے۔ اس واسطے اُن کی وصیت تھی کہ پنڈت برہم شنکر جی جن کو کہ وہ پرمانند کے نام سے پکارتے تھے میرے پیچھے گدی نشین ہوں یہی کارن ہے کہ بہت سے چیلے تو پنڈت صاحب موصوف کی زیارت کو جاتے ہیں اور اکثر رائے صاحب کی سمادھی کی وجہ سے لالہ اجودھیا پرشاد جی کی سیوا میں جمع ہوتے ہیں۔ لالہ پرتاب سنگھ جی برادر خورد لالہ شب دیال جی اپنی دوکان الگ اپنے مکان پر جماتے ہیں *

شبد ۳

زیارت گاہ نمبر ۲ واقعہ پیپل منڈی شہر آگرہ

پیپل منڈی میں رائے صاحب کے عالیشان مکان کے ایک حصہ میں ایک بہت بڑا ہال بنوایا گیا ہے جس کے عین بیچ میں رائے صاحب کی سمادھی سنگ مرمر کی بنوائی گئی ہے اُس کے اُوپر ایک طلائی پردہ اور ایک جالی کا پردہ ڈالا ہوا ہے جس کے اوپر ایک فوٹو رائے صاحب کا رکھا ہوا ہے اور ایک جوڑا کھڑاؤں کا سمادھی کے سامنے رکھا ہے (جس کو غالباً رائے صاحب پہنا کرتے ہونگے) ان کھڑاؤں کے اُوپر ہر ایک آدمی جاکر ماتھا رگڑتا ہے اس سمادھی کے دہنی طرف ایک بہت بڑا رنگین جھولنا بمعہ گدی اور تکیہ کے رکھا ہوا ہے اس میں بھی ایک

فوٹو رکھا ہوا ہے مجھے بتلایا گیا تھا کہ رائے صاحب ساون کے مہینے میں اس میں بیٹھ کر جھولا کرتے تھے سمادھی کے بائیں طرف ایک پلنگ بمعہ مخملی بچھونے اور تکیہ کے بچھا ہے جو کہ رائے صاحب کی شئیا ہوگی۔ سمادھی کے عین پیچھے ایک چاندی کی بنی ہوئی مسند رکھی ہوئی ہے جس کے اندر بہت بڑا فوٹو سنہری ڈریس پہنے ہوئے معہ دو بڑے بڑے جنوروں کے رکھا ہوا ہے اس کے پاس ایک الماری رکھی ہوئی ہے جس میں تبلایا گیا ... کہ رائے صاحب کے پہننے کی کپڑے رکھے ہوئے ہیں۔ اس وقت چابیاں نہ ملنے کے باعث افسوس کہ میں اُن کپڑوں کی زیارت نہ کر سکا ورنہ دُور دُور سے ست سنگی لوگ اکثر ان سب اشیاء کی زیارت کو آتے ہیں اور سمادھی کے عین سامنے ست سنگی لوگ جمع ہوتے ہیں۔

شبہ

حال میں گدّی کیوں خالی ہے؟

یہہ پرشن میں نے ایک ست سنگی سے کیا کہ رائے صاحب کے بعد ابھی تک وقت گرو کی جگہہ کیوں خالی ہے۔ جواب ملا کہ پنڈت برہم شنکر جی (بربھا شند جی) کے جن کے لئے کہ رائے صاحب وصیّت کر گئے تھے پنشن لینے میں دو تین برس باقی ہیں۔ جب اُن کو پنشن* مل جائے گی۔ تب گدّی پر براجین گے اس عرصہ میں سب حکم احکام جاری کرنے کا کام لالہ اجودھیا پرشاد جی کرتے ہیں میں نے پوچھا پنڈت صاحب آج کل کیا کرتے ہیں۔ جواب ملا کہ وہ ست سنگیوں

نوٹ *۔ پرم پرش پورن دھنی کے اوتار اور پنشن کا لوبھ کیا اچھا نمونہ ہے۔

کو اُپدیش۔ ۔ ۔ کرتے ہیں اور علاوہ اس کے رادھاسوامی نام کو سائینس سے ثابت کرنے کے واسطے ایک کتاب انگریزی میں لکھ رہے ہیں ⁂

بچن ۲

بیان اُس مالک کُل رادھاسوامی کا جس نے لالہ شبدیال سنگھ جی کی صورت میں اوتار لیا۔ اور سُرت یعنی روح اور مایا یعنی کال وغیرہ کا

شبد ۱

در بیان رادھاسوامی نام

لالہ شب دیال سنگھ اور اُن کے چیلوں کی کیفیت بیان کرنے کے بعد یہہ درشانا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اُس فرضی مالک کُل پرم پُرش پُورن دھنی کا بھی تھوڑا ساذکر کیا جاوے جس نے کہ کلجگ میں لالہ شب دیال سنگھ جی کی جسم میں اوتار لیا۔ لالہ صاحب نے اس رادھاسوامی نام کو ایسا گڑبڑ کر دیا ہے۔ کہ سرو سادھارن کو یہہ سمجھنے میں مشکل پڑ جاتی ہے کہ رادھاسوامی نام سے آپ کی مراد کس سے ہے لالہ شب دیال جی کا نام بھی رادھاسوامی اور سرشٹی کرتا مالک کُل کا نام بھی رادھاسوامی لالہ شب دیال جی کے اصلی وطن شریف کا نام بھی رادھاسوامی اس نام کی تشریح رائے صاحب کے الفاظ میں ہی ہدیہ ناظرین کرنا چاہتا ہوں جس سے کہ رادھاسوامی صاحب کی صفات اور گھڑت کا اندازہ بخوبی لگ جاوے

دیکھو سار اُپدیش صفحہ ۶۵ ٭

سوال۔ رادھاسوامی نام کی صفت وستار کے ساتھ ورنن کیجیے تاکہ صاف معلوم ہووے کہ یہہ نام مالک کُل کا ہے یا کہ اُن صاحب کا ہے جو کہ اچارج رادھاسوامی مت کے ہوئے ہیں ٭

جواب:۔ اصل میں رادھاسوامی نام مالک کُل کا ہے اور اُس پرم دہام کا جو ست لوک اور الکھ اور اگم کے پار ہے ۔ ۔ اور کل رچنا کا آدا ور آنت ہے اور آپ انادی اور انت ہے اور یہ نام اور مقام اس زمانہ میں سنت ست گورو رادھاسوامی مہاراج نے پرگھٹ کیا پرم پُرش پورن دھنی یعنی مالک کل و خدائے کُل اس نام کی صفت ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جیسے مدرسوں میں درجے ہوتے ہیں اور جو ودیارتھی جس درجہ تک جیسے بی اے اور۔ ایم اے تک پہنچا پھر وہ اسی نام سے پکارا جاتا ہے یعنی بی اے اور ایم اے کہلاتا ہے اسی طرح پرمارتھ میں درجے ہیں اور جو ابھیاسی جس درجہ تک پہنچا یعنی مقام پرماتما و پاربرہم پربھشور وست پُرش اور رادھاسوامی تک پہنچا۔ وہ اُسی درجہ کے نام سے پکارا جاتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور جو کہ رادھاسوامی صاحب اچارج اس مت کے مقام رادھاسوامی سے تشریف لائے اور وہاں کا بھید یعنی ست لوک کے پار کے مقاموں کا بھید اور نام انہوں نے اپنی مہر اور دیا سے پرگھٹ کیا اس وجہ سے وہ رادھاسوامی نام سے پکارے گئے اُن میں اور کُل مالک میں کوئی فرق نہیں۔ اسی طرح مہاتما اور پرماتما میں اور پاربرہم پربھشور اور جگیشور خواہ سادھ گورو میں کوئی فرق نہیں ٭٭

رائے صاحب نے تو اپنے گورو کے پیچیدہ اصولوں کی تشریح کرنے میں کچھ کسر نہیں رکھی۔ لیکن وہ بیچارے بھی کیا کرتے ان کو بھی ست گورو بڑھاپے میں میسر

ہوئے رائے صاحب نے اتنا نہیں سوچا کہ بی اے دایم اے کی اُپادھی جن کو ملتی ہے۔ اِن کا اصلی نام قائم رہتا ہے اور نام کے پیچھے اُپادھی لگ جاتی ہے۔ اگر لالہ شب دیال جی جنم کے وقت ہی رادھا سوامی مقام سے پدھارے تھے۔ تو ضروری تھا کہ جہاں وہ ۶ - ۷ ورش کی عمر میں ہی والدین و دیگر انسانوں کو پرمارتھ کا اپدیش کرنے لگ گئے تھے۔ وہاں اپنی ڈگری اور وطن شریف سے بھی آگاہ کر دیتے لیکن اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ چالیس برس تک شب دیال سنگھ رہے نہ رادھا کا پتہ اور نہ سوامی بننے کا خیال اگر رائے صاحب کے فرمانے کے موافق رادھا سوامی مقام سے تشریف لانے کے کارن یہہ اُپادھی اُنہیں ملی تھی تو کیا اُپادھی کے شوق میں چالیس برس کے اصلی نام کو بھی اُڑا دینا ضروری تھا ممکن ہے کہ اصل نام لمبا ہونے کے خوف سے صرف رادھا سوامی ہی لکھنا شروع کر دیا ہو لیکن اس شوق میں مست ہو کر شریمتی ماتا نراین دیوی کا نام اُڑا کر اُن کا نام رادھا رکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ لالہ شب دیال جی نے تو اس شوق میں ایک خان بہادر کو بھی مات کر دیا جن کی نسبت مجھے یاد ہے کہ جب اُن کو خان بہادر کا خطاب ملا تو آپ نے اپنے ہستاکھشر میں اپنا نام اُڑا کر صرف خان بہادر ہی لکھنا شروع کر دیا تھا۔ لیکن ہمارے دیال جی نے تو اپنی استری تک کا نام بدل دیا اگر خدانخواستہ آپ کے یہاں اولاد ہوتی تو اُن کے نام گم پُرش۔ الکھ پُرش۔ ست پُرش اور نرنجن جوت ضرور ہو نے کیا رائے صاحب اپنے سنتوں یا دیگر ہندو اوتاروں میں کوئی پاربرہم اور پرمیشور اور پرماتما کے نام والے اوتار کی مثال بتلا سکتے ہیں۔ باقی رہی فرق کی بات بھلا وہ کیوں ہونے لگا تھا جب رائے صاحب جیسا شہادت دینے والا مل گیا۔

شبد ۲

(دیکھو سار اُپدیش صفحہ ۵۰)

سوال ۔ کل مالک ایک دیشی ہے یا سرودیشی یعنی سرو ویاپک ہے یا صرف ایک دیش میں موجود ہے *

جواب ۔ کُل مالک رادھاسوامی دیال ایک دیشی ہے یعنی سب سے اونچا اور اُدھر استھان اُن کا ہے اُدھر سے مراد یہہ ہے۔ کہ وہ استھان کسی کے آشرے نہیں ہے آپ ہی آپ ہے اور اپار اور اننت اور اگاہ اور اگادھ ہے اور ست لوک تک وہ سروپ ویاپک ہے یعنی صرف دیال دیش میں "*

جن مذاہب میں خدا کو چھٹے آسمان اور سورگ لوک وغیرہ میں براجمان مانا ہے اُنھوں نے بھی برائے نام سرو ویاپک اور حاضر و ناظر ضرور مانا ہے لیکن شبدیال جی اپنے فرضی مالک کُل کو ایک دیشی ٹھیراتے ہوئے اگم لوک سے ست لوک تک یعنی کل دیال دیش میں تو ویاپک مانتے ہیں لیکن کال دیش میں نہیں جب دیال دیش میں ویاپک ہے تو کال دیش میں ویاپک کیوں نہیں اگر یہ کہا جائے کہ کال دیش میں مایا کا زور ہے تو مالک کل رادھاسوامی دیال کو مایا سے کمزور اور ڈرپوک ماننا پڑے گا جس کے خوف سے کہ مالک کل دیال دیش سے نیچے نہیں پدھارتے۔ اس خیال سے کہ مایا انہیں نہ گرس لے جیسے کہ مایا نے اور سُرتوں . . . یعنے روحوں کو پکڑ رکھا ہے اور جب کہ رادھاسوامی دیال کال دیش میں ویاپک نہیں تو اُن کو اس دیش کے حالات سے واقفیت بھی کیا ہو سکتی ہے اور یہاں کی سُرتوں کو اپنے دیش میں بھی کیسے لیجا سکتے ہیں اگر . . . .

کسی سُرت نے کبھی دیال جی سے جاکر رپورٹ بھی کردی تو دیال جی کال جی کا کر بھی کیا سکتے ہیں کیونکہ لالہ شب دیال سنگھ جی نے کال کو بڑا مہابلی اور یودھا مانا ہے ✥

شبد ۳

رادھاسوامی نام کا ارتھ

(دیکھو رادھاسوامی مت سندیس صفحہ ۲۰ ارتھ رادھاسوامی نام کے)

"رادھا نام آدی سُرت یعنی آدو دُھن کا ہے جو آد شبد سے پرگھٹ ہوئی۔ اور سوامی نام کل مالک یعنی آد شبد کا ہے"

"یا اس طرح سمجھو کہ رادھا یعنی دُھن اُس چیتن دھار کا نام ہے جو نامی پُرش سوامی سے آدی میں پرگھٹ ہوئی اور اسی کو آدسُرت کہتے ہیں اور سوامی نام اُس پُرش یعنی کُل مالک کا ہے جو اکاہ اور اپار اور اَننت اور اگادھ اور انام ہے اور جس کے چرنوں سے دھارا یعنی دُھن آدمیں پرگھٹ ہوئی" ✥

"آدی دھارا یعنی دُھن اتھوا آدسُرت کُل رچنا کی کرتا ہے اس واسطے وہی کُل رچنا کی ماتا ہے اور سوامی یعنی آدی شبد کل رچنا کا پتا ہے"

جب یہ دُھن یا دھارا اُلٹ کر سوامی یا شبد کی طرف متوجہ ہوئی تب اُس دھار کا نام رادھا اور عاشق یعنی پریمی اور بھگت ہے اور شبد یعنی سوامی پریتم اور معشوق ہے"

"جب تک کہ یہ دھارا یا دُھن جاری ہے تب تک وہ اور شبد دو سمجھے جاتے ہیں اور جبکہ وہ دھارا اُلٹ کر شبد یعنی سوامی میں سما جاوے۔ تب ایک ہوگئے

یعنی دو کا فرق جاتا رہا"

بقول ہمارے دیال جی کے سنتوں کے رادہا سوامی دیال کی بانی ایسی نہیں ہے کہ ہر فرد و لبشر اُس کو سمجھ سکے جب تک کہ دیال جی کی دیا نہ ہو اسواسطے ناظرین کو سمجھانے کے لئے میں مزید کوشش کرونگا جس سے کہ رادہا سوامی ویش کی پریت پری بھاشا اور اُس کے ارتھوں کی اصلیت معلوم ہو جاوے ٭

ارتھ	لفظ
آدی شبد یا دہارا - کُل رچنا کی ماتا - عاشق یا پریمی اور بھگت	(۱) رادہا = آدی سُرت
کل مالک - کل رچنا کا پتا - پریتم یعنی معشوق +	(۲) سوامی = آدی شبد

(۳) राधा = धारा

دہارا رادہا

دیال جی کے دیاکرن کے اس اصول کو بھی ملاحظہ فرمائیے رادہا اور سوامی کس زبان کے الفاظ ہیں۔ ان کے ارتھ سرت دہارا عاشق اور پتا اور معشوق کیسے ہو گئے دہارا کو اُلٹا کر رادہا کس طرح بن گیا اس کی وجہ بیان کرنے کے لئے جیسے میں اشکت ہوں ویسے ہی دیال جی اور اُن کے سنت اسمرتھ ہیں اگر بناوجہ پوچھے کسی کی تسلی نہ ہو تو اُس کے لئے یہ جواب ہے کہ جیسی دیال جی کی موج ہوئی ویسے ہی ارتھ کر دئے ٭

دہارا اور شبد یا رادہا اور سوامی کے دو اور ایک ہونے کے معمّہ کو ناظرین نہیں سمجھ سکینگے۔ جب تک کہ لالہ شب دیال سنگھ اور ان کی دھرم پتنی کے رشتہ کو نہ سمجھیں اور اسی سے اُن کو رادہا اور سوامی کے عاشق اور معشوق ہونے کے ارتھ بخوبی سمجھ میں آجاویں گے رادہا کو کل رچنا کی ماتا اور سوامی کو کُل رچنا کا

پتا بتلایا گیا صاف طور پر ظاہر نہیں کر رہا کہ لالہ شب دیال سنگھ معہ دھرم پتنی کے جگت گورو بننا چاہیئے تھے چونکہ ان ارتھونکو لالہ شب دیال سنگھ اور اُن کی دھرم پتنی کی طرف لگاتے ہوئے ہمارے دیال جی کے ست بہت گھبراتے ہیں اور اس سے انکار کرتے ہیں اس واسطے ناظرین کی آگاہی کے لیئے لالہ شب دیال سنگھ جی کی یہ تیار کردہ آرتی بطور نمونہ کے پیش کی جاتی ہے جس میں کو رادہا اور سوامی دونوں کو الگ الگ مخاطب کیا گیا ہے +

(۱) ہے رادہا تم گتی اتی بھاری ہے سوامی تم دھام اپاری
رادہا سوامی روُد موہن گو دبھاری۔

(۲) رادہا انتر دیا بچاری سوامی پر گھٹ کیا اباری
رادہا سوامی مل موہین سنواری

(۳) رادہا درشٹ دیا کر ڈاری سوامی مہر کری ابنیاری
رادہا سوامی کہیں مور اُپکاری

(۴) رادہا گل اب ہار چڑہاری سوامی سینل تلک لگاری
رادہا سوامی پوُجن آج کراری

(۵) رادہا آگے بھوگ دھراری سوامی سنگھ تہال بھراری
رادہا سوامی دولوں مان لیاری

(۶) رادہا امرچیر پہنا ری سوامی اجر ببتر تن دہاری
رادہا سوامی سوبھا اگم اپاری

(۷) رادہا دیا پرشاد دیاری سوامی مہر کری کچھ نیاری
رادہا سوامی پر ہیں جاؤں بلہاری

(۸) پرتھم آرت رادھا دھاری　　پھر آرت میں سوامی سمھاری
رادھا سوامی آرتھ کرلیی ساری (۹) رادھا اپنا دھام دیاری + سوامی
چرنن موہین لیاری + رادھا سوامی دونو پار کیاری + (سار بچن نظم صفحہ ۹۶ بچن ۶ شبد ۱)

شبد ۴

در بیان سُرت یعنی رُوح

(دیکھو رادھا سوامی مت سندیس صفحہ ۹)

اَب سمجھنا چاہیئے کہ سُرت کی دھار دیال دیش سے آئی اور وہ ست پُرش رادھا سوامی کی انش ہے انش کے ارتھ ٹکڑے کے نہیں ہیں انش کہنے سے صرف یہ مطلب ہے کہ سُرت وہی جوہر ہے جو کُل مالک کا جوہر ہے اور وہ کُل مالک سب جگہ موجود ہے پھر ایک دیش میں پرگھٹ اور بے پردے اور باقی دیش میں گپت یعنی پردہ یا تہہ سے ڈھکا ہوا" . . . .

"اسی طرح یہ تہہ یا پردے غبار یعنی مایا کے اس چیتن پر چڑھے ہوئے ہیں اور پہلا پردہ یا تہہ نہایت لطیف اور سوکھشم اور دوسرا اُس سے کچھ لطیف اور تیسرا اُس سے کچھ لطیف ہے ایسے ہی استول مایا کے استول یعنی موٹی تہہ یا پردے ہیں اور سُرت ان کے اندر گُپت ہے"

"رادھا سوامی نام سُرت اور شبد کی ایک ہی صفت ہے جیسے سمندر اور اُسکی لہر اور شبد اور اُس کی دُھن پریمی اور پریتم ان سب کا مطلب ایک ہی ہے"

سُرت کی اصلی بیٹھک پنڈ میں درمیان دونوں آنکھوں کے جو اندر کی طرف تِل ہے اس میں ہے اور اسی استھان سے تمام پنڈ میں پھیلی ہے اور

پاگرت کے وقت دونوں آنکھوں میں نشست ہے ۱۱؎ +

مندرجہ بالا بچنوں سے ناظرین بھلے پرکار سمجھ گئے ہوں گے کہ مالک کل رادھا سوامی اور سرت یعنی جیو میں کچھ فرق ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ مایا کے پھندے میں پھنسی ہوئی ہے ورنہ اصلیت یعنی جوہر دونوں کا ایک ہی ہے جس کے دوسرے ارتھ یہ ہیں کہ مالک کل مختلف شکلوں میں ہو کر مایا میں آکر پھنس گئے اور مایا روپ ہو گئے۔ اس پر بہت سے اعتراض ہو سکتے ہیں جن کا اُتر رادھاسوامی دیال کے سنتوں نے آج تک نہیں دیا +

(۱) رادھاسوامی دیال کو انش۔ انش روپ ہو کر کال دیش یا مایا دیش میں آکر مایا کی قید میں کیوں پھنسنا پڑا +

(۲) کال یا مایا بھی تو مالک کل کی ہی ایک دھار ہے پھر وہ مالک کل سے باغی ہو کر محمدی شیطان کی صورت میں کیوں بدل گئی +

(۳) لالہ شب دیال سنگھ جی کا جسم بھی تو دیگر سرتوں کی طرح مایا کا بنا ہوا تھا اس میں کیا خصوصیت تھی جس سے ان کو بجائے سرت کے مالک کل کا اوتار مانا جاوے

(۴) رادھاسوامی مالک کل تو صرف دیال دیش میں ویاپک ہے پھر کال دیش میں آکر جنم کیسے لیا۔ کیا وہ وہاں سے اپنی سرتوں کو اپنی طرف کھینچ کر ان کا ادھار نہیں کر سکتے تھے +

(۵) رادھاسوامی دیال کو سرشٹی رچنا کے قریباً دو ارب برس تک کیوں اوتار لینے کا خیال نہ آیا +

(۶) جب سرت وہی مالک کل کا جوہر ہے تو مالک کل کے گن کرم سوبھاو اس میں کیوں نہیں کیونکہ جو صفات کل میں ہوں وہی اس کے جز میں ہونی چاہئیں

پرشن ۔ سُرت اور شبد میں کیا میل ہے +

اُتر جیسا سمندر اور اُس کی لہر میں سورج اور اُس کی کرن میں ۔ سُرت جو موافق ایک بوُند کے ہے سمندر روپی شبد سے الگ ہو کر کیچڑ روپی غلافوں یا بند ھنوں میں لپٹ گئی ہے سنت روپی لہر جو ہر وقت سمندر سے نکل کر اُس میں پھر جاتی رہتی ہے ۔ اس بوُند کو اپنے ساتھ لے جا کر غلافوں یا بندھنوں سے چھٹکارا یعنی موکش دلا سکتی ہے ۔ (پرشن اوتر صفحہ ۵) +

اگر سُرت کا شبد سے وہی تعلق ہے جو لہر کا سمندر سے اور کرن کا سورج سے تو ماننا پڑے گا کہ جس طرح یہ کبھی سمندر اور سورج سے الگ نہیں ہو سکتے بلکہ اُن کے ساتھ ہی رہتے ہیں اسی طرح سُرت بھی شبد سے جدا نہیں ہو سکتی یہ مان کر کہ یہ مایا روپی کیچڑ میں پھنس گئی ہے ۔ اور سنتوں کے وسیلہ بنا واپس نہیں جا سکتی یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ کیچڑ میں پھنسانے والے بھی کوئی علیحدہ سُنت ہونگے ورنہ خود بخود کوئی دُکھوں میں پڑنا نہیں چاہتا اور میری سمجھ میں ایسے سنت دیال آپ ہی ہیں ۔ جو خود مورکھ رہ کر ایسی اودیا ۔ روپی مایا پھیلا کر لوگوں کو کرم دھرم سے بے مُکھ کر رہے ہیں +

شبد ۵

مَن

"دوسری دھار نرنجن سے (جس کا استھان برہمانڈ میں ہے اور وہ نیچے کے دیش میں بھی ویاپک ہے) نکلی اور اُسکا نام مَن ۔ اور مَن اُسکو کہتے ہیں جس میں چھیڑنا ہووے یعنی ترنگ اور خیال اُٹھے" +

اندریاں

تیسری دھار مایا سے نکلی۔ اس مایا کا استھان بھی برہمانڈ میں ہے اور وہی سب نیچے کے دیش میں موجود ہے اور یہ بھی درجے بدرجے موافق پردوں کی استھول یعنی کثیف ہوتی گئی اس کے مصالحے سے تن اور اندریاں وغیرہ بنیں،"

مایا

سوال۔ مایا کس کو کہتے ہیں؟

جواب۔ مایا اس غبار کا نام ہے جو دیال دیس کے نیچے چیتن پر غلاف ہو رہا ہے اور نیچے کی طرف، وہ غبار یا غلاف زیادہ استھول ہوتا چلا گیا ہے۔"

(پرشنوتر متعلقہ سنت مت)

شبد ۶

بیان اس بات کا کہ سرشٹی کی رچنا رادھاسوامی دیال نے کس طرح کی

اوپر بتلایا جا چکا ہے کہ شبد یعنی رادھاسوامی مالک کل سب سرشٹی کی رچنا کرتا ہے اور وہی سب کا آد بھنڈار ہے اُسی آد بھنڈار سے کس طرح دھاریں نکلیں اُنھوں نے کس طرح مختلف دیشیوں کی رچنا کی۔ اس کا مختصر ذکر ناظرین کی واقفیت کے لئے کیا جاتا ہے دیکھو رادھاسوامی مت سندیس صفحہ ۲۳۔

"جو دھار اکہ آدمیں پرگھٹ ہوئی وہ اوتر کر کسیقدر فاصلہ پر ٹھیری: ور وہاں

اُس نے منڈل باندھ کر رچنا کری اس استھان کا نام اگم لوک ہے اور جو دھارا کہ وہاں آکر ٹھیری اُس کا نام اگم پرش یعنی رادھاسوامی دیال کے تخت کا استھان ہے

(۲) ”جب اگم لوک کی رچنا ہو گئی۔ تب وہاں سے بھی دھارا پرگھٹ ہو کر نیچے اُتری اور کسیقدر فاصلہ پر ٹھیر کر اور وہاں منڈل باندھ کر اس نے رچنا کری اس کا نام الکھ لوک ہے اور اس دھارا کا نام الکھ پُرش ہے“*

(۳) ”الکھ پُرش سے بھی دھارا پرگھٹ ہو کر اور پہلے دستور کے موافق نیچے اُتر کر جہاں ٹھیری اور اُس نے منڈل باندھ کر رچنا کری اس کا نام ست پُرش اور ست لوک ہے یہاں تک نرمل چیتن یعنی روحانی رچنا ہوئی اور رادھاسوامی دیال آپ ان استھانوں میں دیاپک اور موجود ہے یہاں کال کلیش اور دُکھ اور درد اور جنم مرن نہیں ہے یہہ سب استھان دیال دیش یا سنت دیش یا نرمل چیتن کے دیش کہلاتے ہیں یہاں کا پرکاش سویت رنگ کا ہے*

بہت عرصہ تک اسیقدر رچنا ہو کر رہ گئی اور یہاں کی باسی سُرتیں ہنس کہلاتی ہیں اور اننت دیپ روحانی ان لوکوں کے گرد میں پیدا کیے گئے ان میں ہنس رہتی ہیں اور امی کا اہار اور پُرش کے درشن کا بلاس کرتے ہیں“*

”ست لوک کے نیچے ایک استھان یعنی لوک رچا گیا کہ جس کو دیال دیش کا دوارا سمجھنا چاہیئے۔ اور اُس کے نیچے ایک بھاری میدان ہے جس کو مہاسُن کہتے ہیں۔ اور وہ دیال دیش اور برہمانڈ یعنی برہم اور مایا دیش کے بیچ میں حد کے طور پر ہے پھر اس کے نیچے تین استھان نرنجن اور جوت نے رچے جو برہمانڈ کی حد میں شامل ہیں نیچے کے استھان کو سہس دل کنول کہتے ہیں اور جہاں نرنجن اور جوت کا سودھ پرگھٹ ہے اور یہی استھان سب متوں کا جو دنیا میں جاری

ہیں سدہانت پد ہے یعنی اس کے اوپر کا حال کسی مت کی کتابوں میں نہیں لکھا ہے۔ صرف جوگیشور گیانی برہمانڈ کی چوٹی تک یعنی سہنس دل کنول کے اوپر دو مقام تک گئے پھر وہاں کا بھید انہوں نے گپت رکھا۔ کہیں کہیں اشارے میں ورنن کیا لیکن برہمانڈ کے پرے کوئی نہیں گیا۔ سوائے سنت ست گوروں کے جو کہ ست لوک سے آئے اور کُل رچنا کے بھید سے آپ ہی واقف تھے +

سہنس دل کنول سے تین دھار ست۔ رج۔ تم جن کو گُن اور برہما۔ وشنو مہادیو بھی کہتے ہیں پیدا ہوئیں اور ان دھاروں نے نیچے کے دیش کی رچنا کری۔ جس کو پنڈ کہتے ہیں اور جس میں چھہ چکر شامل ہیں۔ اس رچنا میں دیوتا اور منش اور پشو اور باقی کل رچنا چاروں کہان کی شامل ہے"۔ . . . .

بچن ۳

دربیان سُرت شبد جوگ

شبد ۱

سُرت شبد جوگ کی ضرورت ہی کیا؟

دیال جی کے مُکھ سدہانتوں کا مختصر طور پر ذکر کرنے کے بعد اب رادھاسوامی جوگ کا ورنن کیا جائے گا کیونکہ جب تک یہہ معلوم نہ ہو جائے کہ جوگ کرنے والا کون ہے۔ کس مطلب کے واسطے کیا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ تب تک اصلیت کا معلوم ہونا مشکل ہے۔

ناظرین! مالک کل رادھاسوامی اور اُس کی انس سُرت یعنی روح اور سرشٹی رچنا کے بیان کو اگر آپ اچھی طرح سمجھ گئے ہیں تو مجھے یہہ بتلانے کی زیادہ ضرورت نہیں رہی کہ دیال جی کے اس سدھانت کو مان کر کسی جیو کو کسی پرکار کے کرم کرنے کی ضرورت نہیں رہتی اس وشہ میں سُرت (جیو) کے بیان میں بھی لکھا گیا ہے دیال جی کے خیال کے موافق ہر ایک سُرت کو اپنے نج دھام یعنی رادھا سوامی لوک میں پہنچنے کے واسطے سُرت شبد جوگ کرنا چاہیئے +

میں دیال جی سے پُوچھتا ہوں کہ ہمیں ہمارے نج دھام سے کس نے نکالا + (۲) ہمیں اس کال دیش میں مایا کے پھندے میں کس نے پھنسایا (۳) مالک کل (دیال) کو کسی نے مجبور کیا۔ کہ وہ انس انس ہوکر سُرت روپ ہو جاوے (۴) کس مجبوری سے مایا کو پیدا کرنا پڑا۔ نہ نہ بلکہ مالک کل کو مایا روپ بننا پڑا (کیونکہ مایا بھی تو شبد کی دھار سے ہی بنی ہوئی ہے) کہ جس نے نہ صرف اس کی سُرتوں کو ہی پھنسایا۔ بلکہ مالک کل کو بھی اسقدر تکلیف دی۔ کہ وہ اپنی سُرتوں کو آزاد کرنے کے لئے آگرہ کی گلیوں میں بھٹکتے پھرے۔ ان سب اعتراضوں کے جواب ہیں دیال جی کو سوائے اس کے اور کیا کہنا پڑے گا کہ دیال جی کی موج سے یہہ سب باتیں ہو گئیں تو کیا جس موج نے یہہ سب لیلا رچی ہے۔ کیا وہی موج ان سب سُرتوں کو بنا رادھاسوامی جوگ کے سادھن کرائے اور بنا گورو جی کے پیکدان صاف کرائے واپس نج دھام میں نہیں پہنچا سکتی۔ جب کہ سُرت بھی شبد کی دھار۔ مایا بھی شبد کی دھار۔ کال۔ من اندریاں وغیرہ سب شبد کی دھار ہیں اور آپ کے بچن کے موافق یہہ سب شبد روپ ہی ہیں۔ تو پھر کس کو کس کے لئے کسی پرکار کا یتن کرنے کی ضرورت ہے +.

اگر فرض بھی کر لیں کہ آپ کی فرضی سُرتیں اپنے فرضی گھر کو بھول مایا کے چکر میں پھنس رہی ہیں جس سے آزاد کرنے کے واسطے آپ کو مالک کل کا اوتار بھی مان لیں تو بھی ہم آپ سے سوال کر سکتے ہیں کہ آپ کو قریباً ۲۰ دو ارب برس تک جب سے کہ یہ سرشٹی پیدا ہوئی ہے اپنی سُرتوں کا کیوں خیال نہ آیا۔ اور اب آپ نے اپنی سُرتوں کو واپس رنج وہام میں لیجانے کے واسطے کر بھی کے دکھ سہن کئے اِدھر اُدھر نوکریاں بھی کیں بقول آپ کے شاگرد رشید کے ۱۵ برس تک سُرت شبد جوگ کا ابھیاس بھی کیا۔ پھر بھی آپ کتنی سُرتوں کو واپس لیجانے میں کامیاب ہوئے۔ جب کہ مالک کُل اوتار لے کر اس مایا لوک میں رہ کر بھی مایا پر قابو نہ پا سکے اور جیوؤں کو مایا کے پھندے سے نہ چھُڑا سکے۔ تو بھلا ہم کیسے امید کر سکتے ہیں کہ آپ کے اُپدیش کے موافق ہم صرف آپ کے فوٹو کا دھیان کرنے اور راد ھاسوامی نام کے رٹن کرنے سے مایا کے پنجے سے چھوٹ سکینگے۔ "این خیال است و محال است و جنوں"۔

شبد ۲

کل جُگی دیال کی چوریوں کی پڑتال

دیال جی کا دعوے ہے کہ یہ ریتی سوائے دیال جی کے آج تک کسی کو معلوم نہیں ہوئی اس واسطے پیشتر اس کے کہ ہم اس جوگ کے ڈھکوسلے کی اصلیت ظاہر کریں ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ پرم پُرش پورن دھنی کے اس جھوٹے دعوے کی تردید کر دیجاوے یعنی یہ طریقہ رادھاسوامی کے جنم

سے پہلے دُنیا میں موجود تھا یا نہیں۔ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ لالہ شب دیال سنگھ قریباً ۳۰ برس کی عمر تک ۔ نانک ۔ کبیر اور دادو کے خیالات کے پیرو رہے ہیں جن لوگوں نے اِن سنتوں کی بانیوں کو پڑھا ہے وہ بخوبی جانتے ہونگے کہ ان لوگوں نے بھی سُرت شبد شمبہ کا ہی راگ الاپا ہے لیکن کبیر سے بھی پیشتر تُلسی داس اس ڈھکوسلے کا موجد ہوا ہے جس نے کہ سمت ۱۶۱۸ بکرمی میں "گھٹ رامائن" ایک پستک لکھی تھی۔ جس کو ۱۸۵۹ء میں منشی گنگا پرشاد ورما و برادران نے اپنے چھاپا خانہ لکھنؤ میں چھاپا ہی اس پُستک اور کبیر آدی کی بانیوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نئے دیال جی کی بانی میں سوائے رادھاسوامی نام کی گھڑنت اور خود خدائی دعوے کرنیکے اور کوئی بات ایسی نہیں ہے ۔ جو تلسی ۔ کبیر آدی کی بانیوں میں موجود نہ ہو اِس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ لالہ شب دیال سنگھ اپنے گوروؤں کے خیالات کو چُرا کر اس میں رادھاسوامی کی دُم لگا کر خود پرم گورو اور مالک کُل کا اوتار بن بیٹھے ۔ اس اپنے دعوے کے ثابت کرنے کے واسطے مختلف سنتوں کے بچن دے کر کلجگی دیال کی بانی سے مقابلہ کیا جاوے گا۔

تُلسی صاحب مُوجد سُرت شبد یوگ

کُل جُگی دیال کے پرگھٹ ہونے سے دو سو اکسٹھ برس پیشتر راجاپور نواسی تُلسی صاحب نے اِس طریقہ کو ایجاد کیا تھا۔ اس کی تشریح بعد ازاں ۔ کبیر دادو وغیرہ کرتے رہے اور مردم پرستی پھیلا کر منش جاتی کو توہمات کے گہرے غار میں گراتے رہے ان ہی مرشدوں کے پیرو لالہ شب دیال سنگھ نے یہہ خیال کر کے کہ اگر میں بھی اگم لوک تک ہی پہنچنے کا دعوے کرونگا تو مجھے کون پوچھیگا ۔ اگم لوک سے

سے اوپر ایک مقام راد ہاسوامی نام فرض کر لیا۔ اپنی استری کا نام رادہا اور اپنا نام رادہاسوامی گھڑ لیا اور سُرتی کے معنے رادہا اور شبد کے معنے رادہاسوامی ظاہر کیئے گئے (مفصل دیکھو "گھٹ راماین" مصنّفہ تلسی صاحب)۔

اس پُستک کی نسبت مُصنّف کے اپنے شبد حسب ذیل ہیں :۔

"سموت سولہ سے اٹھارہ (۱۶۱۸) گھٹ رامائن کین پسارا"

اس پُستک کے صفحہ ۱۸ پر تلسی صاحب اپنی پیدائش اور جوگ کریا کا حال یوں لکھتے ہیں :۔

"راجاپور جمنا کے تیرا جہاں تلسی کا بھیا شریرا"

"وہی بندھیاکھنڈ وہی دیسا چترکوٹ کے بیچ دس کوسا"

"سموت پندرہ سو اُناسی (۱۵۷۹) بھادروں سدی منگل اکادشی"

". . . . . کان کبیج براہمن میری ذاتا"

"سموت سولہ سے تھے چودہ (۱۶۱۴) تا دن بھیا اگم کا سودا"

لوٹ۔ اگم لوک وہ مقام ہے جو رادہاسوامی کے بتلائے ہوئے مقامات میں رادہاسوامی مقام سے نیچے کا مقام ہے۔

"سوامی سدی نومی تتھی واری ادھی رات بھئی گتی نیاری"

"بجلی کی چمک بھئی اُجیاری گرڑ کا گھور سود اتی بھاری"

"من میں بھوددہ بھرم سمایا یہ اچ گت کہو کہاں سے آیا"

"رات بیت گئی بھو بہانا من اچرج سوئی کیوں ودہانا"

"پن روز روز اس ہوئی ایک دوس سُرت چڑھ چوئی"

"کس کس اگم کہوں ودھی تانا۔ ایک دوس چڑھ اگم ٹھکانہ"

"وہاں کی سیل چج کچھو بھاری انڈ. کھنڈ۔ برہمنڈ سے نیاری"

(نوٹ) اس سیل کی تشریح جس کی طرف کہ تلسی کا اشارہ ہے آگے نیز دیال جی کے شبدوں میں مفصّل لکھی گئی ہے +

"اس اس دیکھا اگم تماشا چوتھا پد ست لوک نواسا"

"تلسی پریت سُرت کی لاگی رات دِوس سووے نہیں جاگی"

(نوٹ) مندرجہ بالا لیکھ سے صاف ظاہر ہے کہ لالہ شب دیال سنگھ جی کا سُرت شبد جوگ کا بانی مبانی ہونے کا دعوے بالکل بے بنیاد ہے :-

(۲) ست گورو اور سنتوں کی مہما- اس وشہ میں کل جُگی دیال جی نے بہت زور دیا ہے جو کہ بالکل پُرانے سنتوں کی نقل ہے چنانچہ دونوں کے شبدوں کا مقابلہ ذیل میں کیا جاتا ہے +

رادھا سوامی	تلسی صا
جو سنت یا فقیر ہیں وہ ذاتِ خدا یعنی سروپ مالک کے ہیں، جو اُن کی خدمت کرے گا اور اُن کی محبت اور پریت کریگا وہ بھی ذات خدا ہو جاوے گا۔ وغیرہ اور سنتوں کی مہما بہت بھاری ہے اور خدا اور پرمیشور دونوں کے پیدا کرنے والے سنت ہیں اور ان کی گتی کو دونو نہیں جان سکتے +	"آدنہ انت سنت بنا کوئی تُلسی تجھ سرن میں سوئی" "جو کچھ کرے کرے سوئی سنتا سنت بنا نہیں پاوے پنتھا" "ست گورو ست پرس اوِناسی راہ دیں لکھی کاٹی پھانسی" "سنتن کی گتی کوئی نہ جانے پنڈ ماہیں برہمانڈ بکھانے" "سنتن بھید وید سے نیارا

نیچ برے پشا پاوے سارا"
"کوئی کوئی سادھ یا سنت گتی پائی
جن کی سُرت شبد سمائی"

(۳) سنت پنتھ یا سنت مت جس کو کل جُگی دیال اس کلجگ میں نیا اور اپنی ایجاد بتلاتے ہیں اُس کا ذکر تلسی اپنے گرنتھ میں آج سے سینکڑوں برس پیشتر ان لکھت الفاظ میں یوں کر چکا ہے :-

"جہاں جوتی نیچ نراکار کوئی نہ جاوے سنت پنتھ راہ سوئی اگم کہاوے"
"نرگن اور سرگن کا نہیں کھیلا سنت پنتھ تلسی کہے اگم اکیلا"

(۴) رشی مُنی - وِدوانوں کو بے تکی گالیاں سُنانا اور وید آدی ستیہ شاستروں کی نندا کرنا بھی کلجگی دیال ہی کی موج نہیں ہے بلکہ اُن کے بڑے بوڑھے مرشدوں کا بھی یہی وطیرہ چلا آیا ہے :-

رادھا سوامی دیال

برہما سے آدلے کر جتنے دیوتا ہیں اور رام کرشن سے آدلے کر جتنے اوتار ہوئے ہیں۔ اُن سب کا درجہ سنتوں سے نیچا ہے اور سنتوں کا درجہ سب سے اونچا ہے یہہ سب کا مدار اور وزیر ہیں اور سنت بادشاہ ہیں۔ وغیرہ

تُلسی دیال

"شاستر وید پوران پڑھے ویاکرن ابھیارا
پڑھ پڑھ بوئے لبار سنت گت نہیں وچارا"
"برہما وشنو مہیش شیش سب باندھے تاتی
نارد شگند دیو ویاس پھانس کرٹارے کہانی"
"ہنومان اور جنک بھیکھو نیچے نہ بھائی
ارے ہاں رے تلسی رشی منی کو گنے کال
دھر سر کو کھائی"
"بڑے کہو بھگوان تا ہے کو مار گرایا"

اری ہاں رے تلسی ۔ رام کرشن اوتار دسوں

نہیں نپہنچنے پایا"

(پھر دیکھو) جو کوئی انشٹ کرے ان کو تلسی کس کس بھاوے

کال کرال کرشن اوتاری سب جگ کو دھرکھاوے +

(ملفوظ) اپنے گورو باوا تلسی صاحب کے اسی شبد کی نقل میں لالہ شیودیال

سنگھ کو حسب ذیل شبد گھڑ لینا کیا مشکل تھا:-

"نا تنے سنتن برن سنایا   کرشن کال دو ایک دچار"
رادھاسوامی نہت بچھائی ۔   تیاگو کرشن   لبار"
یہی حال تم رام بچارو   دونوں ہیں اک   ٹانکر
"رام کرشن دو جگ میں آئے   کال دھرے اوتار"

(تبصرہ) کرشن جی مہاراج اور رامچندر آدک ست پرشوں کو لبار (جھوٹھا) اور

کال کا اوتار بتلانا خالی از علت نہیں۔ ان سنتوں نے سوچا کہ آج کل ان

ہی کی زیادہ پوجا ہوتی ہے جب تک ان کو برا نہیں ٹھہرا دیں گے ہمیں

کون پوچھیگا ممکن ہے کہ رام کرشن کے بھگت لالہ شیودیال جی کو کال کا اوتار بتلاویں

اور آپس میں ایک دوسرے کو برا بھلا کہیں۔ خیر اس کا فیصلہ تو اوتاروں کے

ماننے والے کرسکیں گے لیکن اس میں شک نہیں کہ اگر گن کرموں کے لحاظ

سے انصافاً دیکھا جاوے۔ تو رام آدی ست پرشوں کے مقابلے میں لالہ شیودیال

سنگھ پر وہی مثل صادق آتی ہے "کہاں راجہ بھوج اور کہاں گنگا تیلی"

چونکہ مختصر طور پر دیگر سنتوں کے بھی چند ایک شبد بتلانے ہیں اسواسطے

تلسی کے اتنے ہی شبدوں پر اکتفا کیا جاتا ہے +

کبیر شبد میں سُرت ایسے بسے جیسے جل مینا رہے"

کہے کبیر مت بھگتی کا پرگھٹ کہہ دینا رے "

"شبد بھید جانے نہیں مورکھ پچ پچ ہارے "

"ست گورو پار اتارے ہیں ۔ سب سنت پکارا "

"گورو بن داتا کوئی نہیں سب جگ مانگن ہارا "

دادو ۔ سُرت رشید ۔ شبد ہیں سُرت ۔ اگم اگوچر دہامی

سُن نہ گگن دھرن نہیں تارا ۔ اللہ رب نہیں رامی "

"کیا کہوں کہوے کی بات نہیں ۔ جانت سنت سجانی "

"وید نہ بھید بھیش نہیں جانت ۔ کودئویت نہ حامی "

دادو دِرگ دیدار بھیے ۔ سرت کرت سلامی

"ملا شیخ پنڈت اور سید یہ موئے اپنی ٹیکا ۔

رام رحیم نہ کیشو ؟ حضرت نہیں ایکا ۔ "

" وہ صاحب سب ہن سے نیارا کوئی کوئی سنتن دیکھا ۔

دادو دین ہیں ہوئے پایا کیا کہوں اگم الیکھا "

"کھٹ درشن پنڈت اور گیانی پڑھ پڑھ موئے پُرانا

پرم ہنس جوگی سنیاسی بید کرت پرمانا "

"جا کو بھید بید نہیں پاوے اگم بھیتہ نہیں جانا

دادو بھید بھیس جب چھوٹے سُرت شبد سما جانا "

"دادو کہت پکاری کوئی مانیں نہیں ہماری

پنڈت خاص بید کتب پڑھ پڑھ موئے لباری "

شبد دُولم داس

شبد ہی تالہ شبد ہی کنجی شبد کی لگی ہے جنجریا
شبد اوڑھنا شبد بچھونا شبد کی چٹک چنریا"
شبد سروپی سوامی آپ براجیں سیس چرن میں دھریا
دولم داس بھجو سائیں جگ جیون اگن سے اہنگ اجریا۔

اسی کی نقل ہیں ایک دو شبد رادہا سوامی دیال کے بھی سُن لیجیے :-

رادہاسوامی

شبد ہی لبتر شبد ہی چیر	شبد ہی ماکھن شبد ہی ہیر
اونگ شبد نرنجن شبد	برہم شبد اور مایا شبد
شبد شاہ اور شبد وزیر	رادہاسوامی کہیں سمجھ میری بیر

شبد ۳

رادہاسوامی جوگ کے سنجم اور مُکھیہ سادھن

(۱) مانس اہار نہ کرے اور نہ کوئی نشے کی چیز پیوے یا کھاوے۔ حقہ پینا نشی میں داخل نہیں ۔!

(نوٹ) یہ کیوں ؟ اسواسطے کہ دیال جی خود پیتے تھے ؟

(۲) معمولی کھانے میں آہستہ آہستہ قریب چوتھائی حصے کے کم کر دیوے اور بہت چکنے چیز چلے اور سواد کے بھوجن زیادہ نہ کھاوے ۔

(نوٹ) یہ دیال جی کی پرشادی سے ہی ظاہر ہے +

(۳) سونے میں بھی کچھ کمی کرے۔ یعنی عام طور پر چھہ گھنٹے سے زیادہ نہ سووے

نوٹ یہہ کونسی نئی بات بتلائی ؟

(۴) سنساری لوگوں سے ضرورت کے موافق میل اور برتاؤ کرے وغیرہ۔

(۵) سنساری پدارتھہ اور اندریوں کے بھوگوں کی چاہ فضول نہ اُٹھاوے اور نہ اُن کے واسطے فضول جتن کرے +

نوٹ۔ کیا دیال جی کے سنت سنساری لوگ نہیں ہیں۔ استری کے ساتھہ رہنا۔ اچھے اچھے کھانے کھانا مخملی بستروں پر سونا۔ جھولوں میں جھولنا۔ ان سے بڑھکر سنساری پدارتھہ اور اندریوں کے بھوگ کون سے ہو سکتے ہیں + پ

(۶) وقت ابھیاس کے بیفائدہ خیال دُنیا اور اُس کے پدارتھوں اور بھوگو کے نہ اُٹھاوے + وغیرہ +

(۷) ست پُرش رادھاسوامی دیال اور گورو کا کسیقدر خوف دل میں رکھے اور اُن کی پرسنتا میں اپنی بہتری سمجھے اور ناراضی میں نقصان پرمارتھہ اور سوارتھہ کا۔ اور اُن کے چرنوں میں دن دن پریتی اور اور پریت بڑھاتا رہے

نوٹ۔ یہی نیم تو سارے جوگ کی جان ہے +

(۸) جہاں تک ممکن ہو سکے کسی جیو سے درودھ اور اپرشادل میں نہ لاوے +

(نوٹ) "اہنسا پرمو دھرما" کا اُپدیش تو قدیم سے چلا آتا ہے دیال کونسی بات کیا سوجھی +

(۹) رادھاسوامی دیال کی دیا کا بھروسہ من میں رکھ کر اپنا ابھیاس نیم سے

ہر روز دو بار یا زیادہ کرتا ہے۔ پوتھیوں کا بھی تھوڑا یا بھ ٹھ کیا کرے۔ کہ اس سے
ابھیاس اور من اور اندریوں کی درستی میں مدد ملیگی +

نوٹ پوتھیوں کی بھلی کہی +

(۱۰) ست سنگ میں شامل ہونے کا شوق ہمیشہ رکھے۔ وغیرہ"

(۱۱) اپنے من اور اندریوں کی چال کو پرکھتا چلے یعنی من کی چوکیداری کرے
جہاں تک بنے من اور مایا کے ہاتھ سے دھوکہ نہ کھاوے +

(نوٹ) من کو قابو کرنے کے کچھ سادھن بھی تو بتلائے ہوتے +

(۱۲) سچے پرمارتھی یعنی پریمی سے سنگت رکھے وغیرہ +

(۱۳) اپنے وقت کا خیال رکھے کہ جہاں تک ممکن ہووے۔ فضول اور بیفائدہ
کاموں اور باتوں میں مفت خرچ نہ ہونے پاوے"

نوٹ ذرا اپنے تقسیم اوقات پر تو نظر ڈالی ہوتی +

ناظرین:۔ رادھا سوامی دیال کے سنجموں کا پاتنجل یوگ کے پہلے انگ
یعنی یم اور نیم کے ساتھ مقابلہ کیجیئے اور پھر دیال جی کے دعوے کی پڑتال
کیجیئے کہ "دیال کی ودھی نئی اور سب سے آسان ہے" من اور اندریوں کا
دمن تو بتلا دیا۔ لیکن دمن کرنے کے سادھن بھی بتائے ہوتے۔ کیا دیال
جی کے فوٹو کا دھیان کرنے سے من قابو رہ سکتا ہے؟ من اندریوں کا قابو
کرنا کیا کوئی آسان بات ہے جب اس قسم کے مشکل سادھن کرنے کی ضرورت
رادھا سوامی مت میں بھی موجود ہے۔ تو پھر نہ معلوم وہ کون سی خاص سہولت
اور آسان طریقہ ہے۔ جس کے لئے کہ دیال جی کا دعوے۔ ہے کہ ایسی آسان
جگتی جوگ کی آج تک کسی کو معلوم نہ تھی +

ناظرین اصلیت تو یہ ہے کہ من اور اندریوں کے قابو کرنے کا اُپدیش تو محض دکھلاوا ہے اصلی اور مکھیہ سادھن رادھاسوامی جوگ کے جن پر کہ دیال جی نے زور دیا ہے اور رہی ہیں۔ وہ بیشک ایسے ہیں کہ ہر خاص و عام بڑی آسانی سے کرسکتا ہے انکا ذکر مختصر طور پر دیال جی کے ہی الفاظ میں کرنا بہتر معلوم ہوتا ہے +

رادھاسوامی دیال کے مت میں سب سے بڑا سادھن نج دہام میں پہنچنے کا گورو بھگتی ہے۔جس کے سامنے باقی سب سادھن ہیچ ہیں۔چنانچہ دیال جی فرماتے ہیں:۔(دیکھو سار بچن نظم صفحہ ۱۵۹)

"گورو بھگتی درڑھہ کے کرو پیچھے اور اُپائے۔
بن گورو بھگتی موہ جگ کبھی نہ کاٹا جائے"

ایک جنم گورو بھگتی کر جنم دوسرے نام۔
جنم تیسرے مکتی پد چوتھے میں نج دہام"

"گورو بھگتی جب پورن ہووے تب سُرت چڑہے اوپر اسمان۔
گورو بھگتی بن جو شبد میں پچتے سو بھی بالش مورکھ جان

اس بچن سے اُن لوگوں کا بھرم بھی دور ہو سکتا ہے۔جن کا یہہ خیال ہے کہ رادھاسوامی سُرت شبد جوگ سے چند ماہ میں ہی نج دہام کے درشن ہوجاتے ہیں۔اُن کو یاد رکھنا چاہئے کہ موجودہ جنم تو گورو سیوا کے لئے ہی ہے۔ایسے سادہ لوح پُرشوں کی واقفیت کے واسطے ضروری ہے کہ اُنکو بتلایا جاوے۔کہ وہ گورو کیسے اپرم پار ہیں اور اُن کی سیوا بھی کیسی ادبھت ہے (دیکھو سار بچن نظم صفحہ ۱۶۲) +

"گورو کریں ہو ئیگا سوئی - گورو بن کوئی اور نہ ہوئی -
"گورو کرتا سب جگ کارج گورو ہی سب جیوا چارج"

نوٹ - جو گورو اولاد کی خاطر موتی کٹڑہ کے جتی جی کی برسوں تک اسواسطے سیوا کرتے رہے ہوں کہ کسی طرح لڑکا نہیں تو ایک لڑکی ہی ہو جاوے لیکن ایک مُردہ چوہیا تک پیدا نہ کر سکے - جو گورو حکیم نصیر الدین اکبر آبادی گڑھمیا والے کے نسخے پیتے پیتے تھک گئے دن رات بیماریوں میں گرست رہنے والے وہ گورو ست جگ کے کارج بھلا کیا کرینگے شاید دیال جی کے سنت یہ اُتر دیں کہ یہاں گورو سے مُراد مالک کُل سے ہے - لالہ شب دیال سنگھ وغیرہ گوروؤں سے نہیں اُن کو حسب ذیل گورو شبدوں کو غور سے پڑھنا چاہیئے - جن سے صاف ظاہر ہے کہ یہ کُل دعوے دیال جی نے اپنی ہی تعریف میں کیئے ہوئے ہیں :-

(دیکھو سار بچن نظم صفحہ ۱۶۳)

"آوری سکھیو جُڑ مل جھاڑ گاؤ اور درشن کرو نہار"
"گورو میرے بیٹھے پلنگ سنوار آج میرا جاگا بھاگ اپار"
"رہی میں گورو کے سنگھ ٹھار کروں میں اُن چرنن آدھار"
"چاہوں نہیں دوسری اپکار گور کی باندھی ٹیک سمہار"
"گورو پر ڈاروں تن من وار بچن پر اُن کے رہوں ہوشیار"

پھر دیکھو صفحہ ۱۷۹ :-

"گورو پرم پُرش سکھ داتا اُن چرن مور من راتا"
"گورو بھگتی کرون دن راتی من چت سے اتی گُن گاتی"
"گورو مورت نینن تاکوں شش ہہان کوئی چھبی جھاکوں"

"گورو چرنن دھور کر انجن   ہیئے نین کھیلیں من منجن"

اب ذرا گورو بھگتی کا حال سُنیئے بھگتی کرنے کے واسطے گورو کے درشن اور گورو کی سیوا کرنی پڑتی ہے۔ یہ تین پرکار کی ہوتی ہے۔ تن کی سیوا۔ من کی سیوا دھن کی سیوا اس کی ودھی دیال جی حسب ذیل الفاظ میں فرماتے ہیں۔ دیکھو سار بچن نظم صفحہ ۲۳۷ ؛

(۱) درشن

"نت پرتی درشن پرسن کرے   روپ انوپ چت میں دھرے"

"چرنامرت پرشادی لیوے   مان منی تیج تن من دیوے"

دوم ودھی (طریقہ) سیوا

"سیوا کر تن من دھن ارپے   ست پرش سم ست گو دتھرپے"

اوّل تن کی سیوا

آرت سیوا نت ہی کرے   کام کرودھ مد مد چت سے ہرے

چرن دباوے پنکھا پھیرے   چکّی پیسے پانی بھرے

موری دھو جھاڑ و کو دہلوے   کھود کھدانہ مٹی لاوے

ہاتھ دُھلا داتن کراوے   کاٹ پیڑ سے داتن لاوے

بٹنا مل اشنان کراوے   انگ پوچھائے دھوتی پہناوے

دھوتی دھوئی انگوچھا دھووے   کنگھا کرے بال بل کھووے

بستر پہناوے تلک لگاوے — کرے رسوئی بھوگ دھراوے
جل اچواوے حقہ بھرے — پلنگ بچھاوے بنتی کرے
پیکدان لے پیک کراوے — پھر سب پیک آپ پی جاوے
نانا دھی کی سیوا کرے — نیچ اونچ جو جو آ پڑے
کوئی ٹہل میں آر نہ لاوے — جو گورو کہیں سو کار کماوے"

واہ سُرت شبد جوگ کا پہلا اور ضروری انگ کیسا آسان اور اعلےٰ ہے اگر صبح سے شام تک دھوتی دھونے اور حقہ بھرنے اور پیکدان صاف کرنے کا نام ہی گورو بھگتی ہے تو کہار وغیرہ جو اس قسم کی نوکریاں کرتے ہیں سب سے بڑے بھگت شمار ہونے چاہیئے ابھی تو تن ہی ارپن ہوا ہے دھن ارپن کرنے کا اور اُپدیش سُنیئے :-

دوم دھن کی سیوا

دھن کی سیوا یہ ہے بھائی — گورو سیوا میں خرچ کرائی
گورو نہیں بھوکا تیرے دھن کا — اُن پہ دھن ہے بھگتی نام کا
پر تیرا اُپکار کراویں . . . — بھوکے پیاسے کو دلواویں
اُن کی مہر مُفت تو پاوے — جو اُن کو پرسن کراوے
اُن کا خوش ہونا ہے بھاری — ست پُرش رنج کرپا دھاری

سوم من اور بُدھی کی سیوا

درشن کرے بچن پُن سُنے — پھر سُن سُن رت من میں گُنے

گُن گُن چھانٹ لے اُن سارا
گورو بھگتی جانو عشق گورو کا   من دھسا سُرت میں پکا
گورو کا روپ لگے اس پیارا   کا من پتی پینا جل دہارا

شبد ۴

ایک اور سادھن

(دیکھو رادھا سوامی مت سندیس صفحہ ۱۱۱)

رائے سالگرام صاحب سنتوں کے واسطے اُپدیش کرتے ہیں:-

"سکل جیووں کو جو رادھا سوامی مت میں شامل ہیں، مناسب اور لازم ہے کہ جہاں تک بن سکے۔ ایک دفعہ آگرہ میں آکر رادھا سوامی باغ میں رادھا سوامی دیال کی سمادھ اور اُن کے نشانوں کا جیسے پلنگ کرسی اور بھجن کرنے کی چوکی کا بھاؤ سہت درشن کریں۔ اور وہاں متھا ٹیک کر اپنا بھاگ بڑھاویں۔ اور سمادہ پر ہار پھول چڑھاویں کیونکہ ان سب چیزوں میں جو کہ اُن کی سیوا میں رہی ہیں۔ اُن کے چرنوں کی نرمل اور امرت کی دہارا موجود ہے رادھا سوامی باغ۔ کے کنوئیں کا جو جل ہے وہ رادھا سوامی دیال کا مکھ امرت اور چرنامرت ہے اس کو ضرور پان کریں۔"

"رادھا سوامی دیال نے خود اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ جو کوئی رادھا سوامی باغ میں آویگا۔ اُس کو بھجن کرنے کے برابر فائدہ ہوگا۔ اور جو وہاں بیٹھ کر بھجن اور دھیان کریگا۔ اُس کو دوچند فائدہ حاصل ہوگا۔ یعنی رادھا سوامی دیال کی خاص

دیا اور مہمر کا ادھکاری ہوگا"÷

نوٹ :۔ اس سے بڑھ کر آسان سادھن اور کیا ہو سکتا ہے۔ باغ میں جانے ماترے جب بھجن کرنے کے برابر فائدہ ہو سکتا ہے۔ تو پھر راد ہاسوامی نام رٹنے اور دیال جی۔ کے فوٹو پر دھیان جانے کی بھی کیا ضرورت ہے ÷

دیگر

اوپر ورشن ودھی میں دیال جی کی پرشادی کا لینا ضروری بتلایا گیا ہے لیکن دیال جی کے سنت، باوجودیکہ گورو جی کی جوٹھی پرشادی کھاتے ہیں۔ شرم کے مارے اس سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پرشادی لینے کا کوئی حکم نہیں ہے اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ دیال جی کے شبدوں میں ہی گورو پرشادی کی مہما کا بھی ذکر کیا جاوے۔ دیال جی اپنی زبان مبارک سے فرماتے ہیں دیکھو سار اُپدیش صفحہ ۵۶ - ۵۷ یہہ اُپدیش انیہ پستکوں میں بھی آیا ہے:۔

گورو چرنا مرت پی۔ تیرے بھلے کی کہوں
گورو پرشادی کھا۔ تیرے بھلے کی کہوں
تن من بھینٹ چڑھا۔ تیرے بھلے کی کہوں
گوروکو کر پرسن۔ تیرے بھلے کی کہوں۔
تیرتھ گورو کے چرن۔ تیرے بھلے کی کہوں
جو گورو کہیں سو مان۔ تیرے بھلے کی کہوں

پھر دیکھو سار بچن نثر صفحہ ۱۰۱:۔

"بھگتی چار پرکار کی ہے۔ تن من۔ دھن۔ اور بچن سے بچن کی بھگتی

ہرکری کر جاتا ہے۔ یعنی جو پنڈت بھیش آدک آتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ وہ آپ پورے سنت ہیں۔ اور آپ کے سمان اس وقت دوسرا نہیں ہے اور ہار بھی چڑہا دیتے ہیں۔ پر جب اُن کو وہ ہار پرشادی ہوکر دیا جاوے۔ تب گرون موڑ لیتے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ اُن کا جتنا کہنا ہے۔ وہ کپٹ کا ہے اور اپنا برہمن اور بھیش دہاری ہونیکا اہنکار نہیں چھوڑتے اور ست گورو کو گرہستی جانتے ہیں۔ ایسے بچن کی بھگتی بالکل جھوٹھی ہے سچی بھگتی اس کی ہے کہ جس نے تن من۔ دھن ست گورو کے ارپن کر دیا ہے یعنی ان سب پرکار سے سیوا کرتا ہے۔ اور باقی سب کپٹی ہیں۔ ان کو بھاؤ نہیں آوے گا یوں ہی باتیں بنایا کرینگے *

نوٹ کسی پنڈت براہمن نے پرشادی کھانے سے انکار کر دیا ہوگا۔ اس واسطے وہ سب کپٹی بن گئے۔ جو آپ کی جوٹھہ کھا دے وہ سنت جو کٹی لپیٹ لیا تو کیا آپ تو اپنا پیٹ پلانا چاہتے ہیں *

شبد ۵

رادہا سوامی جوگ کو پرانا یا م آدی لوگ سادھنوں سے کیا نسبت

سار بچن نظم کے دیباچہ میں رائے صاحب اپنے مت کی سہولیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"پہلے وقتوں میں یہ مت نہایت گپت رہا۔ اور جبکہ اس کا ابھیاس شروع میں

پرانایام کے ساتھ کیا جاتا تھا۔اس سبب سے بہت کم لوگ اس سے واقف تھے اور کسی سے ابھیاس بن سکتا تھا۔کیونکہ پرانایام کرنے میں سنجم اور پرہیز سخت درکار ہے اور خطرے بھی بہت ہیں اور اس سبب سے یہ کام اسقدر مشکل تھا کہ کوئی اس میں قدم نہیں رکھ سکتا تھا اب حضور رادھا سوامی صاحب نے ایسی سہج جگت اور آسان طریق سُرت شبد جوگ کا اپنی دیا سے پرگھٹ کیا ہے کہ جو کوئی سچا شوق رکھتا ہووے۔ تو وہ آسانی سے اس کا ابھیاس کر سکتا ہے ؛؛

نوٹ پرانایام آدمی اُتم سادھنوں سے بیمکھ کرنے اور سُرت شبد کے جال میں پھنسانے کے لیئے یہ خوب چال ہے آج کل بھی سنتوں کا یہی حال ہے ہر ایک سے یہی کہا جاتا ہے۔کہ پرانام بہت سخت اور خطرناک ہے اور دیال جی کا طریقہ بہت سہل ہے جس سے کہ دو تین ماہ میں چمتکار دیکھنے لگ جاتا ہے ایسے عقل کے دشمنوں کو یہہ یاد رکھنا چاہیئے۔کہ سُرت شبد جوگ آج تک کبھی پرانام سے شروع نہیں کیا گیا۔جیسا کہ رائے صاحب لکھتے ہیں۔اور جب لوگ ودیا کی پراپتی کے واسطے پرانایام ایک سادھن ہے۔اُس کا سُرت شبد سے کچھ تعلق ہی نہیں ہے +

اس جگہہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔کہ پرانایام کے وشے میں جو کہ رادھا سوامی کے سنتوں کو ہوّا کے سمان پرتیت ہو رہا ہے۔کچھ لکھا جاوے +

واضح ہو کہ پرانایام مہرشی پتنجلی کے بیان کردہ اشٹانگ یوگ کے آٹھ انگوں میں سے ایک انگ ہے پرانوں کو وش میں کرنے والے کے لیئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ یم نیم کا سیون کرے۔چنانچہ رشی دیانند جی مہاراج ستیارتھ پرکاش میں اُپدیش کرتے ہیں کہ جو شخص اُپاسنا کا آرنبھ کرنا چاہے۔وہ اہنسا ستیہ استیہ۔برہمچریہ اپری گرہ یموں اور شوچ۔سنتوش۔تپ۔سوادھیائے۔پرنی

دہاں نیموں کا پالن کرے۔ یہہ گویا یوگ ودیا کی پہلی دو سیڑھیاں ہیں۔ اور شاید ان ہی کا سیون رائے صاحب کو سخت سنجم اور پرہیز دیکھ رہا ہوگا استوپ۔

اس پرانایام کا اُپدیش دیتے ہوئے رشی ایک جگہ یوگ سُوتر کا پرمان دیکر لکھتے ہیں "جب منش یہ انایام کرتا ہے۔ تب پرتی کھشن اتروتر کال میں اشدھی کا ناش اور گیان کا پرکاش ہوتا جاتا ہے"+

پھر منو سمرتی کے پرمان سے لکھتے ہیں۔ "جیسے اگنی میں تپانے سے سورن آدی دھاتوں کا مل نشٹ ہو کر شدھ ہوتے ہیں ویسے پرانایام کرکے من اور اندریوں کے دوش دور ہو کر نرمل ہو جاتے ہیں"۔ اسی واسطے رشی دیانند نہ صرف یوگی پرش کے واسطے بلکہ ہر ایک پُرش کو دونوں وقت سندھیا کے سمے کم از کم تین پرانایام کرنے کی سخت ہدایت کرتے ہیں۔

نہ صرف رشی دیانند بلکہ بہت سے یوروپین اور امریکن ڈاکٹر اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ سل (تپ دق) آدی پھیپھڑوں کے روگوں کی بیخ کنی کے واسطے پرانایام سے بڑھکر دوسرا کوئی سادھن نہیں ہے+

افسوس پرانایام جیسی پوتر اور مفید تعلیم کو جس کے آگے آج مغربی دنیا سر جھکا رہی ہے رائے صاحب خطرناک اور ناقابل عمل بتلا کر عقل کے اندھوں کو گمراہ کرنے کا باعث ثابت ہوئے+

ناظرین! آپ کو سمجھ جانا چاہئے۔ کہ جہاں راد ھاسوامی جوگ بذات خود تلسی کبیر واد کے توہمات کی نقل کی ہے۔ وہاں سچی یوگ ودیا کے ساتھ اس کا کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ افسوس ہے آج کل لوگ تحقیقات کا مادہ نہ رکھتے ہوئے بھیڑ چال کی طرح آنکھیں بند کئے ہوئے جدھر ایک شخص چلا سب کے سب آ سکے

پیچھے چل پڑتے ہیں +

شبد ٦

رادھاسوامی مت اور ویدک منتویوں کا ایک جگہ مقابلہ

ویدک منتویہ	رادھاسوامی دیال کے منتویہ
(١) ایشور یعنے مالک کُل سروویاپک ہے	(١) ایک دیشی رادھاسوامی مقام پر رہنے والا +
(٢) اوتار نہیں لیتا +	(٢) لالہ شب دیال سنگھ وغیرہ اشخاص کے اجسام میں اوتار لینے والا +
(٣) مالکِ کل سروانتریامی ہے +	(٣) ایک دیشی ہونے سے انتریامی ہو نہیں سکتا +
(٤) سروگیہ ہے +	(٤) سروگیہ ہو نہیں سکتا +
(٥) ایشور کا کوئی روپ نہیں ہے اسلئے اُسکی تصویر بنا کر دھیان بھی نہیں کر سکتے	(٥) فوٹو پرستی ضروری سادھن ہے +
(٦) مالکِ کل کا سچا اور اصلی نام اوم ہے +	(٦) مالکِ کل کا نام رادھاسوامی ہے +
(٧) اوم کے ارتھ سوائے پرماتما کے دوسری شے کے ہو نہیں سکتے +	(٧) رادھاسوامی کے معنے رادھا کے مالک ہیں +
(٨) جیوا ایک قائم بالذات الپگیہ شکتی ہے اور ایشور سے بھن ہے +	(٨) جیو مالکِ کُل کی انس ہے +
(٩) پرکرتی یعنی مادہ سرشٹی کا اُپادان	(٩) مالک کُل رادھاسوامی نے خود بخود پیدا کی

کارن انادی اور ایشور سے بھن وستو ہے ؛

روپ بن گیا ✣

(۱) بنا ایک ایشور کے کسی جڑ وستو کے آگے سر جھکانا پاپ ہے ✣

(۱) انسان الپگیہ ہونے سے ایشوری شکتی کو کبھی نہیں پا سکتا۔ وغیرہ وغیرہ

(۲) رادھا سوامی جوگ کے واسطے سمادھی فوٹو اور کھڑاؤں کی پرستش ضروری ہے

(۱) گورو اور مالک کل میں کچھ بھید نہیں ✣

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ رادھا سوامی جوگ کا پاتنجل یوگ سے کچھ مقابلہ نہیں ہو سکتا ✣

شبد

رادھا سوامی جوگ کی بدھی

ہر ایک پُرش کے لئے پیشتر اس کے کہ اُس کو سُرت شبد جوگ کے کرنے کی ودھی بتلائی جاوے ضروری ہے کہ اُس کے لئے آگرہ سے منظوری منگائی جاوے جب وہاں سے حکم آجاتا ہے کہ اس کو اُپدیش دے دو تو اس جگہ کا کوئی ست سنگی جو کہ ساتوں مقام کی سیر کر چکا ہو۔ اُس کو اُپدیش کرتا ہے۔ اس اُپدیش کا نام دھیان سمرن کہا جاتا ہے۔ کرنے کا طریقہ یہ بتلایا جاتا ہے کہ کرنے والا اندھیری کوٹھڑی میں بیٹھ کر منہ کے اوپر کپڑا ڈال لیوے۔ دونوں آنکھوں کے بیچ جو مقام ہے جس کا نام سہس دل کنول ہے اور جس کا مالک کہ جیوتی سروپ ہے۔ اس کا دھیان کرے

وہاں ایک چراغ کی سی روشنی نظر آوے گی دھیان کو سمقر کرنے کے واسطے لالہ شب دیال سنگھ جی کے فوٹو کا خیال باندھے۔ اور "رادھا سوامی" "رادھا سوامی" اس نام کا رٹن کرتا جاوے جب اُس مقام کی سیر ہو جاوے تو ترکٹی وغیرہ دیگر مقاموں کا دھیان کرے۔ اسی طرح سب مقاموں کی درجہ بدرجہ سیر کرکے رادھاسوامی جوگی کو آخری مقام رادھاسوامی پر پہنچنا ہوتا ہے۔ کیونکہ یہی مقام رادھاسوامی دیال کا نج گھر اور سنتوں کا منزلِ مقصود ہے۔ ان تمام مقامات کی سیر درجہ بدرجہ اگلے شبد میں کرائی جاتی ہے *

شبد ۹

رادھاسوامی جوگ کا پھل

یعنی دیال جی کے گھر کی سیر

(دیکھو ہدایت نامہ سار بچن نظم صفحہ ۳۹۲)

"ظاہر لوازمہ جو کچھ چاہیئے۔ سو میں کہہ چکا۔ اب باطنی حال جو درجہ فقیری کو حاصل ہے اُس کو بیان کرتا ہوں۔ کہ جس وقت نگاہ تمہاری دماغ کے بھینر اکٹ کر آسمان کو دیکھے گی اور روح تمہارے جسم کو چھوڑ کر اوپر کو چڑھے گی۔ تو تم کو اکاش نظر پڑیگا کہ جس میں تھانہ "سہس دل کنول" کا ہے اور پنچ تتھ ان پنکھڑیاں اُس کی سبھ احھا کام تینوں لوک کا دے رہی ہیں۔ اس کی سیر کو دیکھ کر تم بہت خوش ہو گے اور تین لوک کے مالک کا درشن کرو گے"

نفسٹ یہ تین لوک کے مالک رادھاسوامی کے بہت چھوٹے نوکروں میں سے

ہیں اور بہت سے مذہب مقام کو پاکر کے اور اسی کو مالک کُل گردان کر دہوکا
کھا گئے - اور لوز اور "تجلی" اُس جگہ کی دیکھ کر ترپت ہو گئے - آگے چلنے کا رستہ
بند ہو گیا مرشد آگے کا اُن کو نہ ملا - جو مُرشد ملتا تو آگے کا رستہ کھُلتا +

نوٹ - ملتا کہاں سے آپ نے تو جنم ہی اب ۱۸۱۸ء سنہ میں لیا - اور بنا آپ کے
کوئی مرشد کامل آج تک پیدا ہی نہیں ہوا +

"سو اِس سے آگے کا حال سُنو - اس اکاش کے اوپر ایک دروازہ ایسا
باریک اور چھینا ہے کہ جیسے روزن سوئی کے ناکے کا ہوتا ہے چاہیئے کہ اُس
روزن میں اپنی روح کو پرویش کرو اور آگے اُس کے بنک نال ٹیڑا راستہ کچھ
دور تک سیدہا گیا اور پھر نیچے اور پھر اونچے کو چڑہا - اُس نال کو پار کر کے دُوسرے
آسمان پر ایک مقام "ترِکُٹی" کہ اُس کو مثلثی کہتے ہیں لاکھ جوجن کا وسیع اور
لاکھ جوجن طویل ہے - اس میں میلا اور تماشے طرح بطرح کے ہیں، شرح اسکی
کہاں تک کہوں، مگر کچھ لکھتا ہوں، کہ ہزار آفتاب اور مہتاب اُس کی روشنی سے
خجل ہیں - اور آوازہ اونگ اور ہوہو اور بادل کی سی گرج بہت سہاوتی
آٹھ پہر ہوتی رہتی ہے اس مقام کو پاکر کے روح کو بہت سرور حاصل ہوتا ہے
کوئی دن اسجگہ کی سیر کر کے پھر اوپر کو چڑہتی ہے - چڑہتے چڑہتے کرو ڑ جوجن
اُوپر چڑھ کر تیسرا پردہ پھوڑ کر "سُن" ہیں پہونچے - کہ جس کو فقراؤں نے عالم لاہوت
کہا ہے - اس کی تعریف کیا کہوں - اس مقام پر روحیں بہت بلاس کرتی ہیں -
اور روشنی وہاں کی ایسی ہے - کہ بارہ بارہ حصے زیادہ روشنی ترکٹی سے معلوم
ہوتی ہے تالاب زلالی و حوض کوثری پُر از آبِ حیات کہ ہندی ہیں اُن کو مانسروور
کہتے ہیں جا بجا موجود ہیں - اور گلشن اور چمن کھِلے ہوئے نظر پڑتے ہیں اور اکثر

روحیں بصورت نازنیناں مقامات مختلف پر رقص کر رہی ہیں و غذا ہائے لطیف از بس شیریں و خوشنما تر و تازہ تیار ہیں. . . . . رونق اور زیبائش اس مقام کی کیا کہوں۔ ہیروں کے چبوترے۔ پنوں کی کیاریاں۔ جواہرات کے پودے لعل اور چُنیاں جڑے ہوئے نمودار ہو رہے ہیں مچھلیاں مرصع اُن تالابوں میں پیر رہی ہیں۔ آگے اُس کے اننت شیش محل بنے ہوئے ہیں۔ اور روحیں اپنے اپنے مقاموں پر موافق حکم مالک اپنے کے مقیم ہیں ہنس دیپ میں ان ہی روحوں کو ہنس منڈلی کرکے بیان کیا ہے۔ کل کارخانہ اُس جگہ کا روحانی ہے۔ یعنی چیتن لطیف کثیف اور جڑ نہیں ہے +

نوٹ۔ قربان جائیں اس روحانی علمیت کے کیا گھڑنت گھڑی ہے دیال جی نے محمدیوں کے بہشت کو تو اس مقام پر ہی مات کر دیا۔ ناظرین گھبرائیں نہیں ابھی تو تیسرے مقام پر ہی پہنچے ہیں + ...

"اور شرح اُس سیرگاہ کی فقیر ہی جانتے ہیں"

نوٹ۔ فقیر بھی کیسے طلائی لٹیاں جن کے سر پر۔ پھولوں کے ہار گلے میں۔ چاندی کی پالکیاں بیٹھنے کو۔ مخملی بستر سونے کو جھولنے رنگین جھولنے کو +

"زیادہ کھولنا اس کا مناسب نہیں مدت کثیر اسجگہ روح اس فقیر کی نے سیر کی۔ پھر مرشدوں کی ہدایت سے آگے کو چلی +"

نوٹ دیال جی نے خود ہی اپنے چیلے رائے صاحب کے اُس دعوے کا ردّ کر دیا کہ رادھاسوامی دیال نے کوئی گورو دھارن نہیں کیا تھا بلکہ ۶-۷ برس کی عمر سے ہی اپنے والدین وغیرہ کو اُپدیش کرنے لگ گئے تھے یہاں دیال جی خود مانتے ہیں کہ اُن کو بھی مرشدوں کی ہدایت ہوئی تھی۔ جب حضور صاحب سے

پہلے مُرشد موجود تھے - تو یہ دعوے بھی غلط ہو گیا کہ رادھاسوامی صاحب سے پہلے کسی سنے یہہ طریقہ نہیں جانا تھا +

چلتے چلتے پانچ ارب پچھتر کروڑ جوجن اونچی گئی - عالم ہاہوت کا ناکہ توڑا - عالم کی سیر کی اس مقام کا بیان کیا کہوں - ونس نیل تک ظلمات یعنی اندھیرا ہے - گہرائی اس تم کھنڈ کی کہانتک برنن کروں کھرب جوجن تک روح نیچے اُتر گئی - اور تھاہ اُس کے ہاتھ نہ لگی - پھر اُلٹ کر اوپر چڑھ آئی - اور جو نشانہ کہ مُرشدوں نے تبلایا تھا اس کی سیدھ لیکر اُسی راستہ پر چلی اور انت لینا اُس مقام کا انسب نہ سمجھا آگے کو بڑھی یہہ میدان "مہاسن" کا ہے - اس جگہ چار مقام نہایت گُپت ہیں - اور کسی سنت نے کھوے نہیں اس جگہ روحیں بے شمار جو کہ مردود (نکالی ہوئیں) دربار سچے خدا کی ہیں - اُن کے بندیخانے بنے ہوئے ہیں - اگرچہ تکلیف ان روحوں کو اس جگہ کچھ نہیں - اپنی اپنی روشنی میں اپنا اپنا کارج کرتی رہتی ہیں - لیکن درشن مالک کا ان کو نصیب نہیں ہو گا - درشن کے نہ ملنے سے البتہ بےکلی ہے مگر ایک صورت معافی کی اُن کے واسطے مقرر کی گئی ہے جب جب سنت اس رستہ سے گذر کرتے ہیں - اور جو روحیں کہ نیچے کے لوگوں میں سے سنتوں کے وسیلہ سے جاتی ہیں - جن جن روحوں کو کہ اتفاق ان سنتوں کے درشنوں کا ہو جاوے - اُن روحوں کو لے جانے کی جو خوشی کہ سنتوں کو ہوتی ہے اور اُس سچے خدا کی نہایت مہربانی اور الطاف اُن روحوں پر ہوتا ہے - سنت ان روحوں کو بخشا کر پھر سچے خدا کے پاس بُلوا لیتے ہیں +

نوٹ - اس معافی اور شفاعت کے مسئلہ نے تو پہلے ہی نُنش جاتی کو ادھوگتی تک پہنچا دیا ہے - جب سنت ایسے مہربان ہیں - تو کیا ضرورت ہے کہ ست سنگی

گوروؤں کے پیکدان صاف کریں اور سُرت شبد کے بھنور میں غوطے کھاویں۔ اور حال اس جگہ کا بہت ہی بہت ہے مگر کہاں تک کہوں اس مقام کو چھوڑ کر عالم ہوُت الہوُت میں پہنچی۔ کہ جس کو ہندی میں بھنور گفا کہتے ہیں۔ کہ وہاں ایک چکر جس کو ہنڈولنا کہتے ہیں۔ ایسا لطیف پھر رہا ہے۔ اور روحیں اس جگہ سدا جھولتی رہتی ہیں"+

نوٹ شاید اسی کی نقل میں رائے صاحب نے لکڑی کا ہنڈولنا بنوایا تھا جو کہ اب بھی اُن کی سمادھ کے داہنی طرف رکھا ہوا ہے۔ اس لطیف ہنڈولنا کی موجودگی میں لکڑی کا بنوانے کی کیا ضرورت تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ رائے صاحب نے گوروجی سے سُنا ہی ہوگا۔ جھولنا نصیب آپ کو بھی نہیں ہوا +

"اب یہاں کی سیر دیکھ کر روح آگے کو چڑھی اکاش مارگ ہو کر یعنی اوپر کو پہنچی چلی جاتی ہو۔ دُور سے سگندھیں ملیاگری اور قسم قسم کے عطریات کی سی لپٹیں چلی آتی ہیں اور دُھنیں بانسریوں کی اننت سُنائی دیتی ہیں۔ اُن کو سُنتی اور سُونگھتی ہوئی روح یعنے سُرت آگے کو بڑھتی ہوئی چلی جاتی ہے۔ جب اُس میدان کے پار پہنچی۔ تاکہ ست لوک کا حاصل ہوا کہ وہاں سے آواز ست ست اور حق حق کی بین کے باجے میں سے نکلتی ہوئی سُنائی دی کہ اُس کو سُن کر روح مستانہ وار دھستی چلی جاتی ہے اور وہاں نہریں سنہری و روپہری پُر از آب زلال دیکھنے لگیں اور باغ بڑے بڑے نظر آئے ایک ایک درخت اُس کا کروڑ جوجن کی بلندی رکھتا ہے۔ اور سورج اور چاند کروڑوں بجائے پھول اور پھلوں کے لگے ہوئے ہیں اور انیک روحیں اور ہنس ان درختوں پر بجائے جانوروں کے چہچہے اور بلاس کر رہے ہیں یہ عجیب لیلا اس مقام کی ہے۔ کہ

کہنے میں نہیں آسکتی۔ یہہ لیلا دیکھتی ہوئی روح یعنی سُرت ست لوک میں داخل ہوئی اور ست پُرش کا درشن پایا۔ اب ست پُرش کے شریر کا درنن کرتا ہوں۔ کہ ایک ایک روم اُس کا اسقدر منوّر ہے کہ کروڑوں سورج اور چاند شرمندہ ہیں جبکہ ایک روم کی ایسی صفت ہے۔ تو تمام روموں کی کیا صفت لکھنے میں آئے اور جسم کی تعریف کی کہاں گنجائش۔ نین۔ ناسکا۔ اور شرون۔ اور مُکھہ اور ہاتھہ اور پاؤں کا کیا درنن کروں کہ محض نور ہی نور ہے۔ نور کا سمدر کہوں۔ تو نہیں بنتا۔ ایک پدم پالنگ گھرست لوک کا ہے اور پالنگ کی شمار یہہ ہے کہ یہہ نرل کی ایک پالنگ ہے۔ پس درازی اور وسعت ست لوک کی کسقدر بڑہی ہوئی کہ قیاس کام نہیں کرسکتا"

نوٹ دیال جی مالک کُل کے اوتار تمام اِن لوکوں کے رہنے والے سب کے سوامی اور اُن کا قیاس کام نہ کرسکے۔ یہی تو آپ کے جھوٹے دعوے کا ثبوت ہے +

"اور روحیں پاک کہ جن کو ھنس کہتے ہیں۔ وہاں ہنستی ہیں اور ست پُرش کا درشن کرتی ہیں اور نوائے بینا جابجا شن رہی ہیں و غذائے اتی ہمیشہ کھاتی رہتی ہیں۔ اس مقام کا بھی بلاس دیکھہ کر روح آگے کو چلی اور الکھہ لوک میں پہنچی۔ اور الکھہ پُرش کا درشن پایا ایک سکھہ کا گھیر اس لوک کا ہے اور ارب کھرب سورج کا اُجالا ایک ایک روم میں الکھہ پُرش کے ہے۔ پھر وہاں سے اوپر کو چلی اگم لوک کو پایا۔ کہ جس کا گھیر مہا سنکھہ پالنگ کا ہے اور کروڑ سنکھہ کی کایا اگم پُرش کی ہے۔ اور وہاں کے ہنسوں کے روپ بھی اَدبھت ہیں اور بلاس بھی وہاں کے اچرج روپ ہیں۔ اس جگہ بہت مدت وشرام کیا۔ اس سے

آگے رادھاسوامی یعنی انامی پُرش کا دیدار کیا اور اس میں سمائی وہ بے انتہا اور بے شمار اور بے انت ہے اور فقیروں کا نج ستھان وہی ہے اس کو پاکر سب سنت چپ ہو گئے اور میں بھی اب چپ ہوتا ہوں"۔

"اتنی بڑی بھاری گتی فقیر اور سنت کی ہے اور جو لوگ کہ پہلے ہی مقام پر تھک گئے اور اس کو ہی بے انتہا اور بے انت کہنے لگ گئے پس ان کی مریدوں اور سیوکوں کو کیسے ان مقامات کا نشچہ کرایا جاوے سوائے سنت فقیر کامل کے کوئی نہیں جان سکتا اور یقین بھی ان مقاموں کا ان ہی کو ہوگا کہ جن کو سنت اور فقیر بھیدی اُن مقاموں کے ملے ہونگے ان کو ان کے بچن پر اعتقاد ہوگا۔ تو یقین لاویں گے"۔

لوٹ آپ کے بچنوں پر تو وہی اعتقاد لا سکتا ہے کہ جس کی عقل کی آنکھ پھوٹ گئی ہو۔

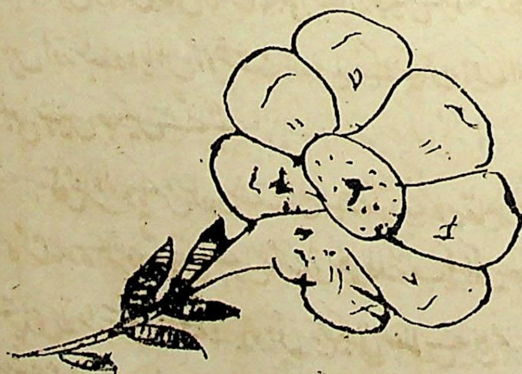
"یہ مقام نہ پیغمبر صاحب پر کھلے۔ اور نہ ویاس جی کو وشسٹ کو معلوم ہوئے پس ہندو اور مسلمان کوئی اس کا یقین کر نہیں سکتا۔

ان کو اس حال کا سنانا بھی ضرور نہیں۔ کیونکہ وہ پیغمبر اور قرآن کے پابند ہیں اور ہندو ویاس۔ وشسٹ اور وید کے قیدی ہیں ان سے یہ وچن سُنے بھی نہیں جائیں گے"۔

لوٹ ویاس اور وشسٹ سے تو آپ کا مقابلہ ہی کیا۔ باقی رہا حال کا سنانا وہ ضرور کیوں نہیں آپ تو سنائیے دیکھئے کیسی قلعی کھلتی ہے وید کے قیدی تو سب کی سُننے کو تیار ہیں۔ لیکن سنتوں میں ہمت بھی تو ہو۔ سنت تو اپنی کتابیں بھی چھپاتے پھرتے ہیں۔

"اس سے مناسب ہے کہ جس کسی کو اعتقاد فقیر اور سنت پر ایسا ہے
کہ ان سب سے آگے سنت پہنچے ہیں - اور سنتوں کی مہا بہت بھاری ہے اور
خدا اور پرمیشور دونوں کو پیدا کرنے والے سنت ہیں - اور ان کی گتی کو وے
دونوں نہیں جان سکتے - ایسا اعتقاد سنت اور فقیر پر جسکا ہے - اُس کو سُنانا
اور کہنا اس حال کا فائدہ کرے گا اسواسطے ہر ایک کو یہہ سنانا نچاہیے - جب تک کہ
اعتقاد اُس کا ایسا پرکھہ نہ لیا جاوے کہ جیسا کہ اوپر بیان کیا"

نوٹ :- ایسے لال بجھکڑ مالک رادہاسوامی آپ کو ہی مبارک رہیں ان
سے تو ہمارے پرماتما اچھے کہ جن کی شکتی دوارا ہم غیر معتقدوں اور ناستکوں تک
کو بھی معتقد بنا لیتے ہیں نہ کہ آپ کی طرح چھپتے پھرتے ہیں - اور اس گھات
میں رہتے کہ کوئی عقل کا اندھا اور گانٹھہ کا پورا سیوک ملجاوے جو کہ تن من
دھن - گورو جی کے ارپن کر دے - ہے بھی ٹھیک - دیال جی کو اور چاہیئے
بھی کیا *



بچن ۵

سار بچن نظم

سندیس

"سناؤں نا ادھکاری کو اس سندیس کا کہ پرم پرکھ پورن دھنی رادھاسوامی جیوؤں کو مہا دکھی اور بھرم میں بھولا ہوا دیکھ کر آپ اُن سے اوہار کے نمت سنت ستگورو روپ دھارن کر کے پرگھٹ ہوئے اور اتی دیا کر کے بھید اپنے نج استھان کا اور جگتی اس کی پراپتی کی سُرت شبد کے مارگ سے اُپدیش کرتے ہیں جیوؤں کو چاہئے کہ اُن کے چرن کنول میں پریم پرتیت کریں"۔

نوٹ۔ اس کتاب کے دیباچہ کے شروع میں جو کہ غالباً کسی دوسرے شخص کی طرف سے لکھا گیا ہے حسب ذیل عبارت ہے:۔

"حضور رادھاسوامی نے یہ بانی اپنی زبان مبارک سے فرمائی۔ اول رادھا حضور صاحب کا واسطے بنانے بانی کے نہ تھا پر کئی کوئی ست سنگی اور ست سنگنوں نے بہت ہٹھ کر کے عرض کی۔ تب ان کی عرض کو قبول فرمایا"۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سار بچن نظم لالہ شب دیال سنگھ جی کی بنائی ہوئی ہے۔ اسی واسطے اس کے دیال جی کی نج بانی کہلانے کا فخر حاصل ہے اس کتاب کے شروع میں ہی مندرجہ بالا سندیس دیال جی کی زبان سے فرمایا گیا ہے بہت

سے اوتار اس بھارت ورش میں فرض کئے گئے ہیں۔ لیکن کسی نے اپنی زبان سے خود اوتار ہونے کا دعوےٰ نہیں کیا۔ سوائے ہمارے کلجگی دیال کے اسواسطے خیال ہوتا ہے کہ ضرور کچھ نہ کچھ خصوصیت دیال جی میں ہوگی۔ جس سے کہ اُنہوں نے اتنا بڑا اہنکار کیا۔ لالہ شب دیال سنگھ کے بہت سے وشیش گُن اُن کے جیون سے ناظرین کو معلوم ہو گئے ہونگے لیکن ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اُنکی دیج بانی میں سے بھی ترتیب وار بچنوں کا ذکر کیا جاوے۔

"اُس مارگ کی کمائی سے من بس میں آوے گا۔ اور سوائے اس کے دوسرا کوئی اُپائے من کو نشچل اور نرمل کرکے چڑھانے کا اکاش کے پرے اس کلجگ میں نشچے کرکے نہیں ہے"

نوٹ۔ سنسار کے سب پرکار کے وشے بھوگتے ہوئے بھی اگر ہم یہ سمجھیں کہ ہمارا من قابو میں ہے۔ تو اس طرح سے سب لوگوں کا من قابو میں ہے۔ اس کلجگ میں سُرت شبد کے سوائے دوسرا کوئی اُپائے نہیں تو ست یگ اور دواپر میں ضرور اور اُپائے کارگر ہونگے +

" جتنے مت سنسار میں پرورت ہیں اُن سب کا سدہانت سنتوں کی پہلی منزل نہایت دوسری منزل تک ختم ہو جاتا ہے جو سُرت شبد کا ابھیاس ودھی پُوروک بن آوے تو من اور سُرت نرمل ہو کر اور شبد کو پکڑ کر اکاش کے پرے جو گھٹ گھٹ میں ویاپک ہے چڑھیگی۔ اور لوُ دوارا اتھوا پنڈ دیس کو چھوڑ کر برہمنڈ یعنی ترکٹی میں پہونچے گی۔ اور وہاں سے سُرت من سے الگ ہو کر آگے چلیگی اور سُن اور مہا سُن کے بلاس دیکھتی ہوئی اور ست لوک اور الکھ لوک اور اگم لوک میں درشن ست پُرش اور الکھ پُرش اور اگم پُرش کا کرتی ہوئی رادہا سوامی

کے نج دیش میں پراپت ہوگی۔ اسی استھان سے آدمی میں سُرت اُتری تھی اور تراوکی میں آکر کال کے جال میں پھنس گئی تھی۔ سو اسی استھان پر پھر جا پہونچے گی"

نوٹ :۔ اس بچن میں دیال جی نے مختصر الفاظ میں انسانی زندگی کا منزل مقصود تبلا دیا ہے ۔

"سُرت شبد مارگی کو یہہ سب استھان یعنے وشنو لوک اور شو لوک اور برہم لوک اور شکتی لوک اور کرشن لوک اور رام لوک اور برہم اور پار برہم پد اور جینیوں کا نروان پد اور عیسائیوں کا مقام خدا اور روح القدس اور مسلمانوں کے عالم ملکوت اور جبروت اور لاحوت مُتن کے نیچے نیچے رستہ میں پڑیں گے۔ یہہ سب لیلا دیکھتی ہوئی سُرت سنتوں کے پرتاپ سے اپنے نج دیش کو پراپت ہو گی" ۔

نوٹ :۔ جس طرح سے یہہ لوگ فرضی اور جھوٹے ہیں اسی طرح آپ کا رادھاسوامی لوک بھی فرضی اور لاوجود ہے ۔

صفت رادھاسوامی نام کی

صفت پہلی

"رادھاسوامی نام صفت کروں اس نام کی ۔ سنو کان دے آن بہن بہن برنن کروں"
پانچ اکشر آسے ہندی میں۔ زبان فارسی اکثر دس ہیں + پانچ شبد کا بھید بتاویں۔ دس مقام کو لے پہنچاویں" ۔

صفت دوسری

ایک صفت یہ برن تبائی۔ صفت دوسری کھل کر گائی + رادھا دھن کا نام سناؤں۔ سوامی شبد بھید تباؤں + دھن اور شبد ایک کر جانو۔ جل ترنگ سم بھید نہ مانو +

صفت تیسری

صفت تیسری کروں بکھانا۔ سنو چیت سے دیکر کانا + رادھا پریت لگاون ہاری۔ سوامی پریتم نام کہاری + یہہ بھی صفت بتائے دئی ری۔ رادھا سوامی سُرت شبد گایای +

نوٹ :۔ یہ تو دنیا جانتی ہے +

صفت چوتھی

رادھا آدی سُرت کا نام۔ سوامی آدی شبد نج دھام + سُرت شبد اور رادھا سوامی۔ دونوں نام ایک کر جانی + سُرت شبد سنگ کرے بلاس۔ یوں رادھا سوامی دھنگ باس + ... + رادھا سوامی دو کر جان۔ ہوئیں ایک ست لوک ٹھکان +

بچن تیسرا

"مہا پرم پُرش پُورن دھنی رادھا سوامی کی جو کہ سنت ست گورو روپ دھارن کر کے واسطے اُدّھار جیوان کے جگت میں پرگھٹ ہوئے۔ اور برہم پریت اُنکے

چرن کنول میں ॥۴॥

نوٹ :- اپنا ہی کچھ آدھار کیا ہوتا۔ اُسکے اور دل کو ساتھ لے ڈوبے +

"روپ نرنجن دھار اشیامی۔ سو میرے پیارے رادھا سوامی + استھول روپ دھر جگت جگامی +

جوگی گیانی مرم نہ جانی	اس میرے پیارے رادھا سوامی
برہما وشنو مہیش سب بھلانی	سو میرے پیارے رادھا سوامی
گور ساوتری لچھمی نہ جانی	گتی میرے پیارے رادھا سوامی
ایشور پرمیشور بھرمانی	کیا میرے پیاری رادھا سوامی
وید کتیب پران ندانی	مت میرے پیارے رادھا سوامی کی
چاند سورج تارہ گگ نانی	جانے نہ میرے پیارے رادھا سوا
کوئی نہ پرکھے تمری بانی	ہے میرے پیارے رادھا سوامی
ہیں ناری تم پُرش بجانی	ہے میری پیاری رادھا سوامی
رام نہ جانا کرشن نہ جانی	تم کو میرے پیارے رادھا سوامی
ستیا رُکمن اور پٹ رانی	تم نے نہ میری پیاری رادھا سوامی
عیسیٰ موسیٰ مریم نانی . . .	پوچھے کہ میرے پیارے رادھا سوامی
قطب پیغمبر غوث ربانی	ملے نہ میرے پیارے رادھا سوامی
ہندو مسلمان کیا جانی	سو میرے پیارے رادھا سوامی
نہیں دھرتی نہیں وہاں آسمانی	جہاں میری پیاری رادھا سوامی
پون نہ اگنی اور نہیں پانی	جہاں " " "
نہیں آتم پرماتم دانی	" " " "
پنڈت بھیش نہ شیخ پہچانی	سو " " " "

ست جگ ترتیا دواپر بیتا   کل پر گھٹے پیارے رادھاسوامی"

نوٹ: ایسی کمال عورت کی کلجگ میں ہی چل سکتی تھی ۔

اور سنیئے

رادھاسوامی لوسے اکیدن مجھ سے | رادھاسوامی پر جل گئی اُس دن سے
رادھاسوامی نہ برہم گیان رہی - | رادھاسوامی تھا نہیں نہ جوگ دھیان رہی
رادھاسوامی نہیں نہ رام کرشن رہی | رادھاسوامی نہیں نہ برہم وشنو رہی - شنکر ہی رادھا کو تو مانا
رادھاسوامی اوچھیں نہ شنگ گنیش رہی | رادھاسوامی اوچھیں نہ گور شیش رہی
رادھاسوامی نہیں نہ کرم دھرم رہی | رادھاسوامی جب تپ جانیں بھرم رہی
رادھاسوامی نہیں نہ تیرتھ برت رہی | رادھاسوامی نہیں نہ شاستر سمرت رہی
رادھاسوامی نہیں نہ سوچ چھند رہی | رادھاسوامی نہیں نہ لنگ جتن رہی
رادھاسوامی بُت پوجا نہ وہار رہی | رادھاسوامی پتر پوجا نہ کار رہی
رادھاسوامی فاتحہ نہ پامنت رکھیں رہی | رادھاسوامی سندھ نہ ترک کہیں رہی
رادھاسوامی برن آشرم نہ نگائیں رہی | رادھاسوامی تھیا بھرم سنائیں رہی
رادھاسوامی ہم نہ پیت اُٹھائیں رہی | رادھاسوامی مرشد قول ٹھہرائیں رہی - پریم بانی کو دیا مسلمانی دکھائی ہوتی
رادھاسوامی مرشد خدا دکھائیں رہی | رادھاسوامی پیر پرستی سکھائیں رہی
رادھاسوامی روزہ نماز اُٹھائیں رہی | رادھاسوامی مسجد بانگ چھڑائیں رہی
رادھاسوامی کعبہ نہ حج کرائیں رہی | رادھاسوامی قرآن نہ وظیفہ پڑھائیں رہی

نوٹ آپ کی سمادھی پر لکھی ہیں خصوصیت

مہاست گورو

(صفحہ ۱۵۵)

کوئی شِو اور کوئی وشنو کی | کوئی رام اور کوئی کرشن کی
کوئی دیوی کوئی گنگا جمنا | کوئی مورت کوئی چار دِن دہاما
کوئی متھرا کوئی ٹیک مراری | مدن موہن کوئی کنج بہاری
کوئی گوکل کوئی بلبھ آچاری | کوئی کنٹھی مالا گل دہاری
کوئی آچار کوئی سندھیا ترپن | گیا گایتری کریں سمرپن
کوئی گیتا کوئی بھاگوت پڑھتے | کتھا پران نیم سے سُنتے
کیا دادو کیا نانک پنتھی | کیا کبیر کیا پلٹو سنتی
سب مل کرتے پھیلی ہت کا | وقت گورو کا کھوج نہ ٹیکا
گورو کو پل پل نہیں بھاوے | گورو پرستا رنت کماوے
گورو جب اس کو پیاری ہوئی | گورو کو پیارا جب یہہ ہوئی

صفحہ ۱۵۸

دوہا:۔ کیا ہندو کیا مسلمان کیا عیسائی جین۔ گورو بھگتی پوُرن بنا کوئی نہ پاوے چین ٭

پر کرم سیڑھی ہے گورو بھگتی | گورو بھگتی بن کاج نہ کرتی
اور پائے انیکن کرتے | گورو بھگتی کو سُکھ نہ رکھتے
یہی کرم ہے سب کے رت میں ۔ . . . .

صفحہ ۱۵۹

ایک جنم گورو بھگتی کر جنم دوسرے نام - جنم تیسرے مکتی پد چوتھے ہیں میچ دہام

نوٹ - جو لوگ سُرت شبد جوگ سے بہت جلد نج دہام میں پہنچنے کا دم بھرتے ہیں غور سے پڑھیں، ایک جنم تو گورو جی کے پکید ان ہی صاف کرے +

صفحہ ۱۶۲

گورو کریں ہوئیگا سوئی گورو بن اور نہ کوئی ہوئی
گورو کرتا سب جگ کاج گورو ہی سب جیو اچاج

نوٹ آپ سے تو کچھ بھی نہ ہو سکا +

صفحہ ۱۶۳

آدھری سکھیو جوڑ مل جھاڑ گاؤ اور درشن کرو نہار
گورو میرے بیٹھے پلنگ سوار آج میرا جاگا بھاگ اپار
رہی ہیں گورو کی سنمکھ ٹھاڑ کروں میں ان چرن آدھار
چاہوں نہیں دوسری ایکار گورو کی باندھی ٹیک سمہار
گورو پر ڈارو تن من وار بچن پر ان کے رہوں ہشیار

نوٹ کیسی مکروہ مردم پرستی کی تعلیم ہے -

صفحہ ۱۷۶

میری آرت سب سے نیاری - کوئی سمجھیگی پیا پیاری ہمارا آپکے کرم ڈھی سب سے نیارے سکر ہیں

رچھپا تھا دیکھا۔ بن ستگرو کوئی جانا + (بھلا کون جان سکتا ہے کہ
کری جیو جگ کے ادھر بیچ پہنچ کال کے پیدا ہوئے + چھپا کے ہی رکھو تو اچھا ہوتا۔
اتنا سو نہیں کہنا چاہئے۔ ست گرو چھپائے رہے + مگر اب تو پول کھل گئی +

صفحہ ۱۸۴

گگن سے جگت عجب بھرمایا ۔ میں کیا کیا کروں بکھان
جو سادھو سے تجھ چھپایا گی ۔ سو کال گیا نرکھت پران

کال جال سے لانے والے بھی آپ جیسے ستگرو ہی ہیں +

مکر کی ادا من سمپالی ۔ سو ان کے تیل اور پشان
بھی پال پکھالی جوتش ۔ بد پاری کہ ہو گئے غلام

(بیچارے اور بد پاس کے دشمن کیوں بن گئے) +

بید شاستر اور سمرت پرانا ۔ پڑھ بشانی کا برتتا بیان
پنڈت جوتشی بید کے دھرمی ۔ وہ سب شنو ہو کر کے تان

(ستگرو کا تو بھید نہیں تھا) +

پہلا شبد

صفحہ ۱۹۱

شبد نے چڑھ تر لوکی ساری ۔ شبد نے لیا پسار پسارے
گویا شبد نے ہی مایا کو دنیا کو پھنسایا +
شبد نے کون تینوں لوک پچادہاری ۔ شبد سے مندر اکاس کھڑا کیا

شبد سے نے جیو اور برہم کیا ری　　شبد سے چاند اور سورج بھیا ری

صفحہ ۱۹۳

سبھی کی آدی شبد کو جان　　انت سبھی کا شبد پچھان

صفحہ ۱۹۴

شبد ہی کارن شبد ہی کاج	شبد رچایا سگلا ساج
ادم شبد نرنجن شبد	برہم شبد اور مایا شبد
شبد ہی جیو سیو بھی شبد	شبد سے سرشٹ سرشٹ ہے شبد
شبد ہی سیوک شبد ہی سوامی	شبد ہی گھٹ گھٹ انتریامی
شبد نرمے امر ہے شبد	شبد نہ جرے اجر ہے شبد
شبد ہی گرو شبد ہی داس	شبد نا جیو کی سب آس
شبد ہی چیلا شبد ہی پیر	شبد لکھائیں ست کبیر
شبد بتاویں نانک پیر	شبد لکھاویں تلسی دھیر
شبد ہی بستر شبد ہی چیر	شبد ہی ماکھن شبد ہی کھیر
شبد شاہ اور شبد وزیر	راد ہا سوامی کہیں سمجھ میر

اس قول سے ثابت ہوا کہ شبد کال بھی شبد آپ ہیں اور کال
میں مرتی کیا جو اسی سے ہم کو کال ادھار رستے ہیں

مہاست سنگ

صفحہ ۲۲۳

کال مقام دیا انت کا نشن کہا یا　　اننت نام ست پرش کا بھید بتایا

کُل جتنے سنسار کے سبھی کال کے جان ۔ ست نام ست پُرش مت یہ دیال پہچان

(کال کا روپ تو آپ ہو)+

پورے گورو کی پہچان

صفحہ ۲۳۵

گورو سوئی جو شبد سنیہی ۔ شبد بنا دوسر نہیں سیئی
شبد کماوے سو گورو پورا ۔ ان چرنن کی ہو جا دھورا
اور پہچان کرد مت کوئی ۔ الکش الکش نہ دیکھو سوئی

(اور پہچان کریں تو آپ کی قلعی کھل جاوسے)+

پہچان پرمارتھی کی

وشیوں سے جو رہے اُداسا ۔ پرمارتھ کے جامن آسا
دھن سنتان پریت نہیں جاکی ۔ جگت پدارتھ چاہ نہ تاکے
تن اندری آشکت نہ ہوئی ۔ نیند بھوک آلس جن کھوئی
سادھو فقیر ملے جو کوئی ۔ سیوا کرے کرے دل جوئی
بیش نشٹھا نہ پرتی وہارے ۔ لے پرشادی چرن پکھارے
نہیں کوئی جاکی دیکھیں ۔ آپ کہے ست گورو تس مندیر
ست پرتی درشن بشن کی پیکھے ۔ روپ انوپ چیت میں دیکھے
جو پرمارتھ پرشادی لیوے ۔ مان سبھی تج تن من دیوے
سیوا کرتن من دھن اپیکھے ۔ ست پُرش تم ست گورو پیکھے

آرت سیوا انت ہی کرے — کام کرودھ مد چت ہرے
چرن دباوے پنکھا پھیریے — چکی پیسے پانی بھرے
موری دھو جھاڑو کو دباوے — کھود کھدانا مٹی لاوے
ہاتھ دہلا دانتن کرداوے — کاٹ پیڑسے دانتن لاوے
بٹنا مل اسنان کرادئیے — انگ پچھائیے دھوتی پہناوییے
دھوتی دھوئیے انگوچھا دھوئیے — کنگھا کرسے بال بل کھووے
بستر بہناوے تاک لگاوے — کرسے رسوئی بھوگ دھراوئیے
جل اچواوے حقہ بھرے — پلنگ بچھاویے بنتی کرے
پیکدان لے پیک کرادئیے — پھر سب پایہ آپ پی جاوے
نانا بدھی کی سیوا کرے — نیچ اونچ جو جو آپڑئیے
کوئی ٹہل میں آر نہ لاوے — جو گورو کہیں سو کار کمادئیے"

(بیشک آپ کا کام ایسے ہی پرمارتھی سے نکل سکتا ہے کونڈ پنتھ میں تلاش کرو بہت ملجائیں گے)۔

اُپدیش ست گورو بھگتی کا

صفحہ ۲۸۹

بن گورو اور نہ پوجو کوئی — درشن کر گورو پد نت سبھی
گورو پوجا میں سب کی پُوجا — جیس سمدر سب ندی سماجا
دیبی دیوا الیش مہنتا — سورج ششیش اور گورو گنتیا
برہم اور پار برہم ست ناما — تین لوگ اور چوتھا دھاما

گورو سیوا ہیں سب کی سیوا
رنچک بھرم نہ مانو بھیوا
تاتے بار بار سمجھاوں . . .
گورو کی بھگتی چھن چھن گاوں
گورو مہماں میں کہاں لگ گاوں
گورو سمان کوئی اور نہ پاوں
گورو پرسن ہوئیں جا اوپر
وہی جیو ہے سب کے اوپر
گورو راضی تو کرتا راضی
کرم کال کی چلے نہ بازی
گورو پرسن اور سب روٹھے
تو بھی اس کا روم نہ ٹوٹے
اوروں کو پرسن جو کرتا
گورو سے وردہ گھات جو رکھتا
گورو کی نندیا سے نہیں ڈرتا
گورو کو مانش روپ سمجھتا
سونر کی جانو آپ گھاتی
اس سنگ دوت کریں اتپاتی
یاتے سمجھو بوجھو بھائی
گورو کو پرسن کرو بنائی

نوٹ :- آپ کو پرسن وہ کرے جو لوک لاج اور شرم حیا کو جواب دیدے ؛

صفحہ ۳۰۵

گورو کی کر ہر دم پوجا
گورو سمان کوئی دیو نہ دوجا
گورو چرن سیونت کریئے
تن من گورو آگے دھریئے
گورو درشن کرو آنکھن سے
گورو بچن سنو سرون سے
گورو برہم روپ دھر آئے
گورو پار برہم گت گائے
گورو روپ دھرا راد ہا سوامی
گورو سے بڑھ نہیں انامی

نوٹ :- گورو روپ بھی کیا اوبھت ہے تن من آگے دھرا کر نہ جانے دیال جی کیا کرینگے ؛

اُپدیش گورو

صفحہ ۳۲۴

چیتو میرے پیارے تیری بھلی کی کہوں	گورو چرنامرت پی تیری بھلے کی کہوں۔
گورو پرشادی کھاو تیرے بھلے کی کہوں	گورو آرتی کرے تیرے بھلے کی کہوں
تن من بھینٹ چڑھاؤ " "	بچن گورو کے مان " " "
گورو کو کر پرنّن " "	گورو سوروپ دھر دھیان " "
گورو ہی کا جپ نام " "	تیرتھ گورو کے چرن " " "
گورو کی سیوا برت " "	بڈّیا گورو اُپدیش " " "
اور ودیا پاکھنڈ " "	جو گورو کہیں سو مان " " "
مارگ گیان نہ دہار " "	وقت گورو کو مان " " "
رادھا سوامی نام دھیاؤ " " "	. . . .

بھید کال و دیال مت

صفحہ ۴۳۰

کال مت جگ میں پھیلا کھائی	دیال مت بھید نہ کاہو پائی
بید پُران شاستر اور سمرت	ان سب اوندھا مارگ آئی
برہما وشنو مہادیو شکتی	دس اوتار جال پھیلائی
گیانی جوگی اور سنیاسی	برہمچاری تپسی بھرمائی۔
کیا کہوں سارا جگ بھولا	کوئی برلے سنت جنائی

پنڈت بھیکھ ٹیک میں بھولے	سب بھوو ہار بھالی۔
صاحب کبیر اور تلسی صاحب	دیال سنتا ان آن چلائی۔
رادھا سوامی کھول سنائی	میں بھی ان سنگ میل ملائی
اک پرش عجائب پایا	کوئی کرم نہ اس کا گایا۔
بن سنت ہاتھ نہیں آیا۔	رشی منی سب دھوکھا کھایا
کیا ویاس وشسٹ بھلایا	کیا شیش مہیش بھرمایا۔
پاراسر جوگی نارد	شرنگی رشی غوطہ کھایا
ہم کہیں کہیں سمجھایا۔	پرتیت نہ کوئی لایا
سنتن یہہ بھاش سنایا۔	کوئی گورمکھ بوجھ بجھایا
گھٹ گھٹ میں کال سمایا	سمرت سمرت جال بچھایا
شٹ شاستر بدھی چلایا	اندھے مل دھول اڑایا
کچھ ہاتھ نہ ان کے آیا	بن ست گورو جھٹکا کھایا۔

نوٹ:۔ سب کی نندا کرنا آپ کا اور آپ کے مرشدوں کا وطیرہ چلا آیا ہے +

صفحہ ۴۳۴

رادھا سرت ملی جب من کو۔ آگئے کا گورو ملا نہ اسکو	وہی کرشن پہنچا دس دوار
سنت دھام ان بھید نہ پایا	رہا کال کے جار
تاتے سنتن برن سنایا	کال ہوا یہہ کرشن مرار
تاتے ست گورو کہت جنائی	کرشن کال دو ایک بچار
رادھا سوامی کہت بجھائی	چھوڑو کرشن دوار
	تیاگو کرشن لبار

یہی حال تم رام بچارو
رام کرشن دو او جگ میں آئے
سنت سنا انہوں نہیں جانا۔
راد ہا سوامی کہہ سمجھاویں
دس اوتار کال کے جانو
سنت سیت اور گورو پرشادی
ایسے مورکھ بھٹکا کھا ویں
مایا جال بچھایا بھاری
دس اوتار جتی اور جوگی
سنت منتے کی سار نہ جانیں
ست گورو بن سب دھوکھا کھاویں

دونوں ہیں اک تار
کال بھرے اقتار
رہے کال کے گار
کرشن رام دونوں تج ڈار
سب ہی سے تم گہو کنار
چرنامرت کو دوش لگائی
تم ان سنگ کرو مت بھتائی
رشی منی سب دھر دھر کھائی
پنڈت گیانی رہے پچھتائی۔
کال منتے ہیں اودھی تنائی
تیج گھر اپنے کوئی نہ جائی

نوٹ۔ جو شخص کرم دھرم سے ہین۔ ودیا سے بے بہرہ ہو کر رام کرشن جیسے یوگی مہاتما ست پُرشوں کو کال کا اوتار اور لبار (جھوٹا) بتلاوے۔ اُس شخص کے سے جھوٹا اور پاگل ہونے میں کس کو شک ہو سکتا ہے +

مایا سمباد

صفحہ ۷۰۴

کال پڑا جیون کے پاچھے
شٹ شاستر اور چاروں بیدا
بانی اپنی شدھ ی بنائی۔
سنگ پنڈت جس نے کینا

دودھ چھپائے پلادی چھاچھے
یہہ سنتن نے کیئے نشید ھا
مورکھ ان سے بدھی ملائی
(بدھی ہری بھئے کال ادھینا)

کال دوت تم ان کو جانو — اُن کی بات ذرا مت مانو۔
سنتن کا مت اُن سے نیارا — گورو پورے سنگ کرو بچارا
اور متے سب کال پسارے — ہندو مسلمان سب سارے
جینی اور انگریز بچارے — عیسٰے پارسناتھ پکارے
وہ عیسیٰ کو بیٹا مانیں — وہ تی تھنکر اُن کو جانیں
ترلوکی کا ناتھ جو کہئے — عیسیٰ اُن کا بیٹا سہئے
پدزبان کہیں ہیں جینی — ان کے مت کی سب ہم چینی
رام برہم ہندو کر بولے — اللہ خدا مسلمان تولے
خود خدائی کا مرم نہ جانا — رام برہم کا باپ چھپانا۔
سب وویا اور کرما دھرما — دور بھاؤ یہہ سب برما

نوٹ:۔ کال کا گہرا رشتہ تو آپ کے ساتھ ہے۔کیونکہ وہ بھی ست لوک سے آپ کے ساتھ آیا ہے۔سو آپ کو مبارک رہے +

دوھا یہہ کرنی کا بھید ہے ناہیں بدھی بچار + بدھی چھوڑ کرنی کرو تو پاؤ۔کچھ سار +

ہے بدیا توبڑی ابدیا — سنتن کی تین قدر نہ جانی
سنت پریم کے سندھ بھرے ہیں — تین اُلٹی بدھی کیچڑ سانی
بدیا پڑھ پڑھ بہت بچے ہیں — پریم بنا کچھ ہاتھ نہ آنی
بدیا چھوڑ کرو یہہ کرنی — تو پاوو سنت نام نشانی
سنت متا بدیا سے نیارا — بدیا ٹھگنی جیو ٹھگانی۔
بدیا کے بل رہیں ابھمانی — سنتن سے ان پریت نہ ٹھانی
تاتے بدیا سبھی بھلا دو — سنت سرن پکڑو اب آنی

بے بدیا کے جو نر پریمی ‖ سو سنتن کے سنگ پٹھانی
سنت نہ بدیا پڑھتے کوئی ‖ ان کے انبھو سمند سمانی۔

نوٹ :۔ دیال جی کو ودیا سے بڑی چڑ ہے۔ جو سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ خود علوم حقیقی سے محروم تھے *

بسنت و ہولی

صفحہ ۸۵۸

آؤ ری سکھی جڑ ہولی گاویں ‖ کر کر آرت پرش مناویں
تن من کم کم بھر بھر ماریں ‖ چھڑک رنگ رادھا سوامی رجھاویں
لال گلال بستر پہناویں ‖ دیکھ دیکھ رنگ روپ نہاریں
سرت ابیر تھال بھر لاویں ‖ نینن کی پچکار چھڑاویں
رادھا سوامی اپنے ہٹی بیچ دہاریں ‖ ان سنگ نندن پریم بڑھاویں
دھرن گگن بیچ دھوم مچاویں ‖ رادھا سوامی اب ایسی ہولی کھلاویں
چاند سوریہ دوو کھینچ ملاویں ‖ سکھمن ندیان رنگ بہاویں۔
سُرت چنریا رنگ رنگاویں۔ ‖ بھیجت زت کھوج درشن پاویں
دل بادل اب ادہک سہاویں ‖ لال لال چھون دس گھر آویں
رنگ بھرے رنگ برساویں ‖ اچرج لیلا آن دکھاویں۔
اس ہولی کہو کون کھلاویں ‖ رادھا سوامی بھید بتاویں

نوٹ :۔ آپ کا بھید بھلا اور کون جان سکتا ہے اور نہ ایسی ہولی کوئی گورو کھیل سکتا ہے *

سیوا بانی

صفحہ ۹۷

سوامی اُٹھے اور بیٹھو بھجن میں
پھر بھر حقہ دھر دیا آگے
کیا چرنامرت لئی پرشادی
سوٹے دھری تب گئی وشاگو
چوکی بچھا میں نے گدی بچھائی
داتن کرمنجن کروائی
کلّی دئی سوامی کل میرا اُدھرا
ٹبنا تن مل میل گنوائی
تیل ملا اور چمک بڑھائی
مان سرو در جل بھر مائی
کراشنان لوپنچھہ انگ لینا
کنگھا کیا سوامی بال سدہارے
دھوتی بدلی پہنے بستر
حقہ بھر پر داسی لائی
حقہ حق حق بولی بولا
کلی کلی من چیت کہلانی
ست سنگ میں آئے کیا اُپدیشا

گر گر دھیان مگن ہوئے من میں
ست آئے درشن لاگے
ہار چڑہا کر بندگی سادھی
پھر آئے جب ٹال بلا کو
سوامی بٹھائیں تنے ہاتھ دہلائی
مُکھ کیا شدھ اور دانت صفائی
جسم سُپھل اور تن من سدھرا
باٹ کھلی اور سُرت چڑھ ہائی
سو بھار ادہا سوامی اد کی سہائی
تب رادہا سوامی اشنان کرائی
مگن ہوئی میں جس حل بینا
گیا جنجال موہ مدھارے
ست سنگی سب اب ہوئے استھرا
رادہا سوامی ڈہنگ بیٹھ بلائی
چلم الم کھوئیے سا کھدر کھدلا
نئی نئی سوبھا آن سمائی
بچن کہے دیا اگم سندیشا

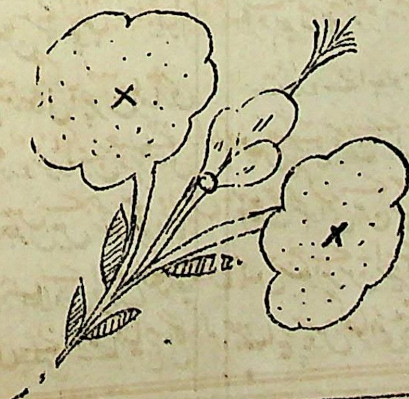
پھر بھوجن کر بیڑی کھائی
سیت پرشاد سبھی لے لینا
اپنے کمنڈل جل بھر لائی
سیج بچھائی سوامی لوڑھے
چرنن سیوا کرے نہائی
جاگے سوامی درشن پائے
سیوا کا برنن سب کینا
جو گاویں یہہ سیوا بانی
رادھاسوامی سیوا گائی
بڑ بھاگی جو سیوا کرتے
چوتھا برتن کیا اچنبھی
نور پرش کا اُدہت جاگا
چوکا کینا دسویں دوارا
چولہا دھویا شیام کنج میں
تین گنن کا پوتا مارا
ہوئی صفائی اچرج بھاری
ست گورو سیوا میں رہو لاگی
رات جگوں میں سنکر کھڑکا
ہاتھ دھلاؤں دیوں انگوچھا
بھاؤ بھگتی سے بینجن کرتی

بانٹی بیڑی کہنیا بھائی
جنم جنم کے پاتک چھینیا
اور سوامی کو حیا پلائی
چرنن سیوا میں چت جوڑے
درلبھ سیوا یہہ ہم پائی
بھاگ اپنا لیا جگا یے
گاوے سنے ہوئی من لینا
سو پاویں ست لوک نشانی
سُرت شبد مارگ تب پائی
پریت سہت سوامی سنگ رہتے
صفا کیا من اپنا ہم بھی
تیج پرچنڈ تم سب بھاگا
پانچوں باسن مانج سنوارا
جوت جگائی سہس کنول میں
کرم بھرم کا کوڑا مارا
ست گورو نے اب موہی سمہاری
چھن چھن چرن کنول میں لاگی
اُلٹت سوامی من میرا چھڑکا
اس سیوا پر من میرا لوچا
تھال پروس سوامی ڈھنگ دھرتی

جب رادھاسوامی نے بھوگ لگایا
گراس دیا پرشادی کا جب ہی
رادھاسوامی رادھاسوامی چھن چھن گایا
ہٹی پرشادی سکھ بھیا بھاری
کرمنڈل سے جل اچوایا۔
چرن پکھاروں جاگوں رینا۔
اُٹھکر درشن چھین چھین کرتی
بھوگ دھرے رادھاسوامی آگے
گگن سکھر پر بجتا ہے نگارا
کال کرم کو کھا گئے چھن میں
ایسا بھوگ لگا نہیں کبھی

مگن ہوا من اتی سکھ پایا
گھٹ کے پردے کھل گئے تب ہی
پھر ست سنگی سب مل پایا
پھر پانی کی بھر لائی جھاری
پلنگ بچھا سوامی پوڑھایا۔
پھر اُٹھیں سوامی تب پاؤں چینا
چرنامرت پرسادی لیتی۔
لینے ہی چھن امین رس پاگئے
بھوگ لگایا رادھاسوامی سارا
جگی نام دھر آیا پانی مین
رادھاسوامی کھا گئے سب کو ابھی

نوٹ :- اس بانی سے کال گورو کی دان چریا (لقمہ یم اوقات) کا بھلے پر کار حال معلوم ہو سکتا ہے +



بچن ۴

سار بچن رادھا سوامی (نثر)

اس کتاب کے شروع میں ہی حسب ذیل عبارت ہے جس سے یہہ پایا جاتا ہے۔ کہ یہہ تمام بچن لالہ شب دیال سنگھ جی کی زبان مُبارک سے نکلے ہوئے ہیں۔

"بچن حضوری جو کہ مہاراج پرم پُرش پُورن دھنی رادھا سوامی صاحب نے زبان مبارک سے وقت ست سنگ کے فرمائے اور جن میں سے تھوڑے سے واسطے ہدایت کے ست سنگیوں کے لکھے گئے"

بچن ۶ برہما کو جب کبیر صاحب نے سمجھایا اور اس کو شوق ہوا کہ ست پُرش کا کھوج کروں گا۔ پر کال نے بہکا دیا۔ پھر جیو کی کیا طاقت کہ بنا مہر ست گورو کے ست پُرش کا کھوج کر سکے +

نوٹ۔ کہاں برہما جی سرشٹی کے آدی میں اور کہاں کبیر کلیگ میں اور پھر چاروں ویدوں کے گیانی برہما جی کو جاہل بے علم کبیر کا سمجھانا۔ اس کو دیال جی کی موج نہ کہیں تو کیا کہیں +

بچن ۷ "فرمایا کہ پرچہ لینے والا کوئی بھگت ہووے۔ تو پرچہ ملے اِس قدر بھگتی کسی کی نہیں ہے جو پرچہ دیویں۔ یہہ جو تم کر رہے ہو۔ یہ نقل ہے سو چنتا کی بات نہیں ہے اب کے ایسی ہی موج ہے۔ ایسے ہی سب کو تارینگے

نوٹ۔ کسی نے سوال کیا ہوگا۔ کہ ہمیں پرچہ دکھاؤ۔ تب مانیں اُس کا

یہہ اُتر ہے +

بچن ۱۹ - مُکھ گورد بھگتی ہے جب تک یہ نہیں ہوگی کچھ نہیں ہوگا جیسے ہوسکے گور بھگتی پوری اور سچی کرنا ضروری ہے +

بچن ۲۰ - جیو کو سنتوں کے سنگ کا ادھکار ہی نہیں ہے - کچھ کال ست سنگ کرے تو ادھکاری یہاں کے بیٹھنے کا ہووے - اور بہیتر اسمجھاو - پر اپنی بدھی کی چترائی پیش کئے بنا مانتا ہی نہیں ہے - اور یہاں بدھی کا کام ہی نہیں ہے یہہ مارگ تو پریم کا ہے - سو پریم بنا ست سنگ کیسے آوے - اور ست سنگ میں کال لگنے نہیں دیتا ہے - پھر جیو بھی لاچار ہے - اس کا بس نہیں ہے +

لفظ ۲۰ :- معلوم ہوتا ہے کہ کسی شخص نے دلیل کی ہوگی جس کا جواب یہہ ہے کہ بدھی کو کام میں نہ لاوے اندھا دُھند گورو جی کی سیوا کرے +

بچن ۲۱ - سنتوں سے ایسی پریت کرنی چاہئے - جیسے جل مچھلی کی پریت ہے ایسی پریت بنے سنتوں سے کرے تو وہ اُن کا پیارا ہے - اور وہی جگت سے نیارا ہوا +

بچن ۲۴ - جیسے آج کل کے جیوؤں کی پریت برت اور تیرتھ اور مورت میں ہے - اُس کا چوتھا حصہ بھی ست گورو کے چرنوں میں نہیں - اس سبب سے اِن کے انتر میں بھی کچھ نہیں دھستا ہے - سُنیں تو اُوپر سے اور درشن کریں تو اوپر سے - نام لیں تو اُوپر سے - جو ست گورو پورے ملیں تو سب دوارن سے اندر میں دھساویں - بنا ست گورو کے کسی کی طاقت نہیں جو انتر میں دھساوسے +

لفظ ۲۴ - گورو جی کسی کے انتر کیا دھساویں گے - جن کے اپنا بھی انتر

کھو کھلا پڑا ہے +

بچن ۲۵ - جب تک اپنے وقت کے پورے گورو کی ٹیک نہ باندھو گے کبھی چوراسی سے نہیں بچو گے - جو پچھلے سنتوں کے گھر کے ہو اور سنتوں کی ٹیک رکھتے ہو اور اپنے وقت کے پورے ست گورو پر بھاؤ نہیں ہے - اور اُن کا بچن نہیں مانتے ہو - تو بھی چوراسی سے نہیں بچو گے کیونکہ پچھلے جو سنت ہو گئے ہیں اُن کا بھی یہی حکم ہے کہ وقت کے پورے ست گورو کی سرن لو - تو کارج ہو گا +

لوٹ - یہہ بچن کبیر آدی سنتوں کے چیلوں کو اپنے پیچھے لگانے کیواسطے ہے

بچن ۲۷ - جو کچھ ہم کہتے ہیں اور سُناتے ہیں - بموجب جیوؤں کے ادھکار کے ہے - اس وقت کوئی پورا ادھکاری نظر نہیں پڑتا ہے - جو بڑے پرمارتھی کہلاتے ہیں وہ سینکڑوں چیلے کرتے ہیں - اور چاہے گرستی ہو - چاہے بھیکھ بچار مالا پڑھا کر گیانی بنا دیتے ہیں سو ایسے گورو اور چیلے دونو بھرم میں پڑے ہیں اُنکو سوائے اہنکار کے اور کچھ حاصل نہ ہو گا - اور جو گورو نانک کے گھر میں ہیں اُن کا یہہ حال ہے کہ گرنتھ صاحب کو پوٹ باندھ کر رکھ لیا ہے اور آرتی اُتارتے ہیں اور ڈنڈوتیں کرتے ہیں - اور بہت روز تک ایسا کیا - پر گرنتھ میں سے یہہ آواز نہیں آئی کہ نام چیت آدے - اور سکھی رہو - اور یہہ نہیں خیال کرتے ہیں کہ گرنتھ صاحب میں ست گورو سنت کی مہما ہے اُن کا بھی کھوج کرنا چاہیئے یا نہیں اور جو بچن گورو نے اس وقت کے واسطے فرمایا ہے اُس کو نہیں مانتے - ذرا پہلے بچارو کہ جب گورو نانک پرگھٹ ہوئے - تب گرنتھ کہاں تھا اور اُنہوں نے اپنے ہی بچن سے جیوؤں کو سمجھایا ہو گا - اِس سے یہہ ظاہر ہے - کہ گرنتھ کی طاقت نہیں ہے کہ سنت بنا دیوے - اور سنت گرنتھ کے آسرے نہیں ہیں اور سنتوں کو طاقت

ہے کہ سنت بنا دیویں۔ اور جب چاہیں گرنتھ رچ لیویں۔ اور بہت سے ایسے ہیں۔ کہ جنہوں نے سو سو بار پاٹھ کیا۔ پھر یہہ خیال میں نہ آیا۔ کہ گرنتھ میں کیا بچن لکھا ہے۔ ایسے پاٹھ کرنے سے کچھ کام نہ ہوگا۔ سنت ست گورو کا کھوجنا لازم ہے۔ کہ جو سب بھرم کو مٹا دیویں +

نوٹ:- نانک پنتھیوں کے گرنتھ کا کھنڈن کرنیوالے نہ صرف آپ نے اُدھٹ پٹانگ گرنتھ بنا کر چھوڑ گئے۔ بلکہ قبر پرستی۔ کھڑاؤں پرستی۔ فوٹو پرستی۔ وغیرہ کی بنیاد ڈال گئے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ پستک کے آگے سر گرانا اور آرتی اُتارنا فضول ہے لیکن اگر انصاف نظر سے لالہ شب دیال سنگھ جی کی شخصیت اور اُن کی بانی کا گورو نانک آدک سنتوں سے مقابلہ کیا جاوے۔ تو دیال جی نہ صرف سنت کہلانے کے ناقابل ثابت ہونگے۔ بلکہ پورے نانک کی پدوی دیئے جانے کے مستحق ٹھیرینگے +

بچن ۱۸۱- "وہ جو پار برہم پرماتما ہے۔ سو سب جیووں کے پاس موجود ہے پر سنسار روپی بھوساگر سے کسی کو نکال نہیں سکتا ہے۔ بجائے نکالنے کے روز بروز پھنساتا جاتا ہے"

"اور جب وہی پار برہم پرماتما ست گورو روپ رکھ کر اُپدیش کرتا ہے۔ تو وہ سنسار کے بندھنوں سے جیو کو چھوڑا سکتا ہے" پھر لوگ ایسے اندھے ہیں کہ **اس سروپ** کو جو اُدھار کرنے والا ہے نہیں پکڑتے۔ اور غائب کا دھیان کرتے ہیں +

نوٹ:- اس سروپ میں کوئی الکشن ہو تو دھیان کریں +

"سو وہ دھیان اُن کا قبول نہیں ہوتا۔ کیونکہ مالک نے یہ قاعدہ مقرر

کردیا ہے۔ کہ جو ست گورو دوارے مجھہ سے ملے گا۔ اُس سے میں ملونگا نگرؔی
کو میرے دربار میں دخل نہیں ہے"۔ (نوٹ :- جو خود ہی نِگُرُوے ہونے کا دعوے
کرے) اب جو کوئی یہہ کہے کہ جیو سنتوں کا بچن کیوں نہیں مانتے ہیں۔ سو سبب
اُس کا یہہ ہے۔ کہ خوف اور شوق نہیں ہے +

نوٹ :- خوف اور شوق خود ہی کیوں نہ دلایا +

بچن ۲۳۲۔ آج کل کے گورو چیلا تو کر لیتے ہیں۔ اور پتھر پانی میں جیو کو لگا
دیتے ہیں۔ چاہیے تو یہہ تھا کہ اپنے سے پریت کراتے سو وہ کیا کریں۔ اُنہوں نے
آپ گورو سے پریت کری ہوتی۔ تو وہ بھی اپنی پریت کراتے۔ ایسے جو گورو ہیں
اُن کا نام گورو نہیں ہو سکتا ہے"

نوٹ واہ کیا کہنے ہیں۔ اس حساب سے تو سچے گورو تو سنسار میں یا آپ
ہیں۔ یا ولبھی گوسائیں۔ کیونکہ وہ بھی اپنے آپ سے پریت کرانے اور آپ کی طرح
تن من دھن ارپن کرانے میں آپ سے کسی حالت میں کم نہیں ہیں +

بچن ۲۳۳۔ .... اور آج کل کے لوگوں کا یہہ دستور
ہے کہ نام کا سمرن گھر بیٹھے کیا کرتے ہیں اور گورو سے کچھ مطلب نہیں۔ سو ایسے
لوگ دونوں سے خالی رہیں گے۔ نہ گورو ہی ملا اور نہ نام ہی ملے کیونکہ نام
گورو کے اختیار میں ہے سو گورو سے پریت نہیں کری۔ پھر نام کیسے ملے"

نوٹ :- ممکن تھا کہ بہت سے چیلے اپنی محنت کے گھمنڈ میں رہتے اور
اور سُرت شبد کا سادھن کرنا ہی اپنا دھرم سمجھتے۔ ایسی حالت میں گورو جی کو کون
پوچھتا۔ اسواسطے گورو جی کو ہدایت کرنی پڑی۔ کہ نام جسکا تم نے سمرن کرنا ہے۔
وہ تو گورو جی کے اختیار میں ہے۔ اسلئے گورو کی [illegible]

بچن ۳۹ - برہما سے آدلے کر جتنے دیوتا ہیں - اور رام اور کرشن سے آدلے کر جتنے اوتار ہوئے ہیں - ان سب کا درجہ سنتوں سے نیچا ہے - اور سنتوں کا درجہ سب سے اونچا ہے - یہہ سب کا مدار اور وزیر ہیں اور سنت بادشاہ ہیں +

لوٹ واہ اپنے منہ میاں مٹھو +

بچن ۴۰ - کرمی اور شرعی اور گیانی کبھی سنتوں کے بچن کو نہیں مانینگے یہہ سنساری چاہ والے اور بدھی کے بلاس والے ہیں اُن کو سنتوں کے ست سنگ میں آنا بھی مناسب نہیں ہے - اور نرِملے سنیاسی گیانی - ویدانتی نہنگ اور مورت تیرتھ - برت والے اور جو وید - شاستر پران قرآن کے قیدی ہیں - اور پرمارتھ کا درد نہیں رکھتے - وے سب اسی طرح لوگوں میں سے ہیں - ان سے سنتوں کو سوائے تکلیف کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا - کیونکہ ان کو کھوج ست گورو کا نہیں ہے - صرف ٹیکی ہیں +

لوٹ - آپ کا کام تو بدھی اور ودیا ہین لوگوں سے ہی نکل سکتا ہے +

بچن ۴۱ - اس کلیگ میں تین باتوں سے جیو کا اُدّھار ہوگا ایک ست گورو پورے کی سرن دوسرے سادھ سنگ اور تیسرے نام کا سمرن اور سرون اور باقی سب جھگڑے کی باتیں ہیں اس وقت میں سوائے ان تین باتوں کے اور کاموں میں جیو کا اکاج ہوتا ہے +

لوٹ - گورو اور سادھ بھی آپ جیسے اور رادھا سوامی جیسا بے معنی نام +

بچن ۴۲ زندگی وہی سپھل ہے - جو ست گورو سیوا اور مالک کے بھجن میں لگے - اور دھن وہی سپھل ہے جو سنت ست گورو اور سادھ کی سیوا

میں خرچ ہووے - اور لڑکے بالے . . . . . کنبی اس کے وہی ہیں - جو
پرمارتھ میں سنگ دائیں +

نوٹ :- آپ کو تو اپنی بھینٹ اور سیوا سے مطلب ہے +

بچن ۶۴ - وید سے آدی کر جتنے شاستر ہیں اور شٹ درشن اور چندرائن
سے آدی کر جتنے برت ہیں - اور جتنا پسارا اس لوک کا ہے سب ناش ہو نگے
ایک سنت اور سیوک بچیں گے + ...

نوٹ :- وید شاستر آدی تو کروڑوں برسوں سے ویسے کے ویسے
وردمان ہیں لیکن آج آپ کا پتہ بھی نہیں چلتا +

بچن ۶۵ - پنڈت اور بھیش سے جیو کا اُدہار نہیں ہو گا - جب تک سنت
دیال نہیں ملیں گے اور کسی سے اس جیو کا اُدہار نہیں ہوگا - سو جہاں تک بنے
ایسے سنت دیال کا کھوج کرکے اُن کی سرن پڑے - تو ایک ہی جنم میں اُدہار
ہے +

نوٹ :- آپ کے مت میں تو ایک جنم آپ کی بھگتی کے واسطے ہی چاہئے
.. کیونکہ آپ نے ہی تو فرمایا ہے " ایک جنم گرو بھگتی جنم دوسرے نام +

بچن ۶۶ - جو سنت گرہستھ میں رہتے ہیں - انسے بہت سے جیو پار ہوتے ہیں
اور جو بھیش میں ہوتے ہیں - اُن سے اودہار کسی کا نہیں ہوتا - پر جو سنت دیال
ہیں - وہ گرہست ہی میں رہتے ہیں +

نوٹ :- خود گرہستی تھے نہ اس واسطے +

بچن ۶۷ - بعضے جیو ست گورو سے کہتے ہیں - کہ جو تم ست گورو پورے
ہو تو ہم ایک تنکا توڑ دیں - تم جوڑ دو - سو ست گرو فرماتے ہیں - کہ جس کو تم نے

برہم مانا ہے اُس سے تنکا اُلٹا ہوا جوڑ داؤ۔ جو وہ جوڑ دیگا۔ تو ہم بھی جوڑ دیں گے کیونکہ ست گورو اور برہم ایک ہیں پر برہم کی طاقت نہیں ہے۔ کہ لوٹا ہوا تنکا جوڑ دیوے۔ یا مُردے کو جلا دیوے +

بچن ۸۰۔ مُرید نام مُردے کا ہے۔ کہ جس طرح گورو کہیں۔ اُسی طرح کرے اپنی عقل کو پیش نہ کرے۔ سو جب تک یہہ حالت نہ آوے۔ تب تک اپنے کو زندہ اور سنساری جانے۔ اور مُردہ نہ مانے۔ پر محنت کرے جائے۔ اور بچن مانے یعنی ست گورو کی سیوا اور ست سنگ اور بھجن کرتا رہے۔ اور اُن کے چرنوں میں پریت اور پرتیت بڑھاتا رہے ایک دن مُرید ہو جاوے گا +

لفٹ۔ بیشک آپ کے مُرید بنکر مُردہ سمان ہی انسان ہو جاتا ہے +

بچن ۸۲۔ جب تک سنتوں کے حکم کے موافق کرم نہیں کریگا۔ من نرمل نہیں ہوگا اور جب تک ست گورو اور شبد کی اُپاسنا نہیں کرے گا۔ چت نشچل نہیں ہوگا۔ جب یہہ دو درجے بھلے پرکار کما لے گا۔ تب گیان کا ادھکاری ہوگا جب گیان ہوا تب آورن دور ہو جاوے گا۔ آج کل کے گیانیوں کا یہہ حال ہے۔ کہ اُن کو اس بات کی خبر بھی نہیں۔ کہ ہمارا من نرمل اور چت نشچل ہوا ہے۔ یا نہیں پوتھیاں پڑھ کر گیانی ہو گئے اور جو اُن کے پاس جاتا ہے۔ اس کو گیان کا اُپدیش کرتے ہیں۔ یہہ نہیں جانتے۔ کہ اس کل یُگ میں کوئی جیو گیان کا ادھکاری نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ وے اندھے ہیں۔ آپ چوراسی جاویں گے۔ اور جو اُن کے قابو میں آوے گا اس کو بھی لے جاوینگے۔ جس کو چوراسی سے بچنا ہووے۔ وہ سنتوں کا بچن مانے اور اپنی نردیہی کو سپھل کرلے۔ کیونکہ مشکل سے ہاتھ آئی ہے۔ اس کو برتھا نہیں کھونا چاہیئے۔ اور جو نہیں مانے تو اختیار ہے

نوٹ - آپ کو تو اپنی سیوا کرلینے سے مطلب ہے آپ کی اُپا سنا سے تو رہا سہا گیان بھی جاتا رہے گا - لوگوں کو مور کھ رکھنے سے ہی آپ کا کام بن سکتا ہے +

بچن ۹۱ - جو اپنے وقت کے ست گورو کے حکم کے بموجب کرم اور اپاسنا کرے گا اُس کو کچھ فائدہ ہوگا - اور جو پنڈتوں کے بہکانے میں آکر بید پڑان کے کرم کریگا اس کا بگاڑ ہوگا :-

نوٹ پنڈتوں کا بہکایا ہوا اور انہیں تو کچھ ودیا ہی حاصل کرے گا لیکن آپ کا بہکایا ہوا نہ گھر کا رہتا ہے نہ گھاٹ کا +

بچن ۹۲ - گورو کی پوجا گویا مالک کی پوجا ہے - کیونکہ مالک آپ کہتا ہے - کہ جو گورو دوارے مجھ کو پوجیگا - اُس کی پوجا قبول کردوں گا اور جو گورو کو چھوڑ کر اور اور پوجا کرتے ہیں - اُن سے میں نہیں ملونگا - . . . .

نوٹ :- دیال جی کو اپنے مطلب کی خوب سوجھتی ہے +

وہ "جو کوئی یہہ کہے - کہ گورو کی پہچان بتاؤ - تو ہم کو یقین آوے - تب ہم گورو کی پوجا کریں تو اُس سے یہ سوال ہے کہ تم جو مالک کی پوجا کرتے ہو - اُس کی پہچان بتاؤ کہ تم نے اُس کی پہچان کیسے کری ہے - جو مالک کی پہچان ہے وہی گورو کی پہچان ہے - کیونکہ ہری اور گورو ایک ہی ہیں - ان میں بھید نہیں ہے - ہری کی پوجا کرنے سے ہری نہیں ملیگا اور ست گورو کی پوجا اور سیوا کرنے سے ہری مل جاوے گا اتیادی +

نوٹ - اس سے بڑھ کر کفر کیا ہوگا +

بچن ۱۰۲ - سنتوں کے مت میں مالک اور جیو کا انس - انسی بھاو مانا جاتا ہے - اور ویدانتی کیول برہم ہی مانتے ہیں - جیو کو کچھ بھی نہیں مانتے +

بچن ۱۰۶ - جیسے پپیہا سوانت کی بوند کے واسطے تڑپتا ہے اور مالک اُس کی تڑپ کو سُنکر میگھ کو حکم دیتا ہے۔ کہ اب جاکر برسو اور اُس کی تڑپ کو بجھاؤ تب میگھ آن کر برستے ہیں۔ اسی طرح سے جو نام روپی امرت کی پیاس رکھتے ہیں اور اُس کی پراپتی کے واسطے تڑپ رہے ہیں اُن کی تڑپ کو سُن کر مالک انترجامی ست گورو کو حکم دیتا ہے کہ تم جاکر اُن جیووں کی تڑپ کو امرت روپی بچنوں سے بجھاؤ۔ تب ست گورو پرگھٹ ہوتے ہیں۔ اور امرت روپی بچن سنا کر جیووں کی تڑپ کو بجھاتے ہیں مالک آپ اُن کی آگ کو نہیں بجھا سکتا۔ اس سے ست گورو کی مہما زبر ہے اور بڑ بھاگی وہی جیو ہیں۔ جن کو ست گورو وقت کے مل جاویں اور اُن کے اُوپر کرپا آجاوے۔ انہیں کی نردیہی چل ہے +

لفٹ - کہیں تو مالک کل کھو اوتار دیتے ہیں کہیں مالک کے پیغمبر بنتے ہیں اور مالک سے بھی زبردست بن بیٹھتے ہیں۔ موج ہو تو ایسی ہی ہو +

بچن ۱۱۰ - اُپدیش کرنا درست ہے پر نربکش ہوکر کرنا چاہیے کیونکہ پہلے پہچان نہیں ہوسکتی کہ سنتوں کے اُپدیش کا ادھکاری کون ہے۔ پر اُپدیش کرنے سے پہچان ہوسکتی ہے۔ جو ادھکاری ہوگا وہ بچن کو مانے گا اور جو ادھکاری نہیں ہے وہ تکرار اور بادکرے گا اس سے پہچان ہو جاوے گی وغیرہ +

لفٹ - آپ کو تو ست بچنی چاہیئے +

بچن ۱۱۴ - سنت فرماتے ہیں کہ یہ کچھ ضرور نہیں ہے کہ جس کا آد ہووے اُس کا انت بھی ہووے یعنی سنتوں نے موج سے ایسی رچنا بھی رچی ہے کہ جس کا آد ہے پر انت نہیں ہے +

لفٹ واہ کیا عمیت کا نمونہ ہے ایسی موج رادھا سوامی لوگ ہیں

ہی ہوتی ہوگی +

بچن ۱۱۶۔ سب کام چھوڑ کر اپنے وقت کے ست گورو کا حکم ماننا چاہئے۔ اور اُس کے موافق عمل کرنا چاہئے۔ اس میں اس کا کام بنیگا۔ سب کا خلاصہ یہ ہے

انوٹ ۱۔ کام بنے گا تو گورو کا۔ چیلے کی عمر خراب ہوگی +

بچن ۱۱۹۔ جو وید کے مت کو مانتے ہیں۔ اُن کو وید کے استھان کی پراپتی بھی بناست گورو وقت۔ کے نہیں ہوگی۔ اس وقت کے پورے سنت گورو کا کھوج کرنا ضرور چاہئے۔ اور اُن کی جتنی اُستت کرے سب مناسب ہے۔ اور جب وے بھاگ سے ملتا ویں تو اُن کی مہما کا واپار بھی نہیں ہے۔ اور جو اُن کو برہما سے آد لیکر جتنے ہو گئے ان سب سے بڑا کہے تو کچھ ہرج نہیں ہے۔ کیونکہ سب طرح سو وقت کے پورے ست گورو کی بڑائی ہے۔ جو کہ گذر گئے۔ ہرچند وہ پورے تھے پر ہم کو اُن سے اب کچھ حاصل نہیں ہوسکتا ہے۔ جو کچھ حاصل ہوگا اپنے وقت کے سنت ست گورو سے حاصل ہوگا +

نوٹ۔ کیا کبھی وید کے درشن بھی کئے تھے۔ آپ کو برہما آدی رشیوں سے بڑا بھی مان لیں۔ لیکن آپ کے اندر گوروؤں کا کوئی لکھشن بھی تو نظر آوے +

بچن ۱۲۵۔ ست سنگیوں کو اور سادھوؤں کو جو ست گورو کے چرنوں میں ستسنگ کرتے ہیں سب لوگ یہ جانتے ہیں۔ کہ صرف روٹی کھانے کو پڑے ہیں پھر یہ خیال نہیں کرتے کہ وے چار گھنٹہ چھ گھنٹہ روز ست سنگ کرتے اور جتنا جس سے ہوسکتا ہے بھجن بھی کرتے ہیں۔ اور نیند بھر کے سوتے بھی نہیں ہیں اور چرنامرت اور پرشادی کا آدھار رکھتے ہیں یہ کتنا بڑا بھاگ ہے اور دُنیا دار پیٹ بھر کے کھاتے ہیں اور نیند بھر کے سوتے ہیں اور پرماتما جانتے بھی نہیں کو کسکو کہتے ہیں

لفوٹ - اصل بات تو یہی ہے - جیسا لوگ جانتے ہیں ٭

بچن ۱۴۳ - ہندو اور مسلمان دونوں میں جو اندھے ہیں اُن کے واسطے تیرتھ - برت - مندر اور مسجدوں کی پوجا ہے اور جنکی آنکھ ہے ان کے واسطے وقت کے ست گورو کی پوجا ہے ٭

بچن ۱۴۴ - کوئی مسلمان نادان ایسا کہتے ہیں کہ مرشد یعنی ست گورو کو کسی سے سجدہ کرانا نہیں چاہئے - کیونکہ مرشد کو تو سب میں خدا نظر آتا ہے - اس لئے خدا سے سجدہ کرانا مناسب نہیں ہے سو یہہ ان کی کم فہمی ہے - مرشد کا خدا دانا ہے - اور مرید کا خدا نادان ہے اس صورت میں نادان خدا کو دانا خدا کو سجدہ کرنا واجب ہے - اور مرشد اپنے تئیں خدا نہیں کہتے وہ تو اپنے تئیں بندہ ہی مانتے ہیں - پر مرید پر فرض ہے کہ وہ اپنے مرشد کو خدا مانے - جب تک خدا نہیں مانے گا کام پورا نہیں ہوگا ٭

لفوٹ - اس سے بڑھکر کفر کی تعلیم اور کیا ہوگی ٭

بچن ۱۴۵ - جو لوگ کہ شریعت یعنے کرم کانڈ کے بندھ ہوئے ہیں - وہ ہمیشہ سنسار میں بندھے ہوئے رہیں گے - کبھی مالک کے دربار میں نہیں جاویں گے اور جو ست گورو وقت کی سیوا تن من دھن سے کرینگے - وہی سچے مالک کے دربار میں داخل پاویں گے - اور ست گورو آپ ہی مالک ہیں - جو اُن کی سیوا ہے وہ مالک کی سیوا ہے - اور جو ست گورو کو چھوڑ کر مالک کو ڈھونڈھتے ہیں - اُن کو مالک کبھی نہیں ملیگا - اور جو ست گورو کی سیوا میں لگتے ہیں - اُن کو مالک مل گیا ہے جب آنکھ کھلیگی تب پہچان لینگے - اور جب تک پوری آنکھ نہ کھلے تب تک ست ست گوروؤں کے بچن کے دوارے پرتیت کرکے سیوا میں لگے رہیں - اور

ست سنگ کرتے رہیں اور ست گورو کے چرنوں میں پریت اور پرتیت بڑھاتے رہیں
ایک دن سب بھید کھل جاویگا +

نوٹ - آپ کی سیوا میں آنکھ کھلے گی تو کیا بلکہ اندر باہر کی دونوں پھوٹ
جاویں گی +

بچن ۱۴۴ - مکھیہ جتن ست گورو وقت کی سیوا ہے اسی سے انتہ کرن شدھ
ہوگا - جب انتہ کرن شدھ ہو گیا تب ہی بخشش نام کی ہوگی - اسواسطے جو ست گورو کی سیوا
میں لگے ہیں - انہیں پر ست گورو کی کرپا ہے +

نوٹ :- جب ست گورو کا اپنا انتہ کرن ہی ملین ہو - اُن کی سیوا سے چیلے
کی کیا شدھی ہوگی +

بچن ۱۴۵ - بھگتی چار پرکار کی ہے - تن - من - دھن اور بچن سے بچن
کی بھگتی ہر کوئی کر جاتا ہے - یعنی جو پنڈت بھیش آدک آتے ہیں وہ کہتے ہیں - کہ آپ
پورے سنت ہیں - اور آپ کے سمان اس وقت دوسرا نہیں ہے اور ہار بھی چڑھا
دیتے ہیں - پھر جب اُن کو وہ ہار پرشادی ہو کر دیا جاوے - تب گردن موڑ لیتے ہیں
تو معلوم ہوا کہ اِن کا جتنا کہنا ہے وہ کپٹ کا ہے اور اپنا برہمن اور بھیش دھاری
ہونے کا اہنکار نہیں چھوڑتے اور ست گورو کو گرہستی جانتے ہیں - ایسے بچن کی
بھگتی بالکل جھوٹی ہے - سچی بھگتی اُس کی ہے کہ جس نے تن - من - دھن ست
گورو کے ارپن کر دیا ہے - یعنے ان سب پرکار سے سیوا کرتا ہے اور باقی سب
کپٹی ہیں - ان کو بھاؤ نہیں آوے گا یونہی باتیں بنایا کریں گے +

نوٹ - کسی نے جوٹھی پرشادی کھانے سے انکار کر دیا ہوگا - اسکی شکایت ہے

بچن ۱۴۶ - سنتوں کے بچنوں کو جو وید سے ملاتے ہیں وہ بڑے نادان

ہیں سنتوں کی مہما آپ ویدوں کا کرتا نہیں جانتا ہے پھر وید کیا جانے اور سنت کسی کے قیدی نہیں ہیں۔ جس وقت جو مصلحت اور مناسب جانتے ہیں۔ وہی راستہ جاری فرماتے ہیں ﷺ

نوٹ۔ کسی نے سنتوں کے بچنوں کو وید وردھ بتلایا ہوگا۔

بچن ۱۵۱۔ سنتوں کا مطلب جیو کو سمجھانے اور بُجھانے سے یہہ ہے کہ یہہ سب طرف سے ہٹ کر ایک ست گورو کو ایسے پکڑے کہ جیسے استری پتی کو پکڑتی ہے کہ پھر دوسرے سے غرض نہیں رہتی۔ پر آج کل کے گوروؤں کا یہہ حال ہے۔ کہ چیلہ تو کر لیتے ہیں اور اُس کو اُپدیش تیرتھ برت اور مورت کا کرتے ہیں اپنی پوجا نہیں بتاتے ہیں۔ سبب اس کا یہ ہے۔ کہ یہ لوگ گورہائی کے لائق نہیں ہیں۔ ان کو گورو بنانا نہیں چاہئے۔ یہہ تو آپ ہی بھرمے ہوئے ہیں اور اوروں کو بھی بھرماتے اور بھٹکاتے ہیں۔ گورو پدوی صرف سنتوں کی ہے۔ اور جیو کا اُدّہار جب ہوگا۔ تب سنت ست گورو کے دوارے ہوگا۔ سنساری گوروؤں سے اُدّہار نہیں ہو سکتا ہے۔ برہما۔ وشنو۔ مہادیو اور ایشور جیو کی چوراسی نہیں چھوڑا سکتے ہیں پر سنت بچا سکتے ہیں۔ اور سنتوں کے ست سنگ میں وہی جیو آویگا۔ جو سنسار کا ڈرا ہوا اور رنجا ہوا ہے۔ اور کسی کا کام نہیں جو سنتوں کے سنمکھ ٹھہر جاوے۔ جب سنتوں کی مہما اس طرح پر جیو کے چِت میں سما جاوے تو پھر پنڈت اور بھیش کے پھندے میں نہیں پھنسیگا۔ صرف ست گورو سنگ کی طرف سر دہالا میگا۔ اور انہیں کو پکڑیگا۔ اور یہی چاہئے ہے کہ جب تک سنت ست گورو پورے نہ ملیں تب تک ان کا کھوج کرے جائے جو ان کے کھوج میں جیو کی دیہہ بھی چھوٹ جائے تو کچھ ہرج نہیں ہے کیونکہ پھر نردیہی ملیگی۔ اور سنت ست گورو بھی فرور ملینگے

اور جو چاہ زبر ہوگی۔ تو اسی جنم میں پیدا ہو جاوے گا اور جو پریت اور بھیش کے
دل میں پھنس گیا تو چاہے سنسار میں دھن پتر استری اور مان پراپت ہو جاوے
پھر جیو اسی کے چکر سے نہیں بچیگا اور پھر ندیہی ملنے کا بھروسا نہیں ہے +

بچن ۱۵۶- ہزاروں برہما ہزاروں گورکھ ہزاروں ناتھ اور ہزاروں پیغمبر
رشنا کی آگنی میں جل رہے ہیں کیونکہ ان کو ست گورو نہیں ملے۔ اور اگر کوئی یہہ
سوال کرے کہ جب ایسے بڑے بڑوں کو ست گورو کی پہچان نہیں ہوئی تو پھر جیو کیسے
پہچان سکتا ہے۔ (نوٹ) آپ نے تو کلجگ میں روپ دھارن کیا وہ آپ کو کیسے ملتے۔
اس کا جواب یہہ ہے کہ یہ سب اپنے اپنے اہنکار میں رہے۔ان کو ست گورو پر نشچہ نہیں
آیا اور اسی سبب سے ست گورو نے آپکو ان پر گٹ نہیں کیا۔ کیونکہ یہ رچنا کے کام کے
اہدھکاری تھے۔ اور ان سے یہی کام لینا منظور تھا۔ اگر ان کو ست گورو پر نشچہ آجاتا۔ تو پھر ان
سے رچنا کا کام نہیں ہو سکتا اور دنیا کا بالکل بگاڑنا بھی منظور نہیں ہے۔ جو جیو کہ
سنساری ہیں ان کے واسطے یہ لوگ پیدا کئے گئے ہیں۔ کہ ان کی سنبھال کریں۔
ان کے لئے ست گورو کا اپدیش نہیں ہے۔ اور نہ وہ ست گورو کے اپدیش کو مانیں گے +

(نوٹ) انگور کچے ہیں کون دانت کھٹے کرے +

اور نہ ست گورو کا بھاوان کے چت میں سماوے گا۔ اب ست گورو پکار کر کہتے
ہیں کہ جب ایسے بڑے بڑے جن کا نشچہ ہزاروں جیو باندھے ہوئے ہیں۔ چوراسی
کے چکر میں اور نرک کی آگ سے نہ بچے تو پھر جیو کیسے بچیں گے +

(نوٹ) نہ آپ بچ سکے +

پر اس بچن کی پرتیت وہی جیو لاویں گے۔ جن کا بھاگ پرمارتھ کا ہے اور چوراسی
سے چھٹکارا ہونے والا ہے یعنے جن کو سچی اور نرمل چاہ سچے مالک سے ملنے کی ہے

اور جن کی سنساری باسنا ایک طرح کی دھیمی ہوئی ہے وہ ست گورو کے بچن کی پرتیت نہیں کر سکتے پھر یہ سب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جنم مرن سے بچانے والے اور سد اسکھ کے استھان کے بخشنے والے اور نج دھام میں پہنچانے والے صرف سنت ست گورو ہیں اور برہما وشنو مہادیو اور دیوتا اور پیر پیغمبر اور اولیا آپ ہی نگرے ہیں۔ یعنے اُن کو سنت ست گورو نہیں ملے اور نہ چوراسی کے چکر سے آپ نہ دوسروں کو بچا سکتے ہیں۔ جو جو اس بچن کی پرتیت لاکر ست گورو کی کھوج کرینگے وہی ست گورو کی ادھکاری جیو ہیں اور اُنہیں کو ست گورو ملیں گے اور اپنی دیا سے ان کا کام پورا بنا دیں گے اور پھر وہی جیو جنم مرن سے رہت ہو جاوینگے +

(نوٹ) نگرے ہونے کا فخر تو آپ کو بھی ہے۔ آپ خود ہی چوراسی کے چکر میں پھنسے ہیں آپ اپنے چیلوں کو کیا نکالو گے +

بچن ١٥٩ - وید اور پران کا جن کو نشچے ہے وہ کہتے ہیں۔ کہ تیرتھ کے ست سنگ سے جیو کے پاپ دور ہو جاتے ہیں۔ پھر سنتوں کے ست سنگ کے پھل کا کیا برنن کیا جاوے کہ جس کی مہما وید اور پران بھی نہیں کہہ سکتے جن کو سنتوں کا ست سنگ پراپت ہے تو اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ اُن کے دن بھر کے پاپ تو ضرور معاف ہوتے ہوں گے یہ پھل ان کو حاصل ہوگا جو سادھارن طور پر نت ست سنگ میں آتے ہیں اور بچن سنتے ہیں اور جو کہ سنتوں کا نشچہ رکھتے ہیں اور ست گورو وقت سے پریت کرتے ہیں اس کے پھل کا تو کچھ برنن نہیں ہو سکتا +

(نوٹ) پاپ تو کسی حالت میں دور نہیں ہو سکتے۔ مگر آپ جیسے سوارتھی گورو جہاں آپ خود ڈوبتے ہیں وہاں اپنے چیلوں کو ساتھ لے ڈوبتے ہیں +

بچن ١٦٩ - پنڈتوں نے اپنی قدریوں کھوئی کہ جیووں کو تیرتھ اور مورت

میں لگایا اور سنتوں نے اپنا مت وید اور شاستر سے نیارا کہا۔ پر پنڈت اور بھیش نے اس کی قدر نہ جانی اور جیوں کو بھرما دیا اور اپنی قدر کھوئی اب سنت پر گھٹ یہ کہتے ہیں کہ تیرتھ کرنے والے اور شاستر پڑھنے والے اور مورت کے پوجنے والے سب چوراسی میں چلے جاتے ہیں۔ اور سنت دیا کر کے سمجھاتے ہیں کہ کرم دھرم چھوڑ کر ست گورو وقت کا کھوج کر کے ان کی سرن لو اور کوئی اپائے چوراسی سے بچنے کا نہیں ہے جب چاہو تب کر و پر جب کرو گے تب ہی جتن کرنا پڑے گا۔ بنا اس کے چوراسی سے بچاؤ نہیں ہو سکتا ہے۔ چاہے سانو چاہے نہ مانو +

(لنوٹ) وید اور شاستر جیسے تیرتھ مورتی پوجا کے برخلاف ہیں۔ ویسے ہی آپ جیسے خود غرض اور جاہل گروؤں کی پوجا کے خلاف ہیں اسلئے آپ جیسے گورو جہاں خود کرم پھل بھوگیں گے ویسے ہی اُن کے چیلے بھی دکھ پاویں گے +

بچن ۱۰۷ جیو اور برہم دونوں بھائی ہیں۔ صرف اتنا فرق ہے کہ اس کو کامداری ملی ہے اور جیو سب اس کے حکم میں ہے۔ دیہہ کا بنانا اور پالن کرنا سپرد برہما وشنو مہادیو کے ہے اور سنسار میں پھنسانا بھی اُنہی کا کام ہے مکتی کا دینا سوائے سنتوں کے دوسرے کے اختیار میں نہیں ہے کیونکہ اس مالک کے کہ جس کے انس یہ جیو اور برہم ہیں صرف سنت ہی شریک ہیں۔ یعنے وے آپ مالک ہیں کیونکہ اس مالک نے آپ سنت سوروپ جیوؤں کے ادھار کی نمت دھارا ہے اور اس سوروپ سے جیو کو وہ استھان دیتا ہے جو برہما وشنو مہادیو کو بھی حاصل نہیں ہے۔ سنت چرن پر پریت اور پرتیت دڑھ ہونی چاہیئے +

(لنوٹ) آپ کے قول کے موافق اگر یہی فرض کرلیں کہ برہما آدی ہی ودھار کرانے والے اور سرشٹی کی رچنا کرنے والے ہیں۔ تو وہ آپ کا اور آپ کی راوہا کے

رچینے والے بھی وہی ہوئے بہرحال آپ سے بڑے ہوئے آپ نے کونسا کرم کیا جس سے آپ کو مکتی داتا سمجھ لیں +

بچن ۱۷۴ - بال بدھ اور بال سادھ کو وقت یعنے عمر کا کاٹنا نہایت مشکل ہو جاتا ہے اور بہتیرے تو خراب ہو جاتے ہیں - پھر جو ان کو ست گورو پورے مل جاویں - اور ان پر نشچے آجاوے - تو دونوں کا وقت سہج میں کٹ جاوے اور جو ودیا گورو ملے تو ودیا یا تیرتھ برت میں یا مورت پوجا میں ورتھا جنم ان کا برباد جاوے گا اور جنم مرن کی پھانسی نہیں کٹیگی اس واسطے ان کو اور سب جیووں کو چاہئے کہ جتنی ہو سکے ست گورو پورے کے کھوج میں محنت کریں جو انکے کھوج میں اس کا شریر بھی چھوٹ جائے تو بھی سوچ نہ کرے + ...

(الوٹ) بال ودھواؤں وغیرہ کو پھنسانے کا اپدیش ہے ودیا گورو ودیا اور تیرتھ میں لگائیں گے لیکن آپ پاؤں دبواتے اور دھوا انے کا کام لیں گے +

بچن ۱۷۵ - جو اس وقت میں ایسے ابھاگی ہیں - کہ سنتوں کے بچن کی پرتیت نہیں کرتے اور وید شاستر قرآن پوران کی بات کو خوب پکڑتے ہیں یہاں تک کہ وہاں کچھ پرچا بھی نہیں ملتا پر کال نے ایسا اڑنگا لگایا ہے کہ اپنے مطلب کے بچن کو جیو سی منوا لیتا ہے اور سنت جو دیا کر کے اس کو بھلے پرکار سمجھاتے ہیں سو نہیں مانتا ہے اور ان سے پرچے مانگتا ہے - اس سے معلوم ہوا کہ یہ جیو کال کے ہیں جو بنا پرچے سنتوں کا بچن نہیں ماننا چاہتے اور کال کا بچن بنا پرچے مانتے ہیں ایسے جیووں پر سنت بھی توجہ نہیں کرتے +

(الوٹ) سنتوں کے بچن ہی ایسے اوٹ پٹانگ ہیں کہ جن کا نہ سر نہ پیر پھر پرتیت کون کرے جیو تو کال کے نہیں - بلکہ کلجگ کے سنت ہی کال روپ ہیں +

بچن ۱۷۷ - آج کل ایسا اندھیر ہو رہا ہے کہ بہتیرے سادھو پنڈت ہونے کی ابھلاشا کرکے کاشی جاتے ہیں اور پنڈتوں کے سنگ میں اپنا جنم گنواتے ہیں ان کو مناسب تھا کہ جب سادھ ہوئے تھے تو ست گورو پورے کا کھوج کرکے ان کی سیوا اور ست سنگ اور کچھ انتر مکھ ابھیاس یعنے سادھن کرتے جس سے سادھ بن جاتے اور اپنے نج استھان کو پاتے نہ کہ ودیا پڑھنے میں اپنے جنم کو گنوایا - پنڈتوں کے سنگ سے کوئی بھی جنم مرن سے نہیں بچ سکتا کیونکہ برہما جو وید کرتا ہے آپ ہی چوراسی کے چکر سے نہیں نکل سکتا پھر پنڈتوں کی کیا طاقت کہ اس سے بچیں اور آج کل کے پنڈت اور گیانی تو نرے واچک ہیں اور سچی پنڈتائی اور سچا گیان بھی ان کو پراپت نہیں ہے - یہ سب چوراسی کے ادھکاری ہیں - کیونکہ سوائے ست گورو وقت کے اور کسی طاقت نہیں کہ جیووں کو چوراسی سے بچا کر نج گھر میں پہنچا دیں +

(نوٹ) ودیا وید اور برہما کے لفظ کے پیچھے دیال جی ہاتھ دھو کر پڑے ہیں ودیا پڑھنا اچھا یا آپ کی دھوتی دھونا اور حقہ بھرنا اچھا +

بچن ۱۸۰ - آج کل کے گیانی وید کو پہلے کہتے ہیں اور سنتوں کو پیچھے بتاتے ہیں یہ ان کی بڑی بھول ہے - اور سبب اس کا یہ ہے کہ یہ اُن کو سنت جانتے ہیں کہ جو وید کو پڑھ کر اس کے موافق چلتے ہیں اور جن کو کچھ تھوڑی سی سادھ گتی حاصل ہوئی پھر جو سنت کہ وید کے کرتا کے کرتار ہیں اُن کی ان کو بالکل خبر نہیں ہے جو وید پڑھ کر سنت کہلاتے ہیں وہ ان سنتوں کے سیوکوں کی بھی برابری نہیں کر سکتے ہیں جیسے ایک شخص نے بدیا تو پڑھی پھر نوکری نہ پائی دوسرے نے بدیا کم پڑھی پھر نوکری بر در بار میں پائی اور اس پر ہشیار ہے - پھر بدیا والا اس کی برابری نہیں کر سکتا ہے یہی حال آج کل کے گیانیوں کا ہے کہ ودیا تو خوب پڑھی پر نوکری نہیں کری لیئے

ست گورو کی بھگتی پراپت نہیں ہوئی اور سنتوں کے سیوک چاہے مورکھ بھی ہیں پران کو بھگتی اور سرن پورے ست گورو کی پراپت ہے تو وہ ایک روز پورے پد کو پاویں گے اور باچک جوگی اور گیانی چوراسی میں بھٹکا کھاویں گے +

(دلفوٹ) وید کے کرتا کے کرتا ہوتے۔ تو ویدوں کا گیان بھی ضرور ہوتا۔ وید پڑھے ہوئے سنت شبدیال سنگھ ایسے جاہل سنتوں کے سیوک کیوں بننے لگے +

بچن ۱۸۱۔ پانچوں شاستروں کا دوش تو ویدانت نے نکالا اور ویدانت کا دوش اب سنت ست گورو نکالتے ہیں ست جگ تریتا اور دواپر میں ان شاستروں کی پول نہیں نکلی کیونکہ جب سنت پرگٹ نہیں ہوئے تھے۔ اب کلجگ میں واسطے ادھاریوں کے سنتوں نے چرن پدھارے ہیں اور سب متوں کے دوش اور غلطیوں کو کھولکر جتاتے ہیں اور سچا اور سیدھا راستہ ادھار کا بتلاتے ہیں (دلفوٹ شاستروں کے تو درشن بھی نہیں کیے ہونگے آپ دوش کیا نکالیں گے۔ آپ کی آپکی پول کھلی جاتی ہے) پر جیوں کی ایسی اوچھی مت ہے کہ اُن کے بچن کو نہیں مانتے اور ان پر پرتیت نہیں لاتے ہیں۔ غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ وید مت کا نتیجہ بھی تو پڑھ کر یا سُنکر کیا ہے کچھ کمائی اس کی نہیں کرسکے اور نہ کر سکتے ہیں کیونکہ جو ابھیاس کہ وید میں لکھا ہے اس کی کمائی اس جگ میں نہیں بن سکتی ہے (دلفوٹ وید میں کیا لکھا ہے یہ بھی خبر ہے) اسکمائی والے پر اُن کو پرتیت نہیں۔ نہیں تو اس سے جگت کی کمائی کی سنتوں کی ریت سے دریافت کرکے ابھیاس میں لگ سکتے ہیں اور جو صرف پوتھوں کے آسرے رہے اور انہیں کو پڑھا کیے تو ہرگز جگت ان سے حاصل نہیں ہوگی ہم ودیا کا اہنکار پیدا ہوگا کہ وہ اور بھی انتاکرن کو ملین کرے گا اور قابل کمانے جکتی کے بھی نہیں رہے گا آج کل یہی حال

دیکھنے میں آتا ہے کہ باتیں تو بہت سی بناتے ہیں پر کمائی کچھ بھی نہیں اس واسطے
پرمارتھی جیووں کو مناسبت ہے کہ سوائے ست گورو بھگتی یا کھوج ست گورو کے اور
کچھ کام نہ کریں۔ کیونکہ اور کوئی کرتوت سے انتاکرن کی شدھی اس جگ میں نہیں
ہو سکتی ہے۔ اور جب انتاکرن کی شدھی نہ ہوئی تو مکت کیسے پراپت ہوگی اور سوائے
سنت ست گورو کے کوئی جگتی پراپتی دھر پد کی نہیں بتلا سکتا ہے۔ کیونکہ اس گھر
کے بھیدی صرف وہی ہیں۔ اور کسی کو یہ بھید نہیں معلوم ہے اور ایسے جو سنت
ست گورو ہیں انہیں کی سیوا اور بھگتی سے انتاکرن کی شدھی اور پھر انہیں کی دیا
اور مہر سے مکت پد کی پراپتی ہوگی اور جگتی کی کمائی بھی بن آوے گی۔ سوا اس کے
اور دوسرا اپائے ادھار کا نہیں ہے +

بچن ۱۸۶ - سنت ست گورو نے جس نام کا ذکر کیا ہے وہ وید شاستر میں
نہیں ہے اور سنت ست گورو وہی ہیں جن کے پاس وہ پورا نام ہے اور یوں تو
بہتیرے بھیش دھاری اپنے تئیں سادھ اور سنت کہتے ہیں۔ پر وہ سادھ اور
اور سنت ہو نہیں سکتے سچے اور پورے سنتوں کے پرتاپ سے روٹی کھاتے
ہیں۔ پر سنتوں کا پد وہی پاوے گا جو اُن کا پیارا ہووے گا اور پیارا وہی ہوگا جو
اُن کے چرنوں میں پریت اور پرتیت کرے گا۔ اور پریت اور پرتیت اُن کی مہر اور
سیوا اور ست سنگ سے آوے گی اور تو لوگی ناتھ کا نام اور پد بھی سنتوں کی
دیا اور ان کی جگتی کی کمائی سے ملیگا اور کسیطرح اس کلجگ میں نہیں ملیگا +

(الوٹ) کلجگ کا تو ٹھیکہ ہی آپ نے لے لیا ہے۔ کیا؟

بچن ۱۸۷ - جس کو ست گورو کے چرنوں میں پریت ہے اس کو سوائے
مہاست گورو کے اور کوئی بات نہیں سہاتی ہے اور جس کو ست گورو کا نشچہ ہے

وہ ست گورو میں کوئی اوگن نہیں دیکھتا ہے اور جو اوگن درشٹی آئی تو ست گورو
بھاو جاتا رہا اس واسطے ست گورو کی نسبت کبھی اوگن درشٹی لانا نہیں چاہیے
اور جس کی ایسی دشا ہے وہی گورو مکھ ہوگا اور اسی کو ایک دن پرم پد ملیگا +

(نوٹ) ایسے گروؤں نے ہی تو اندھکار پھیلا رکھا ہے اگر چیلہ گورو کو پاپ
کرتا دیکھ لے تو اپنی آنکھ کی غلطی سمجھے گورو کو دوش نہ دے ایسے چیلے آپ کو بھی
ملے ہوئے تھے +

بچن ۱۸۸ - ایشور کو سروتر آکاش اور پاتال میں ویاپک بتاتے ہیں پر کسی
کو ملتا نہیں پھر اسی کے ویاپک ہونے سے جیو کو کیا فائدہ کیونکہ وہ روپ کسی کو پراپت
نہیں ہوتا اور جب مالک نے ست گورو روپ دھارن کیا تو اس روپ سے جیووں
کو درشن بھی دیتا ہے اور بھید سمجھا کر اپنی دیا کے ساتھ جگتی کی کمائی کرا کر نج گھر میں
پہنچاتا ہے اور اپنے نج روپ کا درشن دیتا ہے اب غور کرنا چاہیئے کہ ست گورو
روپ بڑا ہے کہ ویاپک روپ اس سے کسی کا کارج نہیں بنتا اور ست گورو روپ تو
اسے جس وقت کہ جیو کو ست سنگ اور سیوا کر کے اس پر نشچہ آگیا تو سہج میں کارج
بنتا ہے بنا ملاپ ست گورو وقت کے کسی کو مالک کا پورا نشچہ نہیں ہو سکتا ہے
اور جب پورا نشچہ نہیں ہوا تو پوری پریت اور پرتیت بھی نہیں آئی اور جب پریت
اور پرتیت نہیں تو ادھار کیسے ہوگا - پھر جو کچھ کرتوت پرمارتھی بنیگی - وہ کرم کا پھل
چوراسی جونی میں دے گی پر سچے مالک کی بھگتی کبھی نہیں آوے گی جب تک ست
گورو وقت کے نہ ملیں گے اور ان کے بچن پر نشچہ نہ آوے گا -

(نوٹ) دیکھو ناسنک پن کی باتیں - جیسے آپ کے درشن ہوتے ہیں ویسے
اور پشو پرانیوں کے روپ بھی دیکھتے ہیں تو اس سے لابھ کیا ہوا آپ خود دو گو

میں گرست ہیں اوروں کو کیا چھڑا سکتے ہیں +

بچن ۱۹۲۔ جو لوگ کہ رام اور برہم کو سرب بیاپک سمجھ کر ٹیک باندھ رہے ہیں۔ اور اس کا اشٹ رکھتے ہیں۔ ان کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ ایسی ٹیک سے جیو کا کارج ہرگز نہیں ہوگا۔ کیونکہ بیاپک روپ رام اتھوا برہم دیپک کے سمان ہے سب کو چاندنا دکھا رہا ہے اسی چاندنے میں چور چوری کرتا ہے شرابی شراب پیتا ہے بشئی بشے بھوگتا ہے پرمارتھی پرمارتھ کماتا ہے پر وہ کسی سے کچھ نہیں کہتا ہے۔ پر ایسے نام کے جپنے یا اسٹ باندھنے سے چور اسمیں نہیں چھوٹیگی اور من اپنے نانچ نچاتا رہے گا۔ اور جن کو کہ ست گورو روپ مالک کی ٹیک ہے اور ان کا ست سنگ پراپت ہے تو بشئی بشہ بھوگ چھوڑ دے گا اور چور چوری سے ہٹ جاوے گا اور جو کھوٹے کام ہیں اُن سے دن بدن بچتا ہوا نرمل ہو جائیگا اور ایک دن اپنے نج پد اور نج روپ کو پا جاوے گا۔ اور رام برہم یا کوئی اور نام یا اشٹ جپتے جپتے عمر گذر جائے گی۔ پر بکار دور نہ ہونگے اور نہ بھوگوں کی آسا اور ترشنا کی جڑ کاٹی جاوے گی۔ پھر کیسے اوہار ہو سکتا ہے +

(نوٹ) بیاپک برہم کا خوف ہر جگہ پاپ سے بچا سکتا ہے لیکن بشئی اور بھوگی گوروؤں کی سنگت چیلوں کو بھی بھوگوں اور پاپوں میں پھنساتی ہے +

بچن ۱۹۵۔ بدیاوان اور چتر ست گورو کے سنگ کے لائق نہیں ہیں کیونکہ یہ اہنکاری ہوتے ہیں اور اُن کو سنت ست گورو پر بھاؤ نہیں آتا۔ سنت دیکھی ہوئی کہتے ہیں اور یہ نادان سُنی ہوئی بکتے ہیں اور اپنی عقل کے زور سے بدھی ملانا چاہتے ہیں اور جو جگتی کہ ان کو بتائی جاوے۔ اس میں ان کا من ہو کر سیلانی اور اہنکاری اور بھوگوں کی چاہ دوالا ہے نہیں لگتا اور کرامات کی

چاہ رکھتے ہیں۔ اور کرامات دکھانے کی سنتوں کی موج نہیں ہے کیونکہ پریت کرامات کے زور سے ہووے گی۔ اس کا کچھ بھروسا نہیں ہے۔ کرامات اُن کے واسطے ہے کہ جن کو پرمارتھ کی سچی چاہ ہے اور اپنے جیو کے کلیان کے واسطے سنتوں پر بھاو اور پریت لائے ہیں ایسے شخص ہمیشہ کرامات دیکھتے ہیں اور جن لوگوں کی اصلی چاہ سنسار کی بڑائی اور بھوگوں کی پراپتی کی ہے اور پرمارتھ کی سچی چاہ نہیں ہے وے قابل کرامات دکھانے اور ست سنگ میں لگانے کے نہیں ہے اس واسطے جو جیو کہ پرمارتھی ہیں کہ اِن کو چاہیئے کہ ایسے لوگوں کے سنگ سے ہوشیار رہیں +

(نوٹ) دو والوں کی سنگت دو والوں کو ہی اچھی معلوم ہوتی ہے جاہل گوروؤں کا کام جاہل چیلوں سے ہی نکل سکتا ہے +

بچن ۱۹۹۔ سنتوں کے دربار میں کوئی قاعدہ خاص سیوا بھجن اور ست سنگ کا مقرر نہیں ہے اور نہ سنت کسی پر زبردستی کرتے ہیں صرف بچن سنا کر دردستی کرتے ہیں۔ وغیرہ . . . .

(نوٹ) یہاں قاعدہ کا کیا کام یہاں تو موج کام کرتی ہے +

بچن ۲۰۰۔ جبکہ جیو ست گورو کے استھول سوروپ کو جو کہ انہوں نے واسطے اُدّہار جیووں کے دہارن کیا ہے نہیں پہچان سکتا ہے تو سوکشم روپ کو کیسے پہچانے گا سو سوائے گورمکھ کے اور کسی کو پوری پہچان نہیں آوے گی جیسے پارس کے سنگ جب لوہا ملتا ہے سونا ہو جاتا ہے پھر اور کوئی دہات سونا نہیں ہو سکتی اور جیووں کا یہہ حال ہے کہ گورمکھ ہونا تو چاہتے ہیں پر گورو بھگتی جیسی کہ چاہیئے نہیں کرتے اس واسطے چاہیئے کہ ست گورو وقت کی بھلے پر کار

بھگتی کریں تو آہستہ آہستہ گورمکھ بن جاویں گے کوئی مورکھ جو یہہ کہتے ہیں۔ کہ ست گورو پورے ہم جب جانیں جب کسی کو ست گورو بنایا ہووے اب خیال کرو کہ جو کسی کو ست گورو بنایا بھی ہوگا تو اُن کو اس سے کیا حاصل ہوگا۔ جو وہ آپ ست گورو بنا چاہیں تو ست گورو بھگتی کریں تب آپ دیکھ لیں گے سو بھگتی تو بنتی نہیں ہے برتھا زوبہی گنواتے ہیں۔ پر اس میں بھی موج ہے کیونکہ جو سب گورو مکھ ہو جاویں تو سنسار کی رچنا کیسے رہے +

نوٹ۔ موج تو ہے ہی خوب کئے جاؤ +

بچن ۲۰۲۔ ایشور کے دربار کے دربانی برہما وشنو اور مہادیو ہیں اور سنت ست گورو کے دربار کے دربانی اُن کے سیوک ہیں اور ان کا درجہ اونچا ہے کہ برہما وشنو اور مہادیو اور خود ایشور جو اُن کا مالک ہے سنتوں کے سیوک کو روک نہیں سکتے اور نہ اُس کا مقابلہ کر سکتے ہیں کیونکہ سنت سب سے بڑے ہیں اور اس واسطے اُن کے سیوکوں کو بھی وہ درجہ ملتا ہے کہ جس کی برابری ایشور اور دیوتا نہیں کر سکتے +

(نوٹ) اس بچن اس کا بھی کچھ جواب ہو سکتا ہے +

بچن ۲۰۳۔ سنت کے بچن کا ارتھ سنت ہی خوب کر سکتے ہیں اور کسی کی طاقت نہیں ہے۔ کہ اُن کی بانی کا ارتھ کر سکے جو کوئی کرے گا وہ اپنی بُدھی انوسار کرے گا اور بدھی کی اس میں اگم نہیں ہے کیونکہ سنتوں کی بانی ان بھوی ہے اور اُس کے ارتھ بھی انبھوی ہیں دویا دان کی طاقت نہیں۔ کہ اس کو جیوں کا رتن سمجھ سکے +

(نوٹ) سچ ہے لال بجھکڑ بوجھیا اور نہ بوجھے کو بھلا یہاں عقل کا کیا کام ہے

بچن ۲۰۷ - گورو مکھ اس کا نام ہے جو ست گورو کو مالک کُل سمجھے اور اُن کی کسی کرتوت پر ترک نہ کرے اور ابھاو نہ لاوے وغیرہ ....

(نوٹ) مالک کُل تو نہیں، مالکِ رادھا تو ہم بھی مانتے ہیں جو کرتوت مرضی ہو کرو۔ ترک کرنے کی کس کی مجال ہے +

بچن ۲۰۸ - رام سب کے گھٹ میں بیاپک ہے پر کوئی اس کو نہیں پہچانتا اور اس کے دیکھتے جیو اوگن کرتے ہیں اور وہ منع نہیں کرتا اور چوراسی بھوگ داتا ہے پر ایسے رام سے کیا مطلب نکلیگا جب ست گورو ملیں اور اُسکا پتا بتاویں کہ اس سوروپ سے رام تمہارے گھٹ میں بیاپک ہے تب اس جیو کو خبر پڑے اور بُرے کاموں اور چوراسی سے بچے۔ اس واسطے کھوج ست گورو کا ضرور ہے کیونکہ وہ پرگھٹ رام ہیں اور جو گپت رام ہے اس کا کھوج بنا ست گورو کے نہیں ہو سکتا اور جو ایسا نہیں کرتے اُن کو نہ رام ملیگا نہ چوراسی چھوٹیگی اور درلبھ نردیہی مفت برباد ہوگی اور جو ست گورو کا کھوج سچا ہو کر کرے گا تو وے ضرور ہی ملیں گے کیونکہ ست گورو نت اوتار ہیں اور ہمیشہ سنسار میں موجود رہتے ہیں +

(نوٹ) اب کہاں ہیں +

بچن ۲۰۹ - انتر میں جو شبد ہوتا ہے اس کا سُننا یہہ شبد بھگتی ہے اور جس گھٹ میں شبد پرگھٹ ہے اُن سے پریت کرنا اور سیوا کرنا یہ ست گورو سیوا ہے اور وہی ست گورو ہیں اور شبد اُن کا نج سوروپ ہے۔ ان کے بچنوں کو ماننا اور اس پر عمل کرنا یہہ باہر مکھ بھگتی ست گورو کی ہے اور انتر میں شبد کا سننا انتر مکھ بھگتی ست گورو کی ہے مگر پہلی سیڑھی یہہ ہے کہ جس سوروپ

ہے ست گورو اپدیش کرتے ہیں اس سے پریت ہونی چاہیئے رتب ست گورو
کے شبد سوروپ سے پریت ہوگی اور جس کو دیہہ سوروپ ست گورو سے نہیں
ہے اس کو شبد سوروپ میں بھی پریت نہیں ہوگی اور چاہے جتنی محنت کرے
اس کو شبد نہیں کھلیگا۔ اور جس کو ست گورو کے دیہہ سوروپ سے پریت ہے۔ پر
شبد میں ایسی پریت نہیں ہے اس کا ادہار ست گورو اپنی دیا سے کریں گے پر جن کو
ست گورو سے پریت ہے اُن کو شبد میں بھی پریت ضرور ہوگی۔ پہلے پریت اور
بھگتی ست گورو کے دیہہ سوروپ کی ہونی چاہیئے۔ بغیر اس کے کام نہیں بنیگا+

(نوٹ) سارا مطلب تو اپنی سیوا سے ہے+

بچن ۲۱۰۔ ناردمنی جن کو پرتیکش رام کا درشن ہوا پر اتنی طاقت رام
کی نہ ہوئی کہ اُن کو چوراسی سے بچا لیوے اس سے تو گورو ہی نے بچایا پھر آج
کل جو لوگ رام کا نام جپتے ہیں۔ کہ جس کو کبھی آنکھ سے نہیں دیکھا اور پورے
گورو سے ملے نہیں تو یہہ چوراسی سے کیسے بچیں گے اس واسطے چاہیئے کہ
اپنے وقت کا ست گورو کھوجیں اور اُن کی سرن لیویں+

(نوٹ) بھلا رام سے آپ کو کیا نسبت آپنے جنم بھر میں کوئی اُتم کرم بھی کیا
بچن ۲۱۱۔ نرملے گیانیوں سے پوچھنا چاہیئے کہ جو تم گورو نانک کے گھر
کے ہو تو گورو نے گرنتھ رچا ہے اسپر عمل کیوں نہیں کرتے اور بید شاستر کے کنکر
کیوں ہوتے ہو یعنے گورو نے جو بھگتی کہی ہے اس کی کمائی اور جیسی دینتا برنن
کی ہے اس کی دہارنا کیوں نہیں کرتے اور جو اپنے کو گیانی مانتے ہو یہ بڑی بھول
ہے بغیر بھگتی گیان کیسے پراپت ہوا یہہ پوتھیوں کا گیان ہے جس وقت مایا
کا جھکولا آوے گا سب اڑ جاوے گا اس واسطے ست گورو لوپ نے کی بھگتی کرو

تب سچا گیان پراپت ہوگا اور بیاس اور بششٹ جو اپنے مت میں پورے تھے۔ ان پر بھی مایا نے چھاپہ مارا پھر تم کیسے بچو گے۔ مایا سے کیول سنت بچے ہیں۔ یا وہ جو اُن کی شرن میں آیا اور کوئی ہرگز نہیں بچیگا جو تم کو سنتوں کی پریت نہیں ہے تو کال کے جال میں پھنسے رہو گے اور جو نردیہی سپھل کرنا چاہتے ہو تو بدّیا اور بدھی کا اہنکار چھوڑ کر سنت گرو کے آگے دینتا کرو وہ سمرتھ ہیں مایا اور کال دونوں سے بچا کر نج استھان کو پہنچا دیں گے آگے تم کو اختیار ہے۔ چاہے اس بچن کو مانو یا نہ مانو۔ تمہارے بھلے کے واسطے کہا گیا ہے +

(نوٹ) وید شاستر۔ ودیا بدھی سے ہین دیال جی کو پیارا لگتا ہے +

بچن ۲۱۲۔ کلجگ میں بادشاہ سنت ہیں۔ جو جیو اُن کے حکم میں چلینگے یعنے جو کرم اور اپاشنا سنتوں نے اس کلجگ کے واسطے کہی ہے اس کو کرینگے وہ خوش رہیں گے اور اُن کا ادہار ہوگا اور جو اس حکم کے برخلاف عمل کرینگے یعنے پچھلے جگوں کے کرم اور اپاشنا اور گیان جو شاستر اور پورانوں میں لکھا ہے کریں گے تو اُن سے وہ کرم بدھ پوروک نہیں بن سکیں گے اور الٹا اہنکار بڑھیگا۔ کیونکہ پورانے جو قانون ہیں وہ سب رد اور خارج ہوئے اب جو کوئی اُن کی ٹیک رکھیگا اور اُن پر چلیگا۔ اس کا کام ہرگز نہیں بنے گا۔ اور چوراسی سے نہیں بچیگا اسواسطے سب جیووں کو چاہئے کہ سنتوں کا حکم مانیں۔ اور سنتوں نے یہ کرم اور اوپاشنا مقرر کی ہے کہ ست گورو کا ست سنگ اور سیوا اور درشن اور اُن کی بانی پاٹھہ اور شرون اور اُن کے نام کا سمرن یہ کرم ہے اور ست گورو کے سوروپ میں پریت اور اُن کا دھیان اور انتر میں ان کے شبد کا سرت سے شرون یہہ اپاشنا ہے +

(نوٹ) جیسے آپ کال کا روپ ویسی آپ کی بانی آپ کو اور آپ کے عقل کے اندھے چیلوں کو مبارک رہے +

بچن ۲۱۳۔ برہمن اور کشتری نے اپنا کرم اور دھرم تو چھوڑ دیا پر انکا نہیں چھوڑا پچھلے جگوں کے جو کرم کرتے ہیں وہ ودھی پوروک نہیں بنتے اور اُن کے اچاریوں نے جو کلجگ کے واسطے کرم کہے ہیں وہ نہیں کرتے ہیں۔ اس سبب سے ابھاگی رہتے ہیں اور لاچار ہیں کہ اس وقت میں پرمارتھ جیو کا کے ادھین ہیں اور پچھلے وقت میں پرمارتھ کے آدھین جیو کا گتی پر اب کلجگ میں جو سنت پرگھٹ ہوئے ہیں اُنہوں نے وہ جگت نکالی ہے کہ جو اس کی کمائی کرے تو سچا برہمن بن جاوے اور کشتری سچا ہو جاوے پر یہ لوگ اہنکار کر کے سنتوں کے بچن کی پرتیت نہیں کرتے ہیں بلکہ نندیا کرتے ہیں۔ سبب اس کا یہہ ہے کہ یہہ لوگ سنسار سے نکلنا نہیں چاہتے کیونکہ نرک کا کیڑا نرک میں خوش رہتا ہے اس واسطے سنساریوں کو سنتوں کا بچن برا لگتا ہے اور سنت تو اُن کے بھلے کی بات بتاتے ہیں +

(نوٹ) کلجگ کا روپ دھارن کر کے سنسار کو نرک روپ بنانا چاہتے ہو آپ کے کرم کس ورن کے ہیں جو اوروں کو سچے براہمن کشتری بناؤ گے +

بچن ۲۱۶۔ سنتوں کا اور پنڈتوں کا میل نہ ہوا اور نہ ہو سکتا ہے کیونکہ وہ جیووں کو باہر بھٹکاتے ہیں اور سنت انتر میں دھساتے ہیں پنڈت پتھر پانی میں لگا کر جیو کو بے دھرم کرتے ہیں اور کوئی کوئی برن آتمک نام بتاتے ہیں سو اس کا بھید نہیں دے سکتے اور سنت دھن آتمک نام بتاتے ہیں اور اس کا بھید سوروپ لیلا اور دھام بدھی پوروک سمجھاتے ہیں اگر جیو سنتوں کا

بچن مانے تو اس کا کارج بنجاوے اور نہیں تو جنم جنم بھٹکتا رہے گا +

(لوٹ) سچ ہے وویا بُدھی سے ہیں سنتوں کا ودوان پنڈتوں سے
کیا میل ہوسکتا ہے +

بچن ۲۱۷ - دھرم اس جیو کا یہ ہے کہ پتا کی سیوا کرنا سو پتا اس کا ست نام ست پُرش ہے اور یہ اس کی انس ہے سو اُس کو ملتا نہیں پر یہ سیوا کیسے کرے اب سمجھنا چاہئے کہ سنت ست پُرش کا اوتار ہے اُن کی سیوا کرنا ست پرش کی سیوا ہے پچھلے تین جگوں میں وے پرگھٹ نہیں ہوئے اب کلجگ میں کیول جیوؤں کے اُدھار کے لئے اوتار دھرا ہے اور کچھ مطلب ان کا سنسار میں آنے سے نہیں ہے جو جیو سنسکاری ہیں وہ درشن کرتے اور بچن سُنتے ہی اُن کے چرنوں میں لگ جاتے ہیں اور بہتیروں کے سنسکار پڑ جاتا ہے اور چوراسی کا چکر ان کا بھی رفتہ رفتہ بچ جاوے گا کیونکہ سوائے سنت کے اور کوئی چوراسی سے نہیں بچا سکتا اور نہ جیو کو اس کے نج دیش میں پہنچا سکتا ہے +

(لونوٹ) آپ بھتے بھی کلجگ کے لائق ورنہ اور جگ میں عقل کے اندھے چیلے بھی نہ ملتے +

بچن ۲۱۹ - سنتوں کے مت میں براگ کی کچھ مہما نہیں ہے صرف گورو بھگتی کی مہما ہے جس کی گورو بھگتی پوری ہے اس کے سامنے براگ آدک سادھن بنا سادھنا ہاتھ باندھے کھڑے رہتے ہیں کیونکہ اس کو یہ ست گورو کے دربار سے انعام میں ملتے ہیں پر ست گورو بھگتی ایسی ہونی چاہئے کہ جیسے چکور کو چندر پیارا ہے اور ہرن کو ناد پتنگ کو دیپک مچھلی کو جل - جس کی ایسی پریتی ہے اسی کا نام گورو بھگت ہے اور اسی کی ایسی مہما ہے +

(نوٹ) گرو جی کو ہی وشیوں سے ویراگ نہ ہوا تو اوروں کو کس منہ سے اپدیش کریں +

بچن ۲۲۱ - کلجگ میں سوائے نام اور ست گرو بھگتی کے دوسرے کرم کرنے کا حکم نہیں ہے اور جو کوئی برخلاف اس کے کرے گا یعنے پچھلے جگوں کے کرم میں بچیگا وہ اہنکاری ہو جاوے گا اور بجائے نرمل ہونے کے میلا ہوگا وید اور شاستر بھی یہی کہتے ہیں اور سنت بھی یہی فرماتے ہیں وید کے نام کی حد تین لوک تک ہے اور سنتوں کا نام چوتھے لوک میں پہنچاتا ہے +

(نوٹ) کلجگ کا ناز ہے +

بچن ۲۲۵ - ست گرو کے بچن اور لیلا تو سب کو پیارے لگتے ہیں پر ست گرو کسی برے کو پیارے لگتے ہیں جن کی پریت بچن اور لیلا کے آسرے ہے ان کا بھروسہ نہیں ہے پکی پریت ان کی ہے جن کو ست گرو سے پریت ہے پر بچن اور لیلا کی پریت والوں میں سے ست گرو کی پریت لگانے کی سیڑھی ہے +

(نوٹ) بچن اور کرموں کو پیار نہ کریں تو آپ کی لمبی داڑھی اور کٹی ہوئی مونچھوں اور ہاتھ پاؤں سے پیار کریں مگر آپ کا ایسی سیوا بن گذارا نہیں +

بچن ۲۲۷ - جب سے یہ جیو پیدا ہوا ہے تب سے کال اس کے سنگ ہے گویا یہ سرت کال کے سنگ بیاہی گئی ہے جب پتی دلھن کے لینے کو آتا ہے تب قاعدہ ہے کہ وہ روتی ہے اور رونے سے مراد ہے کہ مجھکو جانے نہ دیویں پر کوئی نہیں روک سکتا ہے اسیطرح جب کال آوے گا یہ سرت ہر چند روا دے گی پر کوئی مدد نہیں دے سکیگا اور وہ ایسے راستہ پر جا کر ڈالے گا

جو بال سے بھی باریک ہے اور چینٹی کی بھی طاقت نہیں جو اُس پر چلے اور سریتیں اس راستہ پر جاتے ہیں کٹ کٹ کے نیچے جہاں نرکوں کے کنڈ بھرے ہیں گر گر پڑتی ہیں اور جیسی تکلیف ہوتی ہے اس کا بیان نہیں کیا جاتا۔ اہن سو سنت ست گورو جیووں کو بار بار دیا کرکے سمجھاتے ہیں کہ بال سے بھی باریک راستہ ہے اور جو اس کا خوف ہے تو اپنی اصلیت کے حاصل کرنے میں محنت کرو اور اپائے اس کا سوائے ست گورو پورے کے اور کسی کے پاس نہیں ہے جب جیو ست گورو کی سرن لیگا تو وہ جو کرنی مناسب ہے کرالیں گے اور ایسے بھیانک راستے سے بچا کر اپنی گود میں بٹھا کر نج استھان میں جہاں سدا آنند پراپت ہوگا وہاں پہنچا دیں گے سوائے اسکے اور کوئی اپائے نہیں ہے +

(نوٹ) کال اور مایا کی دہار رادہاسوامی لوگ سے ہی اُتری اس لئے آپ سے ہی اس کا زیادہ رشتہ معلوم ہوتا ہے +

بچن ۱۳۳۔ وید مت والوں کا کرم اپاشنا اور گیان سنتوں کے صرف کرم ستھان تک پہنچتا ہے کیونکہ سنتوں کا کرم بغیر ترکٹی تک پہنچے پورا نہیں ہوتا ہے اور ست لوک تک اپاشنا رہتی ہے اور انامی پد میں گیان پراپت ہوتا ہے۔ پھر سنت بھی اپنے کو گیانی نہیں کہتے ہیں ہمیشہ بھگتی رکھتے ہیں اور یہہ جو اپنے کو گیانی کہتے ہیں یہ وہ اصل میں باچک ہیں کیونکہ وہ وقت کے سوال کے جواب نہیں دے سکتے ہیں کہ ان کو گیان کیسے پراپت ہوا یعنے بنا کرم اور اپاشنا کے گیان کا ہونا نہیں ہو سکتا ہے سو اس کا بھید وہ بالکل نہیں جانتے کیونکہ انہوں نے کیا نہیں صرف پوتھیاں پڑھ کر گیان کے بچن سیکھے ہیں اس واسطے جھوٹے گیانی ہیں اور جو بیوان کا بچن مانتے ہیں وہ اپنا بگاڑ کرتے ہیں +

(نوٹ) ویدمت کرم۔ اُپاسنا۔ آپ کے کرم استھان سے انسان کو متنفر کردیتی ہے +

بچن ۲۴۴۔ جب تک تتو سے تتو نہ ملیگا کام پورا نہ ہوگا اور جو پانچ تتو استھل ہیں ان کا کارن سرت ہیں۔ اور سرت کا کارن شبد ہے ان پانچوں کے جھگڑے میں پڑنے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ جو سرت تتو ہے اس کو شبد تتو میں ملانے سے کام پورا ہوگا یہ بات جب ستگورو پورے کے حاصل ہوگی اس واسطے پہلے ستگورو کا کھوج اور انکی پریت کرنا چاہیئے +

(نوٹ) گورو بھی لالہ شبدیال سنگھ جی +

بچن ۲۴۵۔ کال کے کرنے سے جیو کی موکش نہیں ہوسکتی کیونکہ سرت چیتنیہ चेतन्य ہے اس کو کال نہیں کھا سکتا۔ دیہی کو کھاتا ہے کسی کو جل دوارا کسی کو اگنی دوارا اور کسی کو پرتھوی دوارا کال کا اور جیو کا میل نہیں ہے کیونکہ جب سے یہ دونو ست لوک سے آئے ہیں انپر خول چڑھے چلے آئے ہیں۔ کال اُلٹ نہیں سکتا ہے پھر جس جیو کو ستگورو مل جاویں تو اُن کی دیا اور سیوا کے پرتاپ سے اس کے خول اُتر سکتے ہیں۔ اور پھر اُلٹ کر ست لوک میں بھی جا سکتا ہے بنا خولوں کے اُترے اپنے گھر میں نہیں پہنچ سکتا اور خول بنا شبد اور ستگورو سیوا اور اُن کی پریت کے نہیں اتر یں گے +

(نوٹ) کال ست لوک سے آیا ہے سرت ست لوک سے آئی آپ بھی وہیں کے باسی۔ موج کرو ہمیں مت الجھاؤ۔ نہ آپ کے کال جی کا بھے

بچن ۲۴۶۔ ایسا کہا ہے۔ ہری سے پرنامی سرن لینے سے جیو

کا ادہار ہوگا تو اب بچارو کہ جیو اس ہری کو کہاں ڈھونڈے اس کو بدیہہ اور اروپ کہتے ہیں اور جب چرن سرن کہی تو چرن ہونگے اور جو چرن ہونگے تو دیہہ بھی ہوگی تو ایسا ہری کون ہے سنت کہتے ہیں کہ اس کہنے سے مطلب ست گورو کی سرن لینے سے ہے کیونکہ ہری گورو ایک ہیں اس واسطے ست گورو وقت کی سرن لینا چاہیئے۔ تب وہ نام جس کو ستت ادہارن کہتے ہیں ملیگا اور اُس کی کمائی سادھ سنگ سے ہوگی یعنے سب کسنگ چھوڑ کرکے پہلے سادھ سنگ کرے تب کمائی بن پڑے گی۔ اور معلوم ہووے کہ ماتا پتا ست ستری اور سنساری جیووں کا سنگ کسنگ میں داخل ہے کیونکہ اُن کے سنگ سے نہ ست گورو کی سرن لیجاوے گی اور نہ نام ملیگا۔ اور نہ سادھ سنگ بن سکیے پھر جو ست گورو پورے اپنی مہر اور دیا کریں تو سب کام بنوالیں +

(نوٹ) واہ کیا مطلب نکالا ہے اپنے مطلب کی خوب آتی ہے آپ نے سب کو بالکل بھوندو سمجھ رکھا ہے۔ آپ بھی تو استری کے ساتھ رہتے رہے کیا یہ کسنگ نہیں ہے +

بچن ۲۴۹۔ اصل میں سنتوں کے مت کی ریت اور وید مت کی ریت میں برودھ نہیں ہے پھر سدھانت سنتوں کا وید کے سدھانت سے بہت اونچا ہے یعنے وید میں جو کہا ہے کہ کرم اور اپاشنا کرنا چاہیئے سو ہی سنت بھی کہتے ہیں۔ کہ پہلے ست گورو کی سیوا تن من دھن سے کرنا اور ان کا ست سنگ کرنا یہہ کرم ہے اور جو ست گورو انتر میں نام یعنے شبد کا بھید بتادیں اس میں سرت کا لگانا اپاشنا ہے وید میں جیو اور ایشور کے تین تین سورُوپ لکھے ہیں۔ یعنے وسو تیجشو اور پراجیہ विस्व तैजस प्राज्ञ تین

روپ کے جیو کے اور بیراٹ ۔ ہرن گربھ اور اویاکرت یہ تین روپ ایشور کے
ہیں حال کے گیانی ایشور کو نہیں مانتے ان کا کہن ہے کہ ایک جماعت کا
نام گلاّ ہے یا ہزار آدمی کی فوج کو پلٹن کہا ایسے ہی ایشور کو سمجھتے ہیں ۔
جب وہ علیحدہ علیحدہ ہو گئے پھر وہ نام بھی جاتا رہا اس حساب سے ایشور کہاں
رہا اور جب ایشور نہیں ٹھیرا تو اپاشنا کس کی کریں کیونکہ بنا نام روپ اور
لیلا اور دہام کے اپاشنا نہیں بن سکتی ہے اس سبب سے یہ لوگ غلطی
میں پڑے ہیں اور اسی سبب سے ان کا گیان بھی باچک گیان ہے بنا کرم
اور اپاشنا کے پوتھی پڑھکر اور بدّھی سے بچار کرکے حاصل کیا ہے اور جو
کبھی کو اپاشنا کرکے سچا گیان بھی ہوا تو بھی وہ سنتوں کے کرم کی حد میں
ہے نج وشیش سنتوں کا اس میں بہت آگے اور اونچا ہے اور جو کرم کہ وید
میں لکھے ہیں وہ پچھلے جگ کے ہیں نہ تو وہ جیوں سے بدھی پوروک اب
بن سکتے ہیں اور نہ اُن میں وہ پھل ہے اب جو کوئی کرم کرے وہ بھی سنتوں
کے دوارا اور جو اپاشنا کرے وہ بھی سنتوں کی دیا سے کرے تب کام پورا
ہوگا یعنے وید کے سدہانت اور اس کے پرے پہنچیگا اور طرح سے اس وقت
میں کچھ کام نہیں بنیگا +
(نوٹ) جس شخص نے ویدوں کے درشن تک نہ کئے ہوں جاہل مطلق
ہو وہ اس طرح اوٹ پٹانگ گپیں ہانک دے ۔ تو اس کا جواب ہی کیا ہو
سکتا ہے +
بچن ۲۴۹ ۔ مالک کے دربار میں سوائے بھگت کے اور کوئی دخل
نہیں پا سکتا ہے ۔ جتنے رشی منی یوگی یتی گیانی سنیاسی پرم ہنس ہوئے اور اپنے

مت کے پورے بھی تھے پھر ان کو مالک کے دربار میں دخل نہیں ملا۔ کیونکہ اہنکاری تھے۔ اور نگرے ان کو سنت ست گورو نہیں ملے اور اس وقت میں جو لوگ ان کے گرنتھ پڑھکر اپنے کو پورا خیال کرتے ہیں اور جیسی کرنی اُن لوگوں نے کری اس کا چوتھا حصہ بھی نہیں کرتے اور سنت ست گورو کی نندیا کرتے ہیں وہ کیسے اس دربار میں دخل پاویں گے اب سب کو چاہیئے کہ اس بات کو نشچے کر کے مانے کہ جو سنت ست گورو کی بھگتی کرتے ہیں وہ کل مالک کی بھگتی کہتے ہیں کیونکہ پورے ست گورو اپنے وقت کے ہیں اور کل مالک میں بھید نہیں ہے دونوں کا ایک ہی روپ ہے +

(نوٹ) ٹھیک ہے آپ جیسے مالک کے دربار میں آپ جیسے ہی بھگت رہ سکتے ہیں +

بچن ۲۵۰ - جس کو پورے ست گورو ملے اور وہ ان کی سیوا اور ست سنگ اور پریت اور پرتیت کرتا ہے پر اس عرصہ میں پورے ست گرو گپت ہو گئے اور اس کا کام ابھی پورا نہیں ہوا یعنے کچھ انتر میں نہیں کھلا تو جو اس کی چاہ ہے کہ میرا کام پورا ہووے۔ تو جو ست گورو کے بنائے ہوئے سنت گورو ہیں تو ان میں ویسی ہی سُرت اور پرتیت اور اُن کی سیوا اور ست سنگ کرے اور ست گورو پہلے کو انہیں میں موجود سمجھے کیونکہ شبد سروپ کر کے سنت ست گورو اور سنت ایک ہی ہیں دو نہیں ہیں اور دیہہ سروپ کر کے وہ دو دکھلائی دیتے ہیں + اور پچھلوں کا عقیدہ دینے ماننا اس سبب سے فائدہ ہے کہ اُن سے پریت نہیں ہو سکتی نہ تو اُن کو دیکھا ہے نہ ان کا ست سنگ کیا اور جو ست گورو ملے نہیں۔ ا اُن کے چرنوں میں پریت نہیں ہو سکتی اس واسطے انہوں گی یعنے عشوقین ہووے

چاہیے کہ ست گورو پرنکیش سے لیئے اپنے دقت کے سے پریت کرے اور ان
میں اور ست گورو پہلے میں سوائے دیہہ سوروپ کے بھید اور فرق نہ کرے
اور اپنا کام پورا کرواوے۔ اور جو اسے چاہ اپنی ترقی کی نہیں ہے تو ست گورو
پہلے کی پریت اور پرتیت دل میں رکھے ہوئے انہیں کا دھیان اور جو جگت
اُنہوں نے بتائی ہے اس کا ابھیاس کرے جاوے۔ انت کو وے ست گورو
واسی رہتا ہے اُسکا کارج جسقدر ہوگا اسقدر کریں گے پر پورا کارج نہیں ہوگا
پھر اُسکو جنم دھارن کرنا پڑیگا اور پھر ست گورو ملینگے تب اُنکی بھگتی اور ست سنگ کرکے
کارج پورا ہوگا سبب ست گورو گپت ہوتے ہیں وہ اس وقت کسی کو اپنا جانشین
مقرر کرکے اسمیں خود آسماتے ہیں اور بدستور جیووں کا کارج کرتے رہتے ہیں
اور جب موج ایسی کارروائی کی نہیں ہوتی ہے تب اپنے دہام میں جا سماتے
ہیں اسواسطے سیوک انوراگی کو ایسے ست گورو میں فرق نہ کرنا چاہیے مگر جو صرف
پہلی سیوک ہیں وہ ست گورو دوسری کی بھگتی میں نہیں آوینگے اسواسطے ان کا کارج
بھی جسقدر کہ ست گورو پہلے کے روبرو ہوگیا ہوگا اسیقدر آگے ترقی اور درستی ہوگی +

(نوٹ) جب راد ہاکر سنے ہی کو اوتار لیا ہے تو دیہہ بدلنے کی ضرورت ہی کیا شبد یال
سنگھ کا چولہ چھوڑ راے سالگرام کے پُرانے چرلے میں کیا بہتری دیکھی بہتر ہوتا الہ آباد
کی طرح نیا چولہ بدل لیتے مگر اس کا بھی کچھ ثبوت کرم گتی نے نجانے کس لڑی میں پرو رکھا ہے

بچن ۲۵۴- جبکہ ست گورو کو تم سے مالک کہہ چکے تو پھر اور مالک کہاں سے
آیا کہ جس کو تم مانتے ہو اور بڑا سمجھتے ہو تمہارے تو ایک ست گورو ہی مالک ہیں دیہہ رکھکر
جو سوروپ دکھلایا ہو پہلے اسی سے کام ہوگا دوسرا سوروپ ان کا سچے مالک یعنی
ست پُرش راد ہاسوامی کا سوروپ ہے اور وہی تمہارے سچے بادشاہ ہیں +

(لنوٹ) مالک ہونگے رادھا سوامی جی کے ہم کیوں بنانے لگے +

بچن ۲۵۸ - بدیاوان گورو سے جیو کے سننے دو نہیں ہو سکتے البتہ ستسنگ بلاس خوب ہو جاتا ہے جب ایک شلوک کے چار یا زیادہ ارتھ لئے تو جیووں کو اور سننے میں ڈالا کہ وہ کون سے ارتھ کو پکڑیں - جو بات کہ جیو کی کلیان کے واسطے درکار تھی چھانٹ کر نہ کہی تو جیو کیسے مکتی کا راستہ پاویں اور کیا جتن کریں اس واسطے چاہیے - کہ نشٹھاوان گورو کھوجو جب تک وہ نہیں ملینگے کارج نہیں ہوگا اور یہ سونے کے سمان جو تریہی ملی ہے اس کو نمک اور آٹے کے سمان پنڈت اور بھیش اور باچک گیانیوں کے سنگ میں بقیہ ری سے خرچ نہ کرے اور ست گورو لپرا کھوج کر انکی سیوا اور ست سنگ کرے +

(لنوٹ) واہ کیا موج ہو وو دانوں سے سننے دو نہیں ہونگی تو آپ جیسے کچھ جاہلوں سے

بچن ۲۶۱ - کسی طرح کی جب تکلیف ہووے تب حضور ست گرو کو یاد کرے وے فوراً سیوک کے پاس نج روپ سے موجود ہیں کال اور کرم اس روپ کے پاس نہیں آ سکتے ہیں، دور ہی دور سے ڈراتے ہیں اور آپ بھی ڈرتے ہیں پھر ست گرو کی گود میں کسی طرح کا ڈر نہیں ہے ست گورو ہر وقت رکشک موجود ہیں اور سمہال اپنے سیوک کی کرتے رہتے ہیں موج اور مصلحت ان کی سیوک نہیں جان سکتا ہے پر وے خوب جانتے ہیں اور جو موج ہووے تو سیوک کو بھی جتا دیتے ہیں - شبد روپ ست نام روپ پریم روپ آنند روپ ہر شروپ اور سہارا روپ ہیں +

(لنوٹ) زندہ تھے تب کسی کی مدد نہ کر سکے اب تو نہ جانے کہاں کرموں کا پھل بھوگ رہے ہیں یہ تو مورکھوں کے دل بہلانے کی باتیں ہیں +

بچن ۲۶۱ - اس جگ میں واسطے جیو کے کلیان کے سوائے ست گورو
اور شبد بھگتی کے دوسرا مارگ اور اپائے سنتوں نے برنن نہیں کیا اور وید اور پران
میں بھی کلجگ کے واسطے یہی جتن رکھا ہے یعنے گورو اور نام کی اپاشنا سے جیو
کا کارج ہوگا اس میں پرمان بہت سے ہیں (ایک آدھ تو لکھا ہوتا) مورت پوجا تیرتھ
برت جپ تپ ہوم جگیہ اچار یہ اور جات برن کے کرم اور کریا جوگ یعنے ہٹھ جوگ اور
اشٹانگ جوگ یہ سب پچھلے جگوں کے دھرم ہیں اس جگ میں نہ تو یہ کسی سے بدھی
پوروک بن سکتے ہیں اور نہ اُن سے وہ پھل جس میں جیو کا کلیان ہووے ملسکتا ہے
اس واسطے انکا بالکل نشیدھ ہے جو جیو کہ من ہٹھ سے ان کرموں کو کرتے ہیں اُن کی
حالت غور کر کے دیکھ لو کہ پہلے تو اُن سے یہ کرم جیسے کہ چاہئے بنتے ہی نہیں ہیں اور
جو کچھ اوپری انگ اُن کے کرنے نظر آتے ہیں سو اس کرنی سے اور اہنکار پیدا ہوتا ہے اور
بجائے ان کرن کی شدھی کے اس کرنی سے اور پاپ اور ملینتا بڑھتی ہے (بالکل جھوٹ اور
بیہودہ ہے) اس واسطے مناسب ہے کہ بیہودہ دھوکے میں نہ بچیں اور ان کرموں میں اپنے
تن من اور دھن کو برتھا خرچ نہ کریں اور جو لوگ کہ ان کرموں کا اپدیش کرتے ہیں. غور کرکے دیکھو
کہ وے یا تو روزگاری یا اہنکاری اور اپنی جیو کا یا مان بڑائی کے نمت اپدیش کرتے ہیں.
(آپ سے بڑھ کر نہیں) جیو کے کارج کا انکو بالکل خیال نہیں ہے. اس واسطے انکا کہنا نہیں
ماننا چاہئے اس میں بھی سنتوں کے بہت پرمان ہیں. جن سے صاف ظاہر ہے کہ کلجگ میں ان
کاموں کے واسطے بالکل حکم نہیں ہے اور جو کہ حکم نہیں مانتے وہ یا تو سنساری یا روزگاری یا
اہنکاری ہیں. سو ان کے واسطے یہ اپدیش بھی نہیں ہے سمجھ دار اور پرمارتھی جیو کو ذرا غور کرنے
سے معلوم ہوگا کہ حقیقت میں یہ بچن سنت اور مہاتماؤں کا جو پچھلے کرم اور دھرم کے کھنڈن
میں ہے سچا ہی ہے یعنے مورت پوجا کا مطلب من اور چت کے ایکاگر کرنے کا تھا سو اب ایک

کھیل ہو گیا اور کوئی بھی مورت کا درشن گھنٹے دو گھنٹے بیٹھ کر پریم پوروک نہیں کرتا تو وہ پھل
جو کہ پچھلے مہاتماؤں نے اس کام میں رکھا تھا کیسے پراپت ہوگا برخلاف اس کے اور من اور چت
کی برتیاں کھیلن اور تماشہ میں لگ گئیں تو بجائے فائدہ کے نقصان ہوا اسیطرح تیرتھوں
میں پہلے سنت مہاتما رہتے تھے اور جو وہاں جاتے تھے وہ انکا درشن اور ست سنگ کر کے انتہکرن
کی شدھی حاصل کرتے تھے اب بجائے اس کے گنگا جمنا اتھوا جل میں اشنان کر کے باقی وقت بازاروں
کی سیر اور سوغات کی خرید و فروخت میں جاتا ہے یا بھنڈارے کے سر انجام میں یا کھانے پینے میں خرچ
ہوتا ہے اور شور غل بھیڑ بھاڑ میں ست سنگ اور اندر برتی اچھی طرح نہیں ہو سکتی اسواسطے
تیرتھ کا بھی پھل الٹا ہو گیا اور تیرتھ میلے اور تماشے ہو گئے اسیطرح جپ تپ بھی صرف ٹیک باندھ
کر کے یا لوگ دکھائی کیلئے کئے جاتے ہیں اور من کے روکنے کا اس کرتوت میں ذرا خیال نہیں
کیا جاتا اسلئے اسمیں بھی بجائے فائدہ کے اور نقصان ہوتا ہے کیونکہ برسیں جپ تپ کرتے گذر
جاتے ہیں اور جو حال دیکھا جاوے تو سوائے اس کے کہ سنسار کی باسنا اور زیادہ ہو گئی کوئی
پرمارتھی انگ کی ترقی نظر نہیں آتی اور جیو کہ پریمی اور بھولے ہیں وہ بھی روزگاری اور سنساری
کے رنگ میں اپنا پریم کھو بیٹھتے ہیں اور مفت اپنا وقت ان نشپھل کرموں میں کھوتے ہیں (جیسے
مورتی پوجا و تیرتھ فضول ویسے ہی آجکل گورو سیوا و سرت شبد) اور کریا جوگ اور اشٹانگ جوگ
یہ سمہ نہیں ہے (بالکل جھوٹ ہے) نہ تو شریر میں وہ طاقت ہے کہ جیو کاشٹا کی برداشت کرسکے اور
نہ وہ کرتوت پوری اترے کیونکہ اس کے سنجم بالکل نہیں بن پڑتے ہیں اس واسطے اس کا بھی
پھل الٹا ہو گیا اسیطرح برت وغیرہ تیوہار ہو گئے کیونکہ اس روز دو شیش کر سواد کے پدارتھ
کھانے میں آتے ہیں اور زیادہ تر آلس اور نیند پیدا کرتے ہیں بھجن بندگی کا کچھ ذکر نہیں
ہوتا ہے اور اہنکار ان کرموں کا نہایت بڑھتا ہے جو کہ کل پاپوں کا مول پاپ ہے اسیطرح اور
سب کرموں کا حال بھی دیکھ لو اور من میں وچار کر سمجھ لو کہ اب اس وقت میں ان کرموں

کے کرنے سے پرمارتھ کا پھل کچھ بھی نہیں ملتا ہے بلکہ من اور چت کو زیادہ میلا اور اہنکاری کرتے ہیں اور بعضے جیو گیان کی پوتھیاں جس کو ویدانت شاستر کا انگ بتاتے ہیں پڑھتے ہیں اور پڑھکر اس کا منن کر کے اپنے تئیں گیانی اور برہم سوروپ مانتے ہیں یہ سب سے بڑا اہنکار کا مارگ اس وقت میں پرگھٹ ہوا ہے پہلے تو یہ جو گیان آج کل پھیل رہا ہے وہ ویدانت مت کے موافق نہیں ہے ویدانت مت میں جب سبھی ہووے کہ اس کے سرب انگ پورے ہوویں یعنے پہلے کرم اور اپاشنا کر کے چار سادھن حاصل کرے تب گیان کا ادھکاری ہووے سو دیکھنے میں آتا ہے کہ گیان کے گرنتھ جواب جاری ہوئے ہیں ان میں کرم اور اپاشنا کا کچھ ذکر ہی نہیں ہے اور نہ آج کل کے گیانی کچھ کرم اور اپاشنا کرتے ہیں پھر ان کو گیان کس طرح اور کہاں سے حاصل ہو سکتا ہے ان کا بچن ہے کہ گیان کے گرنتھ پڑھنا اور انکا بچار اور منن کرنا ہی کرم اور اپاشنا ہے تو کیا بیاس اور وششٹھ اور پچھلے گیانی جو کہ جوگ کر کے گیان کے پد کو پراپت ہوئے نادان تھے کہ ناحق انہوں نے اپنا وقت خراب کیا اور محنت اٹھائی ایسا گیان جو کہ آج کل جاری ہے نہایت آسان ہر کسی کو چند روز میں حاصل ہو سکتا ہے کیونکہ دو چار گرنتھوں کا پڑھنا اور سمجھنا ہی سادھن اور یہی سدھانت ہے اور من کے نرمل اور نسچل کرنے کی کچھ ضرورت نہیں پھر گیانی اور اگیانی میں کیا بھید ہے صرف اتنا کہ وہ گیان کی باتیں زبان سے کہتا ہے پر برتاؤ میں دونوں برابر ہیں۔ تو باتوں سے جیو کا ادھار نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ زبان کے کہنے سے جڑ چیتن کی گانٹھ جو کہ ہمیشہ سے جوگ کر کے کھلتی رہی ہے ہرگز نہیں کھلیگی اور جو اپنے من میں خوب بچار کر دیکھا جاوے تو صاف معلوم ہوگا کہ اس مت سے کبھی جیو کا کلیان نہیں ہو سکتا ہے۔ اور نہ من اور اندری لبس ہو سکتی ہیں۔ اور جب کہ پچھلے

جگوں کے کرم اب بن نہیں سکتے ہیں اور اشٹانگ جوگ بھی نہیں ہو سکتا ہو۔ تو
گیان جو ان کرموں کا پھل تھا کیسے پراپت ہوگا اس سے ظاہر ہے کہ جو کچھ آجکل کو
گیانی کہہ رہے ہیں اور مان رہے ہیں یہ باچک گیان ہے جیسے کہ کوئی بھوکا
مٹھائی کا ذکر کرے اور نام اُن کے تفصیل وار لیوے پر اس طرح کرنے سے نہ
سواد زبان کو حاصل ہوگا اور نہ پیٹ بھریگا اس واسطے سنتوں نے اس گیان
ست کا ہر ایک کے واسطے بالکل نشیدھ کیا ہے اور جیو کی مکتی اور ادھار ست گورو
اور شبد بھگتی سے مقرر رکھا ہے اور اہنکاری اور بدیاوان اور روزگاری
اس پر ترک کریں گے۔ اور اس کو سُنکر ناراض ہونگے اور جو جیو کہ پرمارتھی
ہیں اس بچن کو غور کرکے سمجھیں گے اور مانیں گے +

(نوٹ) جو آپ پر اعتراض کرے وہ اہنکاری جو ہاں میں
ہاں ملائے۔ وہ سنت +

اوم شم

قابل دید اور دلچسپ کتابیں

جن کا
مطالعہ ہر ایک متلاشی حق کے لئے از بس ضروری ہے

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۱۰/	بہدارنیک اُپنشد کا اردو ترجمہ حصہ اول	۸/	بھارت درپن ......
		۶/	خریداران آریہ مسافر سے
۵/	وشنار پوریک سندہیا ودھی ..	۵/	کلیان مارگ ......
	ملہان وید و قران کی سوانح	۲/	اثبات تناسخ ......
۳/	عمریوں کا مقابلہ	۴/	دی جج ......
۶/	رادھاسوامی مت درپن	۸/	فلسفہ عبادت ......

آریہ جنتری و ڈائرکٹری بھی دفتر آریہ مسافر سے ملسکتی ہے اُردو قیمت ۳/

مندرجہ بالا کتابیں

مینیجر کارخانہ آریہ مسافر جالندھر شہر سے ملسکتی ہیں۔

1

اُوم

राधा स्वामी
मत प्रकाश

लेखक: हरी सिंह
वर्ष 1902

دیباچہ



ناظرین کتاب ہذا کی سیوا میں نہایت ادب کے ساتھ نویدن ہے۔ کہ
میں بعد محنت کثیر کے یہ چند اوراق رادہا سوامی مت کے متعلق آپ کی
سیوا میں پیش کرتا ہوں۔ اگرچہ میں نے اس کتاب میں رادھا سوامی مت
والوں کو ہی مخاطب کیا ہے۔ مگر یہ کتاب ہر شخص کے لئے مفید ثابت ہوگی
کیونکہ مجھ کو معلوم ہوگیا ہے کہ آریہ ورت میں بہت سے ایسے اشخاص موجود
ہیں کہ جن کو اس مت کا حال اور اُس کے سدّہانتوں کی مُطلق خبر نہیں ہے
یہی وجہ ہے کہ میرے بہت سے سماجک بھائی بھی بوجہ اپنی ناواقفیّت کے
ویدک دھرم کو چھوڑ کر اس مت میں شامل ہوگئے ہیں۔ رادھا سوامی مت کی
کتابوں میں بہت سے ایسے مضمون بھی پائے جاتے ہیں۔ کہ جن کے دیکھنے
سے معلوم ہوُا ہے۔ کہ اس مت کے گورو نے آریہ سماج پر بھی بہت سے
بیجا حملے کئے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک مضمون رادہا سوامی مت سندیش
میں سے یہاں پہ نقل کرتا ہوں۔ جس سے معلوم ہوجاویگا۔ کہ ایسے ہی
چند وجوہات کے سبب سے میں نے یہ کتاب لکھی ہے۔ وہ مضمون یہ ہے:۔
جو سماج جہاں تہاں آجکل جاری ہیں۔ اُن کے اچارج بدیاوان اور

بدھوان ہوئے۔ اُنہوں نے حالت اُس وقت کے جیووں کی دیکھ کر کہ کھان
پان اور آزادگی کی خواہش سے (لوگ) اپنے مت کو چھوڑ کر غیر مت میں شامل
ہوتے چلے جاتے ہیں۔ یا ارادہ شامل ہونے کا رکھتے ہیں۔ اس سبب سے
مناسب اور مصلحت وقت سمجھ کر قریب قریب بیدانت شاستر کے قاعدہ
اور اُصول کے مطابق نیا مت کھڑا کیا اور اُس میں ہر طرح کی آزادگی کھان
پان وغیرہ اور شادی بیوہار مثل عیسائی مت والوں کے جیووں کو دیدی۔
اور جو ظاہری رسوم کہ پرانے وقتوں سے جاری ہیں۔ اور اُن کو لوگ اپنے
مذہب کا ایک انگ سمجھتے ہیں۔ اور اُن کے جاری رہنے میں اس زمانہ میں
سوائے ہرج اور تکلیف کے کوئی خاص دنیاوی یا پرمارتھی فائدہ نظر نہیں
آتا ہے۔ اُنکی قید چھڑوادی۔ اور ایک مالک کا کہ جس کو مطابق بیدانت شاستر
کے برہم کہتے ہیں۔ اشٹ بند ہوا کر اُس کی استتی اور مہماں اور شکرانے
کے بھجن یا بانی کا پڑھنا یا گانا جاری کیا۔ اور نقل یعنی مورت وغیرہ بنا کر پوجا
کرنے کو منع اور نشیدھ کیا۔ اور تیرتھ برت اور اوتار اور دیوتاؤں کی پوجا
(مورتیں بنا کر) جو کثرت سے جاری تھیں۔ موقوف کر دی۔ اور جو کوئی زیادہ
شوق والے معلوم ہوئے۔ اُن کے واسطے پرانا یام یعنی اشٹانگ یوگ
کے ابھیاس کرنے کی ہدایت کی۔ لیکن جو کہ یہ ابھیاس (اشٹانگ یوگ
کا طریقہ) کا طریقہ نہایت کٹھن اور اُس کے سنجم بھی بہت کٹھن ہیں۔
اور اس کا سچا ابھیاسی اُن کے بیڑے میں ظاہرا کوئی نظر نہیں آتا
ہے۔ اور کوئی کوئی برہم کو اکاشوت بیاپک مان کر اُس کا (یعنی برہم کا)
دھیان آنکھ بند کر کے یا کھلی آنکھوں سے بغیر مقرر کرنے کسی خاص مقام
کے اندر یا باہر میں کرتے ہیں۔ اس ابھیاس سے تھوڑی صفائی ہوتی
ہے۔ اور جو کوئی پریم سہت بانی کا پاٹھ کرتے ہیں یا بھجن گاتے ہیں
تو وہ بھی اُس وقت کسی قدر اپنے من میں گدگد ہو کر برہم کی حالت[1] میں

[1] برہم کی حالت میں محو ہونا ہی تو اوپاسنا کا منشا ہے۔ خواہ وہ (باقی نوٹ اگلے صفحہ پر دیکھو)

تھوڑی دیر کے واسطے بہر جاتے ہیں۔ مگر وہ حالت زیادہ ٹھہراو کی نہیں ہوتی ہے۔ اور نہ اُن کی ترقی صرف اسی قدر کارروائی سے ممکن ہے۔ ان سماجوں میں صرف اسی قدر سادھن واسطے پراپتی مکتی کے جاری ہے" (دفعہ ۵۱ صفحہ ۷۴ رادھاسوامی مت سندیس) اور (اسلئے) "یہ سب لوگ کُل اور سچے مالک کے بھید اور انتر میں مَن اور سُرت کے چڑھانے کے ابھیاس سے بالکل بے خبر ہیں۔ اور اسی سبب سے جیووں کا جو کہ ان سماجوں میں شامل ہیں۔ سچا اودّھار بلکہ کسی اونچے درجہ کا بھی اودّھار یا مکتی ممکن نہیں ہے" (دفعہ ۱۱۶ - صفحہ ۸۵) +

ناظرین کو معلوم ہو کہ میں نے اس کتاب میں رادھاسوامی مت کے حالات اور سدھانت اور اُن کے پوشیدہ ابھیاس کرنے کے طریقے جوں کے توں درج کر دیئے ہیں۔ اور ان کے مت کی کتابوں کی علمی غلطیوں کو میں نے اس لئے نہیں دُرست کیا ہے۔ کہ ناظرین کو ان کی علمی لیاقت بھی معلوم ہو جاوے گی۔ میں نے اس کتاب میں کوئی بات ایسی نہیں چھوڑی کہ جو اس مت کے سدھانت میں پائی جاتی ہو۔ مجھے یقین ہے کہ رادھاسوامی مت کے چیلوں کو بھی اس قدر واقفیت نہیں ہے کہ جس قدر ناظرین کو اس کتاب کے پڑھنے سے معلوم ہو جاویگی +

اور اس لئے میرے آریہ بھائیوں کے لئے یہ کتاب ایک غیر معمولی واقفیت کا کام دیگی۔ میں نے اس مت کے سدھانتوں کا کھنڈن زیادہ زوردار الفاظ میں اسلئے نہیں کیا ہے۔ کہ اول تو کتاب کا مضمون بڑھتا ہے۔ دوئم اسلئے کہ مجھ سے بھی زیادہ ہوشیار اور کھنڈن کرنے والے وِدوان [ر]شش آریہ ورت میں موجود ہیں۔ کہ جن کے لئے اس مت کے [...]ت کو ظاہر کر دینا ہی کافی اور مناسب ہے +

[...] [وا]سطے ہو۔ مگر رادھاسوامی مت میں تو سوائے دماغ [...]ے سُننے کے اور کچھ بھی نہیں ہے +

[...]ی تو سنائی و سجاتی ہیں اور کبھی نہیں۔ کیونکہ فرضی ہیں +



میں نے کس قدر محنت سے اس مت کا پوشیدہ حال معلوم کر کے اور ترتیب دیکر ناظرین کے روبروپیش کیا ہے۔اس کا حال صرف مجھی کو معلوم ہے۔اور میں اپنی محنت کا اُس وقت سپھل ہوتا مانونگا جبکہ ناظرین کوشش کر کے اُس کو ہر جگہ پھیلا دینگے۔اگر اس کو ہندی میں کیا جاوے تو صرف اُردو سے ہندی کے اکشر ہی تبدیل کئے جاویں۔یعنی صرف عبارت ہی بدلنی چاہیئے۔کیونکہ اس مت میں مستورات کثرت سے شامل ہیں۔اور جس کی وجہ یہ ہے۔کہ اوّل تو اس مت کے سِدّھانت ایسی سہل عبارت اور ہندی میں لکھے گئے ہیں۔کہ جن کو مستورات بہت جلدی سمجھ جاتی ہیں۔دوئم ہمارے دیش کی مستورات علم الٰہی سے بے بہرہ ہیں۔جو کہ ہماری کتابوں کی موجودہ بھاشہ کو پڑھ کر اُس کا مطلب نہیں سمجھ سکتی ہیں۔اور کہ جس کو ہر ایک آریہ بھائی کو نہایت زور سے محسوس کرنا چاہیئے ٭

ہری سنگھ



اوم

مختصر حالات بانی رادھا سوامی مت

جاننا چاہیئے۔ کہ بانی اس مت کے لالہ شیودیال جی قوم کھتری ساکن آگرہ تھے۔ کہ جن کی استری کا نام رادھا[ع۱] تھا۔ ان کے جیون چرتر میں تحریر ہے کہ ان کا کوئی گرو نہیں تھا۔ مگر یہ بات غلط ہے۔ کیونکہ ہدایت نامہ مندرجہ کتاب سار بچن نظم کے اندر لالہ شیودیال جی نے اپنا گورو تسلیم کیا ہے (دیکھو ہدایت نامہ مندرجہ کتاب ہذا) +

ان کی پیدائش سمت ۱۸۷۵ بکرمی بھادوں بدی اشٹمی مطابق ماہ اگست ۱۸۱۸ء وقت ساڑھے بارہ بجے رات کے تبلائی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ آپ کا کوئی گورو نہیں تھا[ع۲]۔ بلکہ اپنے چھ سات سال کی عمر سے ہی اپنے مت کا پرچار شروع کردیا۔ جس کو کہ وے سنت مت کے نام سے پکارتے اور ظاہر کیا کرتے تھے۔ اور نہ آپ نے کسی شخص سے کسی قسم کا اوپدیش لیا تھا۔ بلکہ خود آپ ہی اپنے والدین کو اُپدیش کرنے لگے تھے۔ اور عرصہ دراز تک اپنے مکان کے کوٹھے میں بیٹھ کر ابھیاس سُرت شبد یوگ کا کرتے رہتے تھے۔ کبھی کبھی ابھیاس میں ایسے مشغول ہو جاتے تھے۔ کہ حاجاتِ ضروری کے لئے بھی دو دو تین تین دن تک باہر نہیں نکلتے تھے۔ ان کے مرنے کے بعد ان کے مشہور چیلے

ع۱ سُنا ہے کہ اُنکا اصلی نام رادھا نہیں تھا۔ مگر ظاہرا طریقہ پر اُنکو رادھا جی ہی کہکر پکارتے تھے +

ع۲ یہ بات بالکل جھوٹ ہے۔ کیونکہ رائے سالگ رام نے جو ہدایت نامہ کہ لالہ صاحب کا ان کی بیماری کے دنوں پوتھی سار بچن نظم میں تحریر کیا ہے۔ اس میں لالہ صاحب کا گرو یعنی گرو کا گرو ہونا تسلیم کیا ہے دیکھو ہدایت نامہ مندرجہ کتاب ہذا

رائے سالگ رام قوم کائستھ پوسٹ ماسٹر جنرل ساکن آگرہ ان کی جگہ گدی پر براجمان ہوئے (اور جیسا کہ دستور ہے) انکا لقب بھی حضور رادھاسوامی کہلایا۔ اُنھوں نے کئی کتابیں اس مت کے متعلق تصنیف کرائیں۔ مگر اُن میں سے چند کتابوں میں جو اُپدیش کیا گیا ہے۔ اُس کے اُپدیش کرتا لالہ شیودیال کو ہی تبلایا جاتا ہے۔ چنانچہ اُن کی تصنیفات میں سے خاص خاص کتابیں جو کہ مانی جاتی ہیں۔ سار بچن نظم اور سار بچن نثر ہیں۔ ان کتابوں میں گروجی نے اپنے بھگتوں کے لئے بہت کچھ اُپدیش تحریر کیا ہے۔ لیکن یوگ ابھیاس کے طریقہ کو کسی جگہ پر بھی صاف صاف تحریر نہیں کیا۔ اور جس کو صرف زبانی ہی بذریعہ اُپدیش تبلایا جاتا ہے۔ اور جو کہ اس کتاب میں صفحہ (   ) پر تحریر ہے۔ اس ابھیاس کے طریقہ کی نسبت ان کا دعوےٰ ہے۔ کہ یہ اُپدیش یعنی طریقہ آجتک کسی مذہب کے بانی نے ظاہر نہیں کیا۔ اور کہ جسکو لالہ شیودیال جی نے ہی ظاہر کیا ہے عرصہ کئی سال کا ہو چکا ہے۔ کہ رائے صاحب کے مرنے کے بعد مہاراج برہم شنکر قوم برہمن ساکن بنارس جو کہ الہ آباد میں ایک معزز عہدہ پر ملازم تھے۔ لالہ شیودیال جی کی جگہ تیسری گدی کے انچارج بنے۔ ان مہاراج کے زمانہ میں ہی مجھ کو ست سنگ میں شامل ہونے کا موقعہ ملا تھا۔ اور ان سے ہی اُپدیش لیا تھا۔ اور اُس وقت ہی اس مت کے متعلق کافی تحقیقات بذریعہ کتب و حصول اُپدیش اور علمی پہلو سے کی تھی۔ افسوس کہ ماہ اکتوبر ۱۹۰۷ء میں انکا بھی دیہانت ہو گیا۔ آجکل رادھاسوامی گدی پر لالہ کامتا پرشاد مقیم شہر غازی پور کو مانا جاتا ہے۔ لیکن اس وقت رادھا ئی مت کے ست سنگیوں کے کئی بھاگ ہو گئے ہیں۔ بعض تو اُن کو گرو تسلیم کرتے ہیں۔ اور بعض نہیں کرتے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ جو شخص کسی نہ کسی حکمت عملی سے کوشش کر کے اپنے بھگت زیادہ تعداد میں بنالے۔ وہی لائق مانا جاتا ہے۔ اور اُس کی جانب لوگ جُھک جاتے ہیں۔ رائے سالگ رام صاحب کے زمانہ میں اس مت کے

بہت کچھ ترقی اسلئے کی تھی۔ کہ رائے صاحب پوسٹ ماسٹر جنرل تھے۔ جو کوئی شخص کہ آپ کے مت میں شامل ہوتا تھا۔ اُس کی آپ بہت کچھ روپیہ پیسہ سے بھی مدد کر دیا کرتے تھے۔ اور اگر وہ بے روزگار ہوتا تھا تو آپ اُس کو اپنے محکمہ ڈاکخانہ میں کسی نہ کسی جگہ ضرور ملازم کرا دیا کرتے تھے یہی باعث ہے۔ کہ اب تک این۔ ڈبلیو۔ پی کے ڈاک خانوں میں رادھاسوامی مت کے ماننے والے بہت لوگ ملازم ہیں۔ ڈاکٹر دوارکا ناتھ کی تحریک سے میں نے آگرہ میں جاکر ۱۸۹۴ء میں ایک روز کے لئے رائے صاحب کے ست سنگ میں شریک ہوکر آپ کی آرتی وغیرہ جو کہ مندروں کی مورتی کی طرح نہایت ہی خوبی سے اُترتی تھی دیکھی تھی۔ رائے صاحب خود مٹھائی وغیرہ جھوٹی کر کر کے اپنے چیلوں کو کھلایا کرتے تھے۔ مگر برہم شنکر جی ایسا خود نہیں کرتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ قوم برہمن میں سے نہ ہونے کی وجہ سے اُن کے اندر یہ بھاو تھا +

حالات رادھاسوامی مت اور اُن کے عقائد کا

اس مت کا نام رادھاسوامی مت ہے۔ اور اسی کو ست مت یا کہ سنت مت یعنی سنتوں کا مت بھی کہتے ہیں۔ گذشتہ زمانہ میں یہ مت نہایت ہی گپت رہا ہے۔ پرانا قاعدہ یوگ ابھیاس کا کہ جس کو اشٹانگ یوگ بھی کہتے ہیں۔ وہ نہایت ہی مشکل اور خطرناک تھا کیونکہ وہ بذریعہ پرانایام کے شروع کیا جاتا تھا۔ اور اُس کے طریقہ اور پرہیز نہایت ہی مشکل تھے۔ اور اسی وجہ سے اُس کو کوئی کر بھی نہیں سکتا ہے۔ مگر حضور رادھاسوامی دیال نے اپنی دیا سے سنساری جیووں کو جنم مرن سے بچانے کے لئے اور یہ دیکھ کر

ف یہ صاحب عرصہ ۲۵ سال کے ست سنگی میں پہلے اجمیر آفس میں ملازم تھے مگر اب انبالہ میں رہتے ہیں۔

کہ ہمارے بھیجے ہوئے جیو مدّت سے نہایت ہی تکلیف میں ہیں اور چوراسی کے چکر میں پڑے ہوئے ہیں۔ ایسا آسان طریقہ یوگ ابھیاس کا ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو سچّا شوق پرمارتھ کا ہو۔ وہ آسانی سے اس طریقہ سے ابھیاس کر کے جنم مرن کے چکّر سے چھوٹ سکتا ہے۔ خواہ وہ مرد ہو یا کہ عورت۔ جوان ہو یا کہ بڈھا اور ایسا آسان طریقہ گذشتہ زمانہ سے لیکر آج تک کسی نے بھی نہیں بتلایا۔ اسی وجہ سے گذشتہ زمانہ کے لوگ منزلِ مقصود تک بھی نہیں پہنچے۔ کیونکہ اُن میں اندرونی ابھیاس کا طریقہ بالکل نہیں تھا۔ صرف بیرونی پاٹھ اور پوجا جاری تھی۔ کہ جس سے کسی قدر ظاہرہ صفائی ہو سکتی ہے۔ رادھا سوامی مت میں سنجات کے لئے صرف تین چیزوں کی ضرورت ہے۔ یعنی:۔

(۱) گرو (۲) نام (۳) ست سنگ +

(۱) گرو سے مطلب سچے گرو سے ہے جو کہ آپ ہی کل مالک اور ست پرشس ہو۔ اور انتر کا سب بھید جانتا ہو۔ بناوٹی گرو سے کام نہیں چل سکتا ہے +

(۲) نام سے مطلب اصل نام سے ہے جو کہ کل مالک کا ذاتی نام ہے۔ معہ بھید اُس کے راستہ کے جس کا کہ وہ نام ہے صفاتی نام سے کام نہیں چل سکتا ہے +

(۳) ست سنگ سے مطلب سچّے ست سنگ سے ہے۔ جس کی دو قسم ہیں۔ اوّل ست سنگ اندرونی یعنی اپنی سرت کو جس کو جیو آتما بھی کہتے ہیں۔ اندر کی جانب کو چڑھا کر ست پُرش۔ رادھا سوامی کے چرنوں میں لگاوے +

دویم ست سنگ بیرونی یہ ہے کہ جب کبھی ست سنگ اور درشن ست پُرش کا جو کہ سچے اور پورے سنت اور سادہ ہیں۔ اتفاقاً یا کہ خوش نصیبی سے ہو جاوے یا کہ کرے۔ تو اُن کے بچن نہایت غور اور محبّت سے سنے اور اُن کو گرہن کرے۔ اور جو کچھ سیوا بن سکے

اُن کی کرے۔ کہ جس سے چند روز میں ست سنگی کو اپنی حالت بدلتی ہوئی۔ خود بخود معلوم ہونے لگ جاویگی۔ پوتھی[۱] کا پاٹھ کرنے۔ مندروں[۱] میں جانے مورت[۱] کے درشن۔ گنگا جمنا[۱] کے اشنان۔ جپ[۱]۔ تپ[۱] اور سُمرن[۱] صفاتی نام کا کرنے سے کچھ بھی حالت نہیں بدل سکتی ہے۔ بلکہ ایسا کرنے سے اہنکار ہو جاتا ہے۔ سُرت یعنی جیو آتما جس کو روح بھی کہتے ہیں۔ کل مالک رادھا سوامی کی انش ہے۔ اور یہی شریر میں ایک بڑا بھاری جوہر ہے کہ جس کی طاقت سے کل اندریاں اپنا اپنا کام کرتی ہیں۔ اور اسی کو شبد یعنی سوامی کی دھارا بھی کہتے ہیں۔ سنتوں نے اسی جوہر کو چھانٹ کر اُسکے اصلی خزانے کی جانب کو متوجہ کیا۔ اور جب اُس کی سچی توجہ اُدھر کو ہوتی ہے۔ تب آہستہ آہستہ اُس کی حالت بھی بدلتی جاتی ہے۔ اور ایسا کرنے سے دنیا اور اُس کے کل پدارتھ دن بدن نظروں میں حقیر اور تچھ معلوم ہونے لگتے ہیں۔ اس جوہر لطیف یعنی روح کا مقام شریر میں آنکھوں کے پیچھے ہے (اس مقام کا نام جس جگہ کہ روح کی بیٹھک ہے تیسرا تِل ہے کہ جس کو شیونیتر بھی کہتے ہیں۔ یہ مقام ناک کی جڑ کے نیچے دونوں آنکھوں کے بیچوں بیچ قریباً ایک انچ اندر کی رُخ کو واقعہ ہے) اور وہاں سے ہی تمام جسم میں پھیل کر کل اعضاؤں کو طاقت دیتی ہے۔ اور اس کا خزانہ آدشبد یعنی آونادہے۔ (آدشبد اور آوناد کل مالک رادھاسوامی کے اوّل ظہور کو کہتے ہیں) جوکہ ہمارے دئے ہوئے نقشہ سے بخوبی سمجھ میں

[۱] تاک پوتھی کا پاٹھ ہی رادھا سوامی ست سنگ میں ہوتا ہے۔ جہانپر کہ سار بچن نظم و سار بچن نثر و پریم بانی وغیرہ پڑھی جاتی ہیں۔ مندروں کے بجائے رادھا سوامی باغ میں جاتے ہی ہیں۔ مورت کی جگہ گورو مہاراج کی فوٹو کا درشن کرتے ہیں۔ گنگا جمنا کے بجائے رادھا سوامی باغ کا کُواں ہے کہ جس میں نہانے کا پھل ویسا ہی مانا جاتا ہے کہ جیسا گنگا جمنا کے اشنان سے ہندو مانتے ہیں۔ جپ اور تپ کے لئے رادھاسوامی نام کا رٹن اور اُسی کی روزمرہ مشق اس مت میں مقرر ہے۔ باقی رہا نام سو رادھاسوامی نام نہ ذاتی ہے اور نہ صفاتی ہے جوکہ سائیں سالگ رام کے دماغ کی نج گھڑنت ہے *

سمجھا وینگا۔ اُو شبد کل رچنا کا کرتا یعنی سوامی ہے اور اُو شبد یعنی سوامی کے
اوّل ظہور کا نام رادھا ہے۔ انہیں دونوں کا نام سُرت اور شبد ہے۔ اور جس جس
قدر اُن کی دھارا اوپر سے نیچے کی طرف کو اترتی گئی اُسی قدر یہ دونوں شبد سے[۱]
سُرت۔ سُرت سے شبد۔ شبد سے سُرت بار بار بنتے گئے۔ اور ظاہر ہوتے
گئے۔ اور اپنے اپنے مقام پر قائم ہوتے گئے +

شبد کی تعریف تو ہر ایک مت میں ہے۔ مگر شبد[۲] کا بھید کسی مت کی
کتاب میں نہیں لکھا ہے۔ اسی وجہ سے لوگ شبد سے ناواقف رہ گئے۔
مگر اب حضور رادھا سوامی نے شبد کی تفصیل۔ اُس کا بھید اور اُس کی بزرگی
کا حال صاف صاف ظاہر کیا ہے (جس کو کہ یہاں ظاہر کیا جاتا ہے سُنو)
کُل کا آدی رادھا سوامی دیال ہے یہاں کا۔ یعنی اُن کے استھان کا شبد
نہایت ہی گپت ہے +

شبد پہلا۔ ست پُرش کا شبد جس کو ست نام اور ست پُرش بھی کہتے
ہیں۔ اور اسی کی ست قدرت سے سوہنگ پرش۔ پار برھم۔ اور برھم
اور مایا پرگھٹ ہوئے +

شبد دوسرا۔ سوہنگ پرش کا شبد +

شبد تیسرا۔ پار برہم کا شبد جس کو سارنگ بھی کہتے ہیں جس کی مدد سے
تین لوک کی رچنا ٹھہری ہوئی ہے +

شبد[۳] چوتھا۔ برہم کا شبد۔ جس کو پرنو یعنی اوم بھی کہتے ہیں۔ اور جس سے
سوگنتم یعنی برہمانڈی وید اور ایشوری مایا ظاہر ہوئی +

---

۱ یعنی باپ سے بیٹا اور بیٹے سے باپ۔ چنانچہ اس کل نلاسفی کو ہم نے
آگے چل کر ایک نقشہ سے دکھلادی ہے +

۲ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم + چشمہ آفتاب راچہ گناہ + رادھا سوامی کے چیلے تو
خود ہی بھید دریافت کرنا نہیں چاہتے۔ یہانتک کہ کسی جانکار سے بات تک نہیں کرتے ہیں +

۳ یہ کُل مضمون ایک قسم کی مجذوب کی سی بڑ ہے جو کہ محض شاستروں سے ناواقف
اور ڈھل مل یقین لوگوں کے بہکانے کی غرض سے لکھا ہے +

شبد پانچواں - مایا اور برہم کا شبد جس کا نام بریجن ہے - اور جس سے ترلو
کی رچنا کا مصالحہ ظاہر ہوا اور اکاشی وید ظاہر ہوئے *
مایا شبد کے نیچے ویراٹ پُرش کا شبد اور جیو اور من کا شبد پر گھٹ
ہوا - اس موجودہ زمانہ میں جو کوئی شبد کے ابھیاس کا ذکر بھی کرتا ہے -
تو سوائے نیچے کے شبد کے اوپر کے شبد کی اُن کو خبر بھی نہیں ہے
بعضے مت والے ویراٹی شبد کو ہی کرتا مانتے ہیں - اور کوئی کوئی مایا
اور برہم کے ملے ہوئے شبد کا ہی ذکر کرتے ہیں - مگر اُس کی مہمان
اور صفت اور اُس کے مقام اور اُس کے ابھیاس کے طریقہ سے کہ
جس سے وہ پراپت ہو - بالکل ناواقف ہیں - مگر صرف رادہا سوامی مت
میں ہی ان کل شبدوں کا تفصیل وار ذکر کیا گیا ہے - اور نیز اُنکا بھید
اور راستہ بھی بتلایا گیا ہے *
سنت ست گرو اُن کو کہتے ہیں جو کہ ست پرش اور رادہا سوامی کے
مقام پر پہنچے *
سادہ گرو - اُن کو کہتے ہیں جو کہ برہم اور پار برہم کے مقام تک پہنچے
سادہ اور سنت کا اصلی سروپ شبد سروپ ہے - اور ظاہری سروپ
[انسانی] سروپ ہے - یعنی انسانی جامہ یا کہ منش کا شریر ہے جو کہ وے سنساری
لوگوں کے سمجھانے اور اُن کے اُپکار اور اودھار کے لئے دھر کر سنسار میں
پرگھٹ ہوتے ہیں - اس لئے مناسب ہے کہ جب یہ معلوم ہو جاوے کہ
کوئی شخص سچا سادھ اور سنت ہے - تو پھر اُس میں اور ست پرش
یا پار برہم میں کچھ فرق نہیں ماننا چاہئے - اور اس لئے جب پورے
سادھ اور سنت پرگھٹ ہوتے ہیں - تو اُن کے سیوکوں کو مناسب ہے

* شبد سے مطلب یہاں پر اُس اندرونی آواز سے ہے جو کہ دماغ کے اندر آنکھ - کان -
اور منہ بند کرنے سے سنائی دیتی ہے - کہ جس میں گھنٹہ و سنگھ وغیرہ کی فرضی آواز
سنائی دیتی ہے - اور جو کہ اندھیرے میں انتر یعنی دماغ کے اندر ہر وقت اس سے
ہوتی رہتی ہے - کہ سرت یعنی جیو اُس کو سُن کر اوپر کو چلا آوے - اور یہی اس مت کی اصلی بنیاد ہے

کہ اُن کی چرن سیوا - بھگتی - آرتی - اور اُن کا دھیان سنت بست پرشش اور پار برہم سمجھ کر کرے - اُن کی سیوا کرنے سے اور اُن سے پریم اور پریت کرنے اور اُن کے درشن اور بچن سننے سے اور جو طریقہ کہ وے بتلاویں اُس طریقہ سے ابھیاس کرنے سے جبکہ سیوک کی سُرت (روح) من اور مایا کے جال سے علیحدہ ہو کر اکاشس میں اور اُس کے پرے چڑھتی ہے - اور انتر کے سروپ یعنی شبد میں پہنچتی ہے - تب سچا اور پورا اودھار جیو کا ہوتا ہے - لالہ شیو دیال جی نے یہ نام یعنی رادھا سوامی - اپنی دیا سے آپ[۱] ہی ظاہر کیا ہے - اور جبکہ حضور صاحب یعنی لالہ شیو دیال جی کے چرن سیوکوں مگر لالہ جی کی سیوا کرنے سے لالہ جی کی اصلی گتی یعنی حالت خود بخود معلوم ہوئی اور کچھ کچھ لالہ صاحب نے بھی اپنی دیا سے اپنی مہان اور قدرت ظاہر فرمائی تب سے اُن کو اُسی مقام کے نام سے یعنی رادھا سوامی دیال دیش جہاں سے کہ وے یعنی لالہ شیو دیال جی آئے تھے - تو اُن کے سیوکوں نے لالہ شیو دیال جی کو بھی رادھا سوامی کے نام سے پکارنا شروع کر دیا - اور وہ[۲] اپنی موج سے اس کل جگت کے زمانہ میں جیووں پر نہایت ہی دیا کر کے سنت ست گرُ سروپ دھارن کر کے پرگھٹ ہوئے تھے +

رادھا سوامی کہو - سُرت شبد کہو - دونوں درست ہیں - جیسے سمندر اور سمندر کی لہر - شبد اور اُس کی دُھن - پریمی اور پریتم - سب کا مطلب ایک ہی ہے +

رادھا سوامی مت کے ماننے والوں اور سُرت شبد کا ابھیاس کرنے والوں کو چند روز میں خود بخود ہی انتر میں معلوم ہو جاوے گا کہ کس قدر

---

[۱] یہ بات بالکل غلط ہے - بلکہ یہ رائے صاحب کی اپنی کارستانی ہے - ثبوت کے لئے دیکھو جیون چرتر لالہ شیو دیال جی کا +

[۲] افسوس کہ خود جگت کا کرتا ہی دنیا و اور سوائے سالگ رام اور انکے چند دیگر چیلوں کے اور کسی کو مطلق خبر بھی نہ پڑے اور خود کل مالک ہوتے ہوئے دیگر معمولی درجہ کے انسانوں سے دُگنی تگنی عمر بھی نہ پاویں +

دُرلبھ پدارتھ رادھاسوامی مت ہے۔اور جس جس قدر وہ موکش مارگ اور اودھار کی جانب کو چلتے جاویں گے۔تو اُن کو ہر ایک مت کی گتی اور انکا استھان نکاسی کا کہ جہاں جہاں سے وہ مت نکلے ہیں۔اور جہاں تک کہ اُن کے گرد پہنچے ہیں۔معلوم ہوتا جاویگا +

یہ مت اور اُس کا ابھیاس صرف اُنہیں لوگوں کے نلئے ہے کہ جنکو سچے مالک کے ملنے کی سچی خواہش ہے۔اور جن کو اپنے جیو کے سچے کلیان اور اُس کے اودھار کا فکر ہے +

اور وہ لوگ جو کہ دنیاوی پدارتھ مان بڑائی اور ظاہرہ ودّیا کو پسند کرتے ہیں اور پرمارتھ کو اپنا روزگار مقرر کرتے ہیں۔ان کے لئے یہ مت نہیں ہے۔اور نہ اُن کو یہ مندرجہ بالا کلام پسند آوے گا۔ بلکہ جہانتک اُن سے ممکن ہوگا۔وہ اس پر طعن وتشنیع کرینگے۔اور اس کو غلط اور فضول ٹھہراویں گے۔کیونکہ اس کلام کو سُن کر اُن کا من گھبرا جاویگا جس کی وجہ یہ ہے کہ اس مت کے ماننے سے اُن کا دنیاوی عیش وآرام جاتا رہتا ہے۔اور اُن کے روزگار میں بھی فرق آجاویگا۔اس لئے وہ لوگ ایسی کوشش کریں گے۔کہ یہ مت جاری نہ ہو۔اور پھیلنے بھی نہ پاوے۔کیونکہ اُن کو یہ بھی اندیشہ ہے۔کہ اس مت کے پھیلنے سے اُن کی پوجا اور پاٹھ۔چڑھاوا اور آمدنی میں بھی فرق آجاویگا۔کہ جس سے وہ لوگ اپنا روزگار چلا رہے ہیں۔اور جو لوگ کہ اُن کی فرمانبرداری کر رہے ہیں۔وہ بھی اُن سے علیحدہ ہو جاویں گے +

چور کی داڑھی میں تنکا۔چنانچہ یہی تو ایک کھٹکا گروجی کے لگا ہوا تھا۔کہ جس کو اس طرح سے دیگر الفاظوں میں ظاہر کر دیا ہے +

چڑھاوا اور آمدنی کا حال دریافت کرنا ہو تو آگرہ الہ باد اور غازیپور میں جاکر دریافت کر لینا مناسب ہے۔کہ جہاں پر سینکڑوں روپیہ روزمرّہ اور بھنڈارہ کے دنوں میں آجایا کرتا تھا +

اُستتی راد ہا سوامی کی جو کہ روزمرہ ست سنگ میں گائی جاتی ہے۔

راد ہا سوامی نام جو گاوے سوئی ترے — کال کلیش سب ناش سُکھ پاوے سب دُکھ ہرے
راد ہا سوامی گاے کر جنم سپھل کرے — یہی نام نج نام ہے من اپنے دھرے

طریقہ منگلاچرن راد ہا سوامی

کروں بندگی راد ہا سوامی اگے — چن پرتاب جیو بوہ جاگے
بھگتی سنائی سب سے نیاری — بید کتیب نہ تاہے بچاری
ست پرش چوتھا[1] پد باسا — سنتن کا وہاں سدا بلاسا
سو گھر درسایا گرو پورے — بین بجے جہاں اچرج تورے
اگے الکھ پُرش دربارا — دیکھا جاے سُرت سے سارا
تسپر اگم لوک ایک نیارا — سنت سُرت کوئی کرت بہارا
تان سے در سے اٹل اٹاری — ادہ بہت راد ہا سوامی محل سنواری
سُرت ہوئی اتی کر مگنی — پُرش انامی[2] جائے سمانی

سوائے سرت شبد کے طریقہ کے اور کوئی بھی طریقہ من کو قابو کرنے کا دنیا میں نہیں ہے اور دیگر مت متانتر جو کہ سنسار میں پرچلت ہیں اُن سب کا سدہانت سنتوں کی پہلی منزل میں ہی ختم ہو جاتا ہے۔ سُرت شبد یوگ کے طریقہ سے ہی رُوح نرمل ہو کر اور شبد کو پکڑ کر۔ اکاش کے پرے جو گھٹ گھٹ میں دیا پک ہے چڑھے گی۔ اور نو دوارا تھوا پند دیش کو چھوڑ کر برہمانڈ یعنی ترکٹی میں پہنچے گی۔ اور وہاں سے روح من سے علحدہ ہو کر آگے چلیگی۔ اور سُن اور مہاسُن کے بلاس دیکھتی ہوئی۔ ست لوک اور الکھ لوک اور اگم لوک میں درشن ست پرش کا کرتی ہوئی۔ راد ھا سوامی کے نج دیش میں پراپت ہوگی۔ اسی

[1] انامی یعنی جس کا کوئی نام نہیں +
[2] نائی نائی بال کہتے۔ کہ جھان جی ابھی سامنے آئے جاتے ہیں۔ چنانچہ آگے چل کر معلوم کراتا ہوں۔ کہ من کس طرح سے قابو میں آتا ہے +

مطلب ست لوک سے ہے

استھان سے آد میں سُرت (روح) اوتری تھی۔ اور تیرلوکی میں آکر۔ کال کے جال میں پھنس گئی تھی۔ سو پھر اُسی مقام پر واپس پہنچ جاوے گی *

سُرت شبد لوگ ابھیاس کرنے والے سنتوں کو مندرجہ ذیل مقامات یعنی وشنو لوک۔ برھم لوک۔ شکتی لوک۔ کرشن لوک۔ رام لوک۔ برھم اور پار برھم پد۔ اور جین مت والوں کا نربان پد۔ اور عیسائیوں کے خدا کا مقام یعنی روح القدس۔ اور مسلمانوں کے مقام عالم ملکوت وجبروت اور لاہوت وغیرہ وغیرہ مقام ان کے نیچے نیچے راستہ میں ہی دکھلائی پڑیں گے۔ چنانچہ ان سب مقامات کی لیلا دیکھتی ہوئی روح سنتوں کے پرتاب سے اپنے نج استھان یعنی رادھا سوامی دیام میں چلی جاوے گی *

طریقہ سیوا کرنے گورو رادھا سوامی کا

سیوا کر تن من دھن ارپے۔ ست پُرش سَم ست گرو ہر پے

پرتھم تن اور من کی سیوا

ارت سیوا انت ہی کرے۔ کام کرودھ مد ھ چت سے ہرے
چرن دباوے پنکھا پھیرے۔ چکی پیسے پانی بھرے
موری دھو جھاڑو کو دھاوے۔ کھود کھدانا مٹی لاوے
ہاتھ دُھلا اشنان کرواوے۔ انگ پونچھ دھوتی پہناوے
دھوتی دھوا لنگوچھا دھووے۔ کنگھا کرے بال بل کھوے
بستر پہناوے تلک لگاوے۔ کرے رسوئی بھوگ لگواوے
جل اچواوے حُقہ بھرے۔ پلنگ بچھاوے بنتی کرے
پیک دان لے پیک کراوے۔ پھر سب پیک آپ پی جاوے

نوٹ۔ اے رادھا سوامی کے پرانے چیلو ذرا انصاف اور سچائی سے بتلاؤ تو دو کہ کیا تم نے ان میں سے کوئی مقام ابھی تک دیکھا ہے۔ اگر نہیں دیکھا ہے تو کوشش کرو۔ کہ دیگر اشخاص اس جھوٹ سے محفوظ رہیں *

نانا بدھ کی سیوا کرے — نیچ اونچ جو جو آ پڑے
کسی ٹہل میں عُذر نہ لاوے — جو گرو کہیں سو کار کماوے

دوجے دھن کی سیوا

دھن کی سیوا یہ ہے بھائی — گرو سیوا میں خرچ کرائی
گرو نہیں بھوکا تیرے دھن کا — اُسپر دھن ہے بھگتی نام کا
پر تیرا اوپکار کراویں — بھوکے پیاسے کو دلواویں
اُن کی مہر مفت تو پاوے — جو تو اُن کو پرسن کراوے
اُنکا خوش کرنا ہے اتی بھاری — ست پرش تیج کرپا دھاری

تیجے من اور بُدّھی کی سیوا

درشن کرے بچن پُن سُنے — پھر سُن سُن نت من میں گُنے
گُن گُن چھانٹ لے اُن سارا — سار دھار تس کرے اہارا
گرو بھگتی جانو عشق گرو کا — تن میں دھنسا سرت میں پکا
پگ پگ گھٹ میں گا رہا تھانا — تہاں گاڑھ پھر ہوا دیوانہ
گرو کا روپ لگے اتی پیارا — کامن پتی بینا جل دھارا

(ہدایت نامہ یعنی مفصل کیفیت کُل مقامات کی جو کہ رادھا سوامی دھام تک پہنچتے ہوئے راستہ میں دکھلائی دیتے ہیں۔ معہ خاص ہدایت کے) جن لوگوں کو شوق کُل اور سچے مالک سے ملنے کا ہے۔ اور تحقیقات مذہب کی منظور ہے۔ کہ کونسا مذہب سب سے سچا اور کس کا طریق سب سے آسان ہے۔ اُن کے واسطے یہ کلام کہا جاتا ہے۔ چنانچہ اُن کو مناسب ہے۔ کہ کچھ دنیاوی محبت اپنے دل سے دور کرکے زن۔ زمین۔ زر۔ اور اولاد کی خواہش کو تقدیر کے حوالے کرکے ایسے فقیروں کی صحبت کریں۔ جو کہ سرت

شبد لوگ ابھیاس کرتا ہو۔ یا گرو درشٹی کا سادھن کرتا ہو۔ اور مرد مکب چشم ہو یعنی
جس نے آنکھ کی دونوں تپلیوں کو کھینچ کر سادھن کی مدد سے ایک کیا ہو اور آواز
آسمانی کو سُن کر اپنی روح کو چڑھاتا ہو۔ اُن کی سیوا تن من اور دھن سے کر کے
اُن سے محبت بڑھاوے۔ کہ جس سے تم پر نہایت ہی مہربان اور متوجہ ہو جاویں
اور دل اور دیدار سے درشن اُنکا گھنٹہ دو گھنٹہ روز کرتا رہے۔ یعنی اپنی آنکھ سے اُن کی
آنکھوں کو تاکتا رہے۔ اس طرح سے کہ پلک سے پلک بھی نہ لگے۔ جس روز اور
جس وقت اُن کی نظر مہر تم پر پڑیگی۔ اُسی وقت تمہارا دل صاف ہو جاویگا اور
جس وقت وے اپنی مہر اور موج سے اُپدیش شغل بالا کا کرینگے۔ تو روح
تمہاری آواز آسمانی کو پکڑیگی۔ اور مناسب ہے کہ تم بھی اس شغل کو روز مرہ
بلا ناغہ دو بار چار بار جس قدر فرصت ملے کرتے رہو۔ اور اگر دل تمہارا شغل میں
نہ لگے اور دُنیاوی خیالات سنائی دیں تو مرشد سے ہی فریاد کرو اور شغل میں
محنت کرتے رہو۔ اور جلدی نہ کرو۔ کیونکہ جلدی کا کام شیطان کا ہوتا ہے۔ اور
وہ دیرپا نہیں ہوتا ہے۔ مگر جو مرشد کی مہر سے ہوتا ہے وہی دیرپا ہوتا ہے
اور ہمیشہ رہتا ہے۔ چنانچہ جس وقت نگاہ تمہاری دماغ کے بھیتر اُلٹ کر
آسمان کو دیکھے گی۔ اور روح تمہاری جسم کو چھوڑ کر اوپر کو چڑھے گی۔ تو
تم کو اکاش نظر پڑے گا کہ جس میں تھانہ سہس دل کنول کا ہے۔ اور ہزاروں
پنکھڑیاں اُس کی جُدا جُدا کام تینوں لوگ کا دے رہی ہیں۔ جس کی سیر کو
دیکھ کر تم بہت خوش ہوگے اور تین لوگ کے مالک کا درشن کروگے بہت سے
مذاہب تو اسی مقام کو دیکھ کر اور اسی کو کل مالک سمجھ کر دھوکا کھا گئے۔ کیونکہ اس
مقام کے نور اور تجلی کو دیکھ کر اُن کی روح ترپت ہوگئی۔ کیونکہ کوئی مرشد
کامل اُن کو ایسا نہیں ملا۔ جو آگے کے راستہ سے واقف ہوتا مگر تم
اس سے آگے کا حال سُنو۔ اس اکاش کے اوپر ایک
دروازہ نہایت ہی چھوٹا ہے۔ جیسے کہ سوئی کا ناکہ۔ سو تم اپنی روح کو
اُس سوراخ میں پرویش کردو۔ اور جہاں سے تم کو ایک راستہ ترچھا

اے مرشد کامل کہاں سے ملتا۔ جنم تو تم نے اب لیا ہے +

ینچا اور پھر اونچا جس کو کہ بنک نال[ط] بھی کہتے ہیں ملیگا - سو تم پار کر کے دوسرے اسمان پر پہنچ جاو جہانکہ تم کو ایک مقام ملیگا - جس کا نام ترکُٹی ہے - جو کہ مثلّث کی شکل کا ہے - اور جس کا پھیلاو لاکھ یوجن طول طویل ہے اُس مقام پر ہر طرح سے تماشے ہو رہے ہیں - جس کی کیفیّت یہ ہے - کہ ہزار آفتاب و ماہتاب اُس مقام کی روشنی سے شرمندہ ہیں - اور اُس جگہ آواز اونگ اونگ اور ہُو ہُو اور بادل کی سی گرج کی ارہی ہے - اور نہایت ہی سہاونی آواز اٹھل پھر ہوتی رہتی ہے - جس کو دیکھ کر تمہاری روح کو نہایت ہی سُرور حاصل ہوگا - اور وہاں پہنچکر بہت ہی پاک صاف اور لطیف ہو جاویگی - پس اسی مقام سے عالمِ روحانی کا حال معلوم ہونے لگے گا - کچھ مدت یہاں کی سیر کر کے اوپر کو چلو اور کروڑ یوجن اوپر چل کر اور تیسرے اسمان کا ناکہ پھوڑ کر سُن کے مقام میں پہنچ جاو - اس مقام کو فقیر لوگ عالم لاہوت کہتے ہیں - اس مقام پر روحیں نہایت ہی بلاس کرتی ہیں - اس مقام کی روشنی ترکُٹی کے مقام سے بارہ بارہ حصّہ زیادہ ہے - یہاں پر تالاب خلالی اور حوضِ کوثری پُر از آبِ حیات کہ جن کو ہندی میں مانسرور کہتے ہیں - جگہ بہ جگہ موجود ہیں - اور چمن اور گلشن کثرت سے کھلے ہیں یہاں پر اکثر روحیں بصورتِ نازنینان رقص کر رہی ہیں - اور غذاہا ے لطیف نہایت ہی تر و تازہ و شیریں موجود ہیں - اور جگہ بجگہ نہایت عمدہ گانے بجانے ہو رہے ہیں - کہ جس کے انند کو کوئی خاص روح ہی جانسکتی ہے - یہاں پر ہر جگہ آبِ حیات کے جھرنے جاری ہیں - اور امرت کی دہاریں بن چل رہی ہیں - اس جگہ ہیروں کے چبوترے - پنّوں کی گیاریاں اور جواہرات کے پودے ہیں - جن پر لعل اور چنّیاں جڑی ہوئی ہیں - وہاں پر تالابوں بیچ جڑاؤ مچھلیاں تیرتی رہتی ہیں - اُن کی دم دم پر جھلک اور پل پل پر چمک - دل کو پکڑتی ہے - اور کہ جن کے مقابل اننت شیش محل بنے ہوئے ہیں - جہاں مختلف روحیں اپنے اپنے مقاموں پر بموجب حکم

[ط] ( ) یہ ہے بنک نال جیسی کہ ستّو یعنی فرشی میں لگی رہتی ہے +

نے مالک کے مقیم ہیں۔ جو کہ نئی نئی کیفیتیں ایک دوسرے کی دیکھتی ہیں۔ اور
ھلاتی ہیں۔ انہیں روحوں کو ہنس منڈلی بھی کہتے ہیں۔ اس مقام کی
نش بندی دیکھنے ہی کے لائق ہے۔ کیونکہ وہاں کا کُل کام روحانی ہے
ہی چیتن اور سوکشم ہے۔ وہاں کی روحوں میں لطافت اور پاکیزگی بہت
ہے۔ مفصّل کیفیت اُس سیر گاہ کی فقیر ہی جانتے ہیں۔ زیادہ بتلانا مناسب[1]
ہیں ہے۔ مُدتوں کثیر تک اس مقبر کی روح نے اس مقام کی سیر
کے مرشدوں[2] کی ہدایت کے مطابق آگے کو چلی۔ چلتے چلتے پانچ ارب
پھر کروڑ یوجن اونچی گئی۔ اور عالم لاہوت کا ناکہ توڑا۔ وہاں دس نیل
جن کے فاصلہ تک لگاتار اندھیرا ہے۔ وہاں کھرب یوجن تک روح
یچے کو چلی گئی۔ اور جبکہ تھاہ اُس مقام کی ہاتھ نہ آئی تو پھر لوٹ کر اوپر
ہی چلی آئی اور جو نشانہ کہ مرشدوں نے بتلایا تھا۔ اُس کی رسید لیکر
استہ راستہ چلی اور اس تاریک مقام کی حد کا معلوم کرنا مناسب نہ جانکر
گے کو چلی۔ اس اندھیرے مقام کو مقام مہا سُن بھی کہتے ہیں۔ یہاں پر
چار مقام نہایت ہی گپت ہیں کہ جن کا حال کسی سنت نے بھی نہیں کھولا
ہاں پر اُن روحوں کے جیل خانہ بنے ہوئے ہیں۔ جو کہ مردود ہیں۔ تکلیف
ن کو اس مقام پر کچھ نہیں ہے۔ بلکہ اپنی اپنی روشنی میں اپنا اپنا کاج
رتی رہتی ہیں۔ مگر اُن کو درشن مالک کا نصیب نہیں ہوتا ہے۔ جس کی
رجہ سے اُن کو نہایت ہی بے چینی رہتی ہے۔ لیکن اُن کی معافی کی یہ
ترکیب ہے۔ کہ جب جب سنت اُس راستہ سے گذرتے ہیں اور
جو روحیں کہ نیچے کے لوگوں میں سے سنتوں کے وسیلے سے اوپر جاتی
جاتی ہیں۔ تو جن جن روحوں کو اعتقاد اُن سنتوں کے درشنوں کا
ہو جاوے۔ تو اُن روحوں کے لے جانے کی جو خوشی کہ سنتوں کو ہوتی ہے

[1] اگر ساری گپ ہیں لکھ دیتے۔ تو آگے کے لئے کیا باقی رہتا ✦
[2] یہ جگہ غور کرنے کے لائق ہے۔ کیونکہ یہ اُپدیش یعنی یہاں لاشیوئیل
کا یہاں گروہ ہے کہ جن کا کوئی گرو نہیں تھا ✦

اور اُس سچے خدا کی مہربانی اور الطاف اُن روحوں پر ہوتا ہے۔ تو سنت
ان قید شدہ روحوں کو بخشا کر سچے خدا کے پاس ملوا لیتے ہیں۔
اس مقام کی کیفیت بہت کچھ ہے۔ مگر کہاں تک کہوں۔ اس مقام
کو چھوڑ کر عالم ہوت الہوت میں پہنچی۔ جس کو ہندی میں بھنور گپھا کہتے
ہیں۔ اس مقام پر ایک نہایت ہی لطیف ہنڈولہ[1] گھوم رہا ہے جس میں کل
روحیں ہمیشہ جھولتی رہتی۔ اور جس کے چاروں طرف اننت مقامات
روحانی بنے ہوئے ہیں۔ جہاں سے کہ آواز سوہنگ سوہنگ اور اناہو
اناہو اُٹھ رہی ہے۔ جس کی دُھن کو سُن کر روحیں اور ہنس سدا ناچتے
رہتے ہیں۔ یہاں کی کیفیت دیکھنے ہی پر منحصر ہے۔ جو کہ لکھنے میں نہیں
آسکتی ہے۔ بلکہ مناسب ہے کہ یہاں کی کیفیت دیکھنے کے لیے رادھا
سوامی شرت شبد یوگ ابھیاس کر لے۔ کیونکہ یہ شغل آواز[2] ہے۔ یہاں کی
سیر دیکھ کر روح آگے کو چلی۔ اور اس مقام کے پار نکل کر ست لوک
میں پہنچی۔ جہاں سے کہ ست ست کی آواز اور بین کے باجے میں سے
حق حق کی آواز نکلتی ہے۔ جس کو سنتی ہوئی روح مستانہ وار دھنتی ہوئی
چلی گئی۔ یہاں پر نہریں سُنہری اور روپہری ہیں اور بڑے بڑے
باغات ہیں۔ کہ جن کا ایک ایک درخت کروڑ کروڑ یوجن بلند ہے جن پر
بجائے پھلوں کے سورج اور چاند لگے ہوئے ہیں۔ اور بجائے پرندوں
کے انیک روحیں اور ہنس اُن پر بیٹھے ہوئے چہچہا رہے ہیں۔ اور
ناچ رہے ہیں۔ یہاں کی لیلا بھی کہنے[3] میں نہیں آسکتی ہے۔ یہ سیر
دیکھتی ہوئی روح ست لوک میں پہنچی۔ اور ست پُرش کا درشن کیا۔
جس کے روپ کی یہ کیفیت ہے۔ کہ اس کے ردم کو دیکھ کر کروڑوں

[1] اسی واسطے رائے سالگرام صاحب بھی ایک ہنڈول میں جھولا کرتے تھے جو کہ اپنے ملک آگرہ میں موجود ہے۔ اور رائے صاحب کے مکان پر رکھا ہوا ہے +

[2] میں بھی یہی کہتا ہوں کہ سوا سے فرضی آوازوں کے دھیان لگانیکے اور کچھ بھی نہیں ہے +

[3] سب کچھ تو کہہ دیا اور کیا کہتے +

آفتاب و ماہتاب شرمندہ ہیں۔ اور جبکہ اُس ست پرش کے ایک ایک
روم کی یہ کیفیت ہے۔ تو تمام روموں کی کیا کیفیت ہوگی۔ جس کی آنکھ
ناک۔ کان۔ مُنہ اور ہاتھ پاؤں کی خوبصورتی کی کیا کیفیت بیان کروں
جوکہ محض نور ہی نور ہے۔ گویا کہ نور کا سمندر ہے۔ اور اس مقام یعنی
ست لوک کا پھیلاو ایک پدم پالنگ کا ہے (یہ ترکوکی جوکہ نظر آرہی
ہے۔ ایک پالنگ ہے) بس سمجھ جاؤ کہ ست لوک کا پھیلاو یعنی مقام
کس قدر وسیع ہے۔ جوکہ قیاس میں نہیں آسکتا ہے۔ اس مقام میں
صرف پاک روحیں جن کو ہنس کہتے ہیں۔ بستی ہیں۔ اور ست پرش کا
درشن کرتی رہتی ہیں۔ اور بین کی آواز سنتی رہتی ہیں۔ پس یہاں کا
بلاس دیکھ کر آگے کو چلی۔ اور الکھ لوگ میں جاکر الکھ پرش کا درشن
کیا۔ الکھ لوک کا پھیلاو ایک سنکھ پالنگ کا ہے۔ اور الکھ پرش کے ایک ایک
روم میں ایک ایک ارب سُورج کی اور چاند کی روشنی ہے۔ پھر یہاں کی
کیفیت دیکھ کر اور بھی آگے کو چلی۔ اور اگم لوک میں پہنچی۔ جس کا گھراو
مہاسنکھ پالنگ کا ہے۔ اور کروڑ سنکھ یوجن کا شریر اگم پرش کا
ہے۔ یہاں کے ہنسوں کی شکل بھی نرالی[ل] ہے۔ اور یہاں کے کھیل
کو دبھی عجیب ہیں۔ یہاں پر کسی قدر مقام کرکے روح آگے کو چلی اور
رادھا سوامی دہام میں پہنچکر رادھا سوامی کا دیدار دیکھا۔ یہی استھان سنتوں
کا ہے۔ جس کو دیکھ کر سب سنت چپ ہوگئے۔ اور میں بھی چپ ہوتا ہوں
صاحبو اس قدر حالت فقیر اور سنتوں کی ہے۔ اور جو لوگ کہ صرف پہلے
ہی مقام یعنی سہس دل کنول تک ہی جاکر تھک گئے۔ اور مقام
سہس دل کنول کو ہی بے انتہا کہنے لگے۔ تو بھلا اُن کے مریدوں کو
ان مندرجہ بالا مقامات کا یقین کیسے ہوسکتا ہے۔ بلکہ ان مقامات کا
یقین بھی صرف اُنہیں لوگوں کو ہوگا کہ جنکے گرد بھی ان مقاموں تک پہنچ
گئے ہونگے۔ اور اُنہیں کو اُن مقامات اور وہاں کی کیفیتوں کا

[ل] عجیب طرح کی ہے +

یقین بھی آویگا - یہ مندرجہ بالا مقامات نہ تو کسی پیغمبر نے دیکھے - اور نہ بیاس اور وششٹ کو معلوم ہوئے - اس لئے ہندوؤں اور مسلمانوں میں سے کوئی بھی اِن مندرجہ بالا مقاموں کا یقین نہ لاونگا - کیونکہ مسلمان تو قرآن کے پابند ہیں - اور ہندو ویاس - وششٹ اور وید[1] کے قیدی ہیں - بلکہ ایسے آدمیوں سے یہ بات سنی بھی نہ جاویگی - بس[2] جن لوگوں کو یہ یقین ہو کہ سنتوں کا درجہ سب سے بڑا ہے اور خدا اور پرمیشور وغیرہ سب کے پیدا کرنے والے یہی سنت ہی ہیں - اُن کو ہی یہ کلام سنانا چاہیئے - ان کو ہی اس کے سننے سے فائدہ ہوگا - اس لئے ہر شخص کو یہ کلام سُنانا بھی نہیں چاہیئے - جب تک کہ سننے والے کو پیشتر بخوبی پرکھ نہ لیا جاوے +

طریقہ لوگ ابھیاس رادھاسوامی مت کا کہ جس کی نسبت خاص ہدایت ہے - کہ یہ گپت راز کس شخص کے روبرو ظاہر نہ کیا جاوے - اور جس کو خاص گرو مہاراج ہی اُپدیش کے دُوارہ بتلایا کرتے ہیں +

پہلا اُپدیش[3] یعنی طریقہ دھیان کرنے گرو کے سروپ کا اور نام سمرن کا

طریقہ دھیان کرنے گرو کے سروپ و نام سمرن کا یہ ہے کہ پالتھی مار کر سادھارن ریتی سے جس طرح سے (کہ آریہ[4] بھائی سندھیا کیا کرتے ہیں یعنی سِکھ اس سے) پلاتھی مار کر بیٹھتے ہیں - بیٹھ جاوے - اور گرو جی کا یعنی رادھا

[1] وید نام گیان یعنی علم کا ہے - کہ جس کے جاننے سے ہر ایک چیز کا گیان ہوتا ہے اُس سے جاہل کون جو کہ گیانی کو قیدی بتلاوے +

[2] جو سنتوں کا درجہ سب سے بڑا تو دنیا اُس وقت مانتی جبکہ سنت دکھ اور سکھ میں پڑ کر خود چوراسی سے نیچے رہتے +

[3] یعنی گرو منتر +

[4] واضع طور پر سمجھانے کے لئے مینے یہ فقرہ لکھا ہے +

سوامی کے سَروپ کا دھیان کرے۔ اس طرح سے کہ دھیان کرنے سے پیشتر گرو مہاراج رادھاسوامی کو اور اگر وہ موجود نہ ہوں تو اُن کی فوٹو کو خوب اچھی طرح سے دیکھ کر بذریعہ من اُس شکل کو اپنے دماغ میں قائم کرلے یعنی بعد دیکھنے فوٹو یا کہ اُن کی شکل کے آنکھ میچکر بیٹھ جاوے اور یہ خیال کرے کہ گرو مہاراج خود آپ ہی میری دونوں آنکھوں کے بیچوں بیچ ناک کی جڑ کے پاس ایک اونگل اَندر کی رُخ کو براجمان ہیں۔ بس اس طریقہ سے روزمرّہ کم سے کم آدھ گھنٹہ تک اُن کے سروپ کا دھیان کرے۔ اور دھیان کرتے وقت بدُوں زبان ہلائے دل ہی دل میں رادھاسوامی جپتا رہے +

دوسرا اُپدیش یعنی طریقہ رادھاسوامی لوگ ابھیاس کا جس کو سُرت شبد یوگ ونیز بھجن اُپدیش و شبد اُپدیش بھی کہتے ہیں

پائخانہ پھرنے کے وقت جس آسن سے کہ دونوں پیروں پر بیٹھتے ہیں یعنی اوکڑ بیٹھو۔ اور دونو کہنیاں ہاتھوں کی گھٹنوں پر رکھکر داہنے انگوٹھے سے داہنے کان کے سوراخ کو اور بائیں انگوٹھے سے بائیں کان کے سوراخ کو آہستہ اور نرمی سے بند کرلو۔ کہ جس سے آواز باہر کی سنائی نہ دیوے۔ آنکھ اور مُنہ کو بھی بند کرلو۔ ہاتھوں کی دونوں چھوٹی انگلیاں

ک راے صاحب نے اپنی بانی میں بھی یہی فرمایا ہے یعنی ست گرُو کا کر دھیان تیرے بھلے کی کہوں + وقت کے گرو کا کر دھیان تیرے بھلے کی کہوں +

ع اگرچہ یہ کل کا کل اوپدیش مجھ کو زبانی ہی کیا گیا تھا۔ مگر ست سنگ میں رہنے کے ایام میں مجھ کو معلوم ہوگیا تھا۔ کہ یہ اُپدیش ایک خاص پرچہ پر علیحدہ چھپا ہوا بھی ہے اور جو کہ نئے چیلوں کے پاس بذریعہ رجسٹری بھیجا جایا کرتا ہے۔ اس لئے میں نے اُس کو بھی حاصل کیا۔ اور اُسی سے حرف بحرف یہاں پہ نقل کیا گیا ہے تاکہ کوئی بات باقی نہ رہجاوے +

ناک کی جڑ پر درمیان دونوں آنکھوں کے رکھ لو اور باقی انگلیاں بھوؤں کے
اوپر پیشانی یعنی ماتھے پر دونوں طرف رکھ لو اور اندر میں توجہ اوپر کی رخ
کو کرو اور جو آواز کہ مدہ یعنی ماتھے کے بیچ میں اوپر یا کہ داہنی جانب سے
آتی ہوئی معلوم ہو۔ اُسے نہایت توجہ کے ساتھ سنو۔ چنانچہ جبکہ تم
نہایت ہی غور کر کے اُس اندرونی آواز کو سنو گے تو تم کو اُس آواز میں
گھنٹہ اور سنکھ کی آواز سنائی دیگی۔ بس اُس میں سے گھنٹہ اور سنکھ
کی آواز کو چھانٹ لو۔ اور اُس کو توجہ کے ساتھ سنتے رہو۔ وقت سننے
آواز کے زبان اور دل سے کوئی بات بولنی نہیں چاہیئے۔ اور بائیں
جانب سے جو آواز آوے اُسے سننا نہیں چاہیئے۔ اس لئے اُس طرف سے
توجہ ہٹالینی چاہیئے۔ کیونکہ بائیں جانب کی آواز کال اور مایا کی آواز
ہے۔ اور اگر مندرجہ بالا آسن سے تھکاوٹ یا تکلیف معلوم ہو۔ تو پیروں کو
قدرے پھیلا لو۔ اور چوتڑ کو زمین پر ٹیک لو۔ کُہنیاں بدستور گھٹنوں پر رکھی
رہیں۔ اور جیسا کہ پہلے آسن میں آنکھ۔ بند کرنا بتلایا گیا ہے۔ بند رہیں اور
اوپر کی ہدایت کے مطابق آواز سنو۔ اگر اس طرح سے بھجن یعنی ابھیاس کے
وقت گناوان یعنی دنیا کی فکر یا خیالات پیدا ہوں کہ جس سے ابھیاس میں
طبیعت نہ لگے۔ اور الجھن پڑے تو انہیں مندرجہ بالا آسنوں سے بیٹھے
ہوئے رادھا سوامی نام کا دل ہی دل میں سُمرن یا دھیان ست گرو کے سروپ
کا جبتک کہ وہ گناوان دور نہ ہو جاویں کرے۔ اور پھر بھجن یعنی ابھیاس شروع
کرے۔ یہ آسن کا ذکر ہوا۔ یہ بھید اور جگت کسی دوسرے شخص سے نہ کہنا
چاہیئے۔ بلکہ کسی غیر ست سنگی کے سامنے بیٹھ کر اس مندرجہ بالا طریقہ سے
ابھیاس بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ تخلیہ میں سب سے علیحدہ ابھیاس کرے۔
اور جب گرمی نہ ہو۔ تب رضائی یا کہ چادر اوڑھے اور ہشیاری رکھے۔
کہ اس آسن کو کوئی غیر ست سنگی نہ دیکھ لے۔ اس ابھیاس کو کم سے کم
آدھ گھنٹہ سے ایک گھنٹہ تک ضرور روزمرہ کرنا چاہیئے۔ اور جو دھیان
سُمرن کا طریقہ کہ پہلے بتلایا گیا ہے۔ اُس کو بھی آدھ گھنٹہ یا کہ پون گھنٹہ تک

ضرور روزمرّہ کرنا چاہئے۔ یعنی پہلے دھیان اور سمرن کرے۔ اور پھر بھجن یعنی ابھیاس کرے۔ اور اگر طبیعت بھجن میں زیادہ لگے تو اختیار ہے۔ کہ پہلے بھجن ہی کرے۔ اور بعد اُس کے تھوڑا سا دھیان اور سمرن کرے۔ یا دھیان اور سمرن دوسرے وقت کرے۔ اب جو جو شبد یعنی آواز جس جس مقام سے کہ انتر میں سنائی دینگی۔ وہ آواز اور مقامات یہاں بیان کئے جاتے ہیں۔ سُنو

پہلا مقام درمیان دونوں آنکھوں کے مقام کا نام سہس دل کنول۔ مقام کے مالک کا نام نرنجن جوت سروپ گھنٹہ اور سنکھ کی آواز +

دوسرا مقام۔ تھوڑا سا اوپر کی طرف درمیان دونوں بھوون کے جس کا نام ترکُٹی ہے۔ مالک کا نام اونگ لال رنگ کا سروپ جیسا کہ صبح کے وقت سورج نکلتا ہُوا دکھلائی دیتا ہے۔ بادل کی گرج اور مردنگ کی آواز +

تیسرا مقام۔ مدّہ میں ماتھے کے اوسی لین پہ جس کا نام سُن یا دسواں دوار ہے۔ مالک کا نام رارنگ۔ پورن ماشی کے چاند کا سا روپ سارنگی وکینگری کی آواز +

چوتھا مقام جہاں سے بال سر کے شروع ہوتے ہیں۔ اُسی سیدھ پہ مقام کا نام بھنور گپھا مالک کا نام سوہنگ دوپہر کے سورج کے پرکاش کا سا سروپ بانسری کی آواز +

پانچواں مقام دو انگل اوپر بھنور گپھا سے مقام کا نام ست لوک مالک کا نام ست نام یا ست پُرش اِس قدر منوّر کہ کروڑ سورج کی روشنی سے بھی زیادہ نور ایک ایک روم میں۔ اور بین کی آواز +

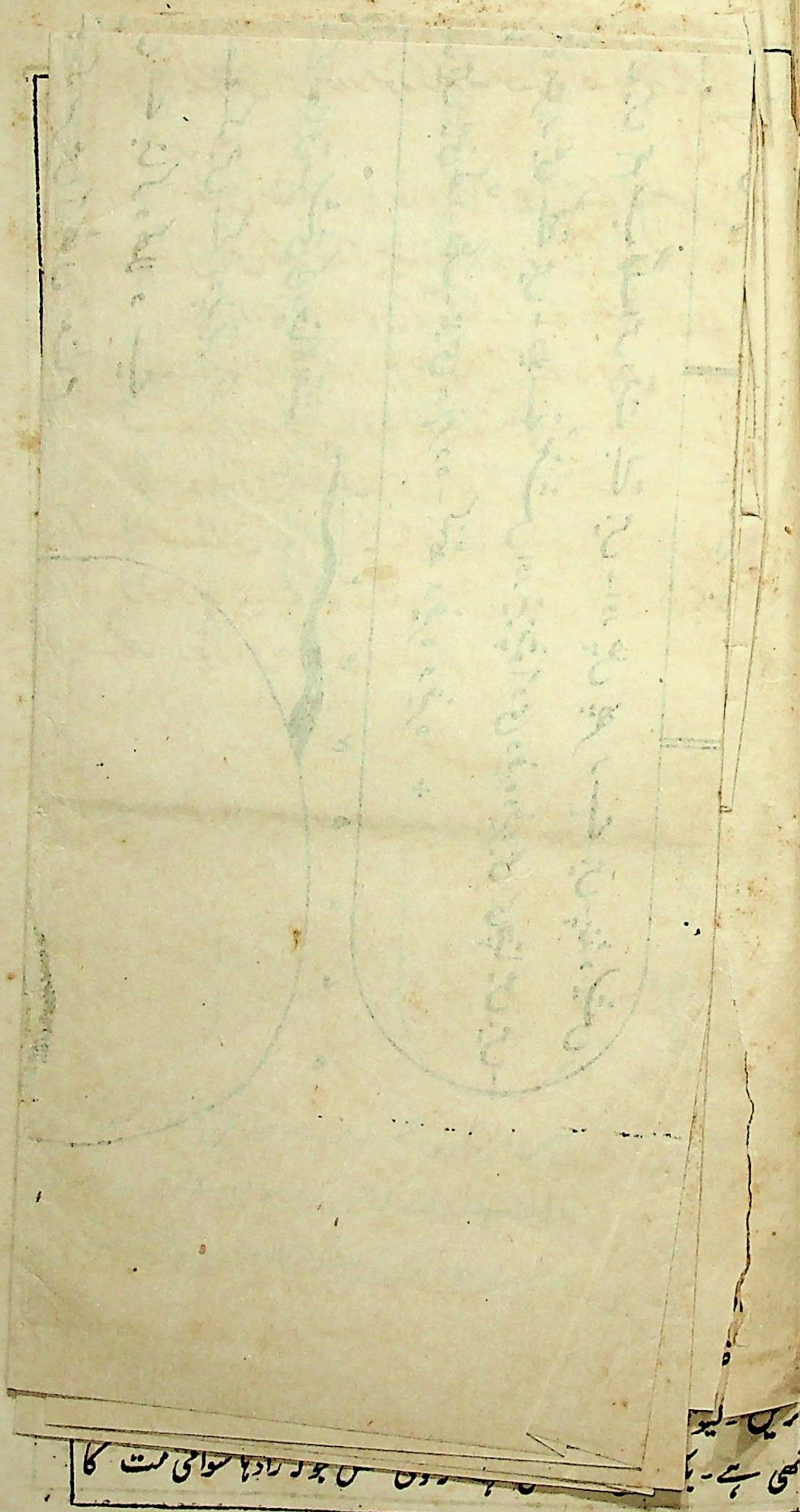
چھٹا مقام دو انگل اوپر ست لوک سے مقام کا نام الکھ لوک مالک کا نام الکھ پرش اس قدر منوّر کہ ارب ارب سورج کی روشنی سے بھی زیادہ منوّر اس رچنا میں وہاں کے شبد کا نمونہ نہیں ہے۔ وہاں پہنچنے پر معلوم ہوگا +

ساتواں مقام الکھ لوک سے دو اُنگل اوپر مقام کا نام اگم لوک مالک کا نام اگم پُرش اس قدر منور کہ کھرب سورج اور چاند جس کی روشنی سے شرماویں +

آٹھواں مقام رادہا سوامی دہام چوٹی کے مقام پر مالک کا نام انامی پرش اس قدر منور کہ بیشمار چاند اور سورج کی روشنی سے بھی زیادہ،

ان مندرجہ بالا مقاموں کو سمجھنے کے لئے اہل قرآن کی طرح آٹھ آسمان یعنی سات آسمان اور آٹھواں عرش فرض کر لینے چاہئیں۔ جیسے کہ انہوں نے ایک کے اوپر دوسرا تیسرا و چوتھا وغیرہ وغیرہ اور آٹھواں عرش تک مانا ہے اور جو کہ مندرجہ ذیل نقشہ سے بخوبی سمجھ میں آجاویگا۔ یہ نقشہ ہم نے رادہا سوامی مت سندیش نام کی پُستک میں بیان کی ہوئی سنسار کی رچنا (پیدایش) کے آدہار پر بنایا ہے۔ جو کہ رادہا سوامی مت کی سائنس اور فلسفہ کو ظاہر کرتا ہے۔ اور جو کہ اس مت کی بنیاد ہے +

نقشہ



(نقشہ متعلقہ صفحہ ۲۱)

رادھا سوامی مت کے مطابق کل رچنا کا نقشہ رادھا سوامی مت سندیس کتاب میں بیان کردہ مضمون کے آدھار پر

جو روحیں کہ ان چاروں مقاموں میں سے کسی بھی ایک مقام میں پہنچ جاویں گی [illegible] - اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ان مقاموں کے اردگرد بیشمار روحانی [illegible] - ان میں بھی [illegible] رادھا سوامی کے درشن کا [illegible] کی خوراک ہوتی بتلائی جاتی ہے + مصنف

پہلا مقام رادھا سوامی دیال کے ظہور اور اُس کی رچنا کا

اناسی پُرشس کا یہ تھم ظہور یعنی پرکاشس کہ جس کا نام رادھا سوامی گرو نے سوامی بتلایا ہے - اور اسی مقام کو رادھا سوامی دہام بھی کہا ہے - رادھا سوامی دیال کی جبکہ موج ہوئی - کہ میں اپنے کو ظاہر کروں - تو یہاں سے ایک دہارا نکلی - کہ جس کے الفاظ کو اُلٹ کر رادھا بتلایا ہے +

دوسرا مقام یعنی اگم لوک	اور جبکہ یہی دہارا لوٹ کر اوپر کی جانب کو ہوتی ہے - تو اسی کو رادھا بتلایا ہے۔	دہارا	جبکہ دہارا کا رُخ نیچے کی جانب کو ہوتا ہے - تو اس کو دہارا کہتے ہیں۔

اس مقام کا نام اگم لوک ہے - اور یہاں کی دہارا کا نام اگم پُرشس ہے - اور اسی مقام کو رادھا سوامی دیال کے تخت کا استھان بھی کہتے ہیں +

تیسرا مقام الکھ لوک	دہارا

جو دہارا کہ اگم لوک سے اوتری اور یہاں پر آکر اور منڈل باندہ کر قیام کیا - تو اس مقام کا نام الکھ لوک ہوُا - اور اس مقام کی دہارا کا نام الکھ پُرشس ہے +

چوتھا مقام ست لوک	دہارا

اس مقام کا نام ست لوک ہے - اور اس مقام کی دہارا کا نام جو کہ الکھ لوک سے اُتری تھی - کہ جس نے یہاں آکر اور قیام کر کے منڈل باندہا - ست پُرشس ہے +

ست لوک کے قریب رادھا سوامی گرو نے ایک مقام اور بھی مانا ہے - جس کو کہ ست لوک میں ہی شامل بتلایا جاتا ہے - اور اسی مقام کو دیال دیشس کا دُوار کہتے ہیں - اس مقام سے دو دہارا نکلی ہیں +

پانچواں مقام بھنور گپھا یعنی برہم اور مایا کا دیش	دوسری دہارا	پہلی دہارا

اس مقام کا نام برہمانڈ ہے - کہ جس کو بھنور گپھا کہتے ہیں - اور اسی کو برہم اور مایا کا دیشس بھی بتلایا ہے - جو دہارا کہ یہاں آکر ٹھہری - اور قیام کیا - اُس کا نام سوہنگ ہے +

چھٹا مقام	دوسری دہارا	پہلی دہارا

اس مقام کا نام سُن یا کہ دسواں دوار ہے - اور یہاں کی دہارا کا نام رارنگ ہے +

ساتواں مقام	دوسری دہارا	پہلی دہارا

اس مقام کا نام ترکٹی ہے - اور اس مقام کی دہارا کا نام اونگ ہے +

آٹھواں مقام	دوسری دہارا	پہلی دہارا

اس مقام کا نام سہس دل کنول ہے - اور اس مقام کی دہارا کا نام نرنجن ہے - یہاں سے تین دہارائیں نکلی ہیں +

نواں مقام موجودہ سرشٹی	تیسری دہارا تموگن کی ہے کہ جس کا نام مہادیو ہے +	دوسری دہارا رجوگن کی ہے جس کا نام بشن ہے +	پہلی دہارا ستوگن کی ہے - کہ جس کا نام برہما ہے +

اس موجودہ سرشٹی کا نام کہ جس میں ہم سب لوگ اس وقت بستے ہیں - اور چل پھر رہے ہیں - پنڈ دیشس کہلاتا ہے - اور اس کو مُنش کا سریر بھی کہتے ہیں - دیوتے مُنش اور نیز پشو آدمی وغیرہ وغیرہ بھی اسی جگہ میں ہیں - خیالچہ چھ چکر بھی اسی میں شامل ہیں - یعنی گدا - لنگ - نابہی - ہردہ - کنٹھ وغیرہ وغیرہ +

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷

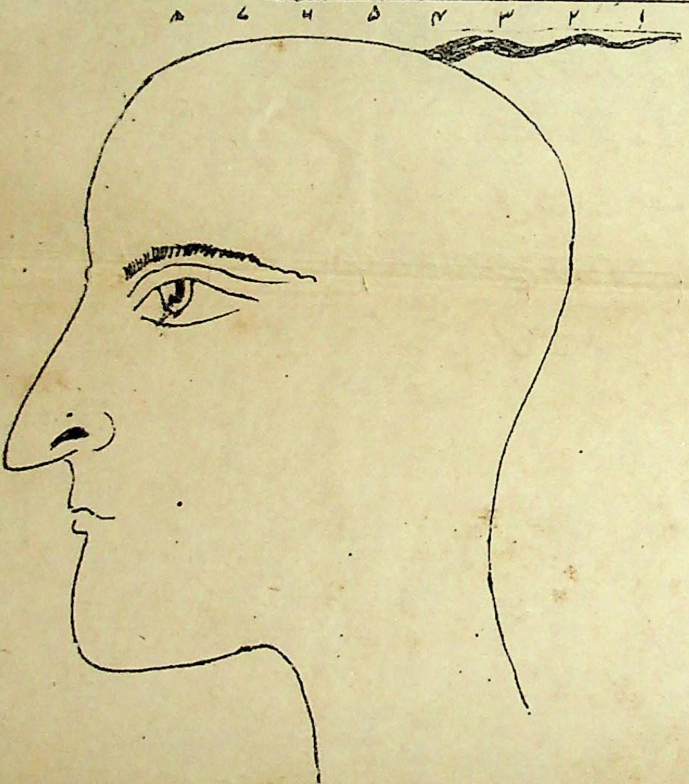
جو نقشہ کہ اوپر دکھلایا جا چکا ہے - وہ رادھا سوامی مت کے مطابق سرشٹی کی رچنا کا نقشہ ہے - اور یہ نقشہ انسان کی کھوپڑی یعنی دماغ کا ہے - کہ جس کے اوپر نمبر دیکھ کل مقامات مفصل طریقہ سے سمجھا

مقام ست لوک تک روحانی رچنا بتلائی ہے - جہاں پر کہ رادھا سوامی دیال خود آپ ہی پہلے مقام سے لیکر چوتھے مقام تک پاک اور موجود ہیں - ان مقاموں میں جو کوئی پہنچ جاتا ہے - اسکا بار بار جنم مرن نہیں ہوتا ہے اور نہ اس کو کسی قسم کی تکلیف ہوتی ہے - یہ چاروں مقام دیال دیشس یا سنت دیشس یا نرمل چیتن دیشس کہلاتے ہیں - ان مقاموں کا پرکاشس ست رنگ کا ہے +

دیال دیشس کے دوار سے لیکر مقام برہمانڈ یعنی بھنور گپھا کے درمیان ایک بہت بڑا فاصلہ ہے - کہ جس کا نام مہا سُن ہے +

سہس دل کنول کے مقام سے جو کہ تین مختلف قسم کی دہارائیں نکلی ہیں - ان میں سے پہلی دہارا ستوگن کی دہارا ہے - اور کہ جس کو برہما بھی کہتے ہیں - دوسری دہارا رجوگن کی ہے - کہ جس کا نام بشن بتلایا ہے اور تیسری دہارا تموگن کی ہے کہ جسکا نام مہادیو ہے چنانچہ ان تینوں دہاراؤں نے اور اوپر کی دو دہاراؤں نے ملکر تمام موجودہ سرشٹی بنائی ہے +

اس موجودہ سرشٹی کا نام کہ جس میں ہم سب لوگ اس وقت بستے ہیں - اور چل پھر رہے ہیں - پنڈ دیش کہلاتا ہے - اور اس کو مُنش کا شریر بھی کہتے ہیں - دیوتے مُنش اور نیز پشو آدمی وغیرہ وغیرہ بھی اسی رچنا میں ہیں - چنانچہ چھ چکر بھی اسی میں شامل ہیں - یعنی گُدا - لنگ - نابھی - ہردہ - کنٹھ وغیرہ وغیرہ +



جو نقشہ کہ اوپر دکھلایا جا چکا ہے - وہ رادھا سوامی مت کے مطابق سرشٹی کی رچنا کا نقشہ ہے - اور یہ نقشہ انسان کی کھوپڑی یعنی دماغ کا ہے - کہ جس کے اوپر نمبر دیکر کل مقامات مفصّل طریقہ سے سمجھانے کی غرض سے بنا کر دکھلا دیئے ہیں - اور کہ جن سے بخوبی سمجھ میں آجاوے گا - کہ سر میں آٹھوں مقام کس طرح مانے ہیں - آٹھویں مقام سے نیچے کا جسقدر حصّہ ہے وہ پنڈ دیش میں شمار کیا گیا ہے +

(۱) پہلا مقام - رادھا سوامی دھام +
(۲) دوسرا مقام - اگم لوک +
(۳) تیسرا مقام - الکھ لوک +
(۴) چوتھا مقام - ست لوک +
(۵) پانچواں مقام - بھنور گپھا +
(۶) چھٹا مقام - سن یا دسواں دوار +
(۷) ساتواں مقام - ترکٹی +
(۸) آٹھواں مقام - سہس دل کنول +

رادہاسوامی مت کا کل مختصر بیان اور اُن کے مت کے سدہانت ختم ہوئے

رادہاسوامی مت کی کیفیت اُس کے سدّہانت لکھنے کے بعد۔ مجھ پر یہ بھی فرض ہے کہ ناظرین کو بتلادوں۔ کہ کیا فی الحقیقت یہ کُل حالات اور سدہانت دُوست یعنی سچّے بھی ہیں۔ یا کہ اُس میں کُل گپوڑے ہی بھرے ہیں۔ صاحبو۔ اصل حقیقت اس مت کی یہ ہے کہ یہ مت اور اس کے سدہانت محض ایسے ناواقف لوگوں کے لئے گھڑے گئے ہیں۔ جوکہ نہ تو یہ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ پدارتھ کیا ہے۔ منطق کیا فلسفہ کیا ہے۔ سنسار کیا ہے۔ خدا یعنی پرمیشور کیا ہے۔ اور روح اور موجودہ سرشٹی کیا ہے۔ حقیقت میں نہ تو کوئی رادہاسوامی دہام ہے۔ نہ کوئی ست لوک ہے نہ کوئی ست پُرش۔ نہ کہیں ہیرّوں کی کیاریاں ہیں نہ ہیروں کے چبوترے ہیں نہ شیش محل ہے۔ نہ حوض کوثر نہ ہنس ہیں نہ منڈوے۔ بلکہ کل بیان ایک قسم کا خیالی ڈھنکوسلہ ہے۔ جوکہ محض رائے سالگرام صاحب کے دماغ کی ہیچ گھڑنت ہے اور جوکہ محض ایسے شخصوں کے جوکسی قدر کسی نہ کسی مذہب اور پیغمبر یا کہ اوتاروں کے قائل ہیں اور کسی نہ کسی خاص مقام پر خدا کا وجود اور بہشت اور دوزخ کا موجود ہونا مانتے ہیں۔ اور فی الحقیقت علم الٰہی سے بے بہرہ یعنی کورے ہیں پھانسنے کے لئے ایک قسم کا سبز باغ دکھایا گیا ہے۔ جیسے کہ چڑیمار لوگ بیچارے غریب جانوروں کو پکڑنے کے لئے جال بچھاکر اور اس کو پوشیدہ کرکے اوپر سے دانہ ڈال دیا کرتے ہیں۔ اسی طرح اُنہوں نے کام لیا ہے

ناظرین کتاب ہٰذا اس میری مندرجہ بالا تحریر کو محض مغالطہ نہ خیال کریں۔ کیونکہ میں نے یہ کتاب آپ کو مغالطہ میں ڈالنے کے لئے نہیں لکھی ہے۔ بلکہ اس لئے لکھی ہے۔ کہ کوئی شخص جوکہ رادہاسوامی مت کا

متلاشی ہے - وہ پیشتر اس کے کہ سبز باغ کو دیکھ کر بغیر سوچے اور سمجھے اُسیں جا گھُسے - وہ کسی قدر عرصہ تک خود اپنی نجی لیاقت سے میری کتاب کو پڑھ کر غور کرے - اور جو کچھ کہ میں نے اُس کی خاطر اسقدر جانفشانی کر کے اور یہ مصالحہ اکٹھا کر کے پیش کیا ہے - اُس کی باریکیوں کو سمجھے - کیونکہ میرا کل بیان بالکل راستی پر مبنی ہے - اور جس کی کہ تصدیق خود گرو مہاراج حضور راد ہاسوامی کے بچنوں سے کر کر آپ کے پیش نظر رکھتا ہوں +

جاننا چاہیئے کہ اس مت میں ایک خاص کتاب ہے کہ جس کا نام جگت پرکاش ہے - اور جو کہ محض انہیں شخصوں کے دیکھنے اور پڑھنے کے لیئے بنائی گئی ہے - جو کہ اس مت کے اندر شامل ہیں - اور ست سنگی کہلاتے ہیں - اور جو شخص کہ راد ہاسوامی مت کا چیلہ یعنی ست سنگی نہیں ہے - اور جس نے کہ راد ہاسوامی مت کے مطابق نام سُمرن اور بھجن او پدیش جس کو کہ میں بیان کر آیا ہوا یعنی گرو منتر نہیں لیا ہے - وہ اس کتاب کو سمجھ بھی نہیں سکتا ہے - کیونکہ اس میں ایک قسم کے ایسے ایسے ہنٹس اور نوٹ (Hints and notes) ظاہر کیئے ہیں - جن کو کہ کوئی ست سنگی ہی سمجھ سکتا ہے - اس کتاب کے سرورق پہ خاص ہدایت تحریر ہے - یعنی اس کتاب کو کسی غیر ست سنگی کو نہیں دکھلانی چاہیئے'' - اور جن جن مشکلات کا سامنا کہ اس مت کے پیرو کاروں کو کرنا پڑتا ہے - اُن کو دور کرنے کے لیئے یہ کتاب بنائی گئی ہے - اور جس میں سے کہ چند فقرے میں یہاں پر نقل کرتا ہوں - سنیئے +

بچن نمبر ۲۰۹ - اکثر لوگ وقت ابھیاس کے خواہش دیکھنے روشنی اور چمتکار وغیرہ کی رکھتے ہیں - اور جو وہ نظر نہ آوے - تو خیال کرتے ہیں کہ ہماری ترقی نہیں ہوئی - سو یہ اُن کی غلطی ہے - ابھیاس سے مطلب سُرت اور من کے سمٹانے اور چڑھانے کا ہے - اور جو روشنی اور چمتکار (ابھیاس کے وقت) نظر آوے گا - وہ مایک ہوگا - اور ٹھیرے گا نہیں - اس واسطے چاہیئے (یعنی ابھیاسی کو

مناسب ہے) کہ جو کبھی کچھ روشنی اور چمتکار نظر آجاوے تو اُس کو دیکھ لیں۔ مگر اُس کے دیکھنے کی بار بار خواہش نہ کریں (جگت پرکاش صفحہ ۱۳۳- اور دیکھو بچن نمبر ۱۵۹ صفحہ ۱۰۷- ست سنگی ابھیاسی کو خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ رادھا سوامی مت کا مطلب من اور سُرت کے سمٹنے اور چڑھانے کا ہے۔ سو جس طرح یہ کام آسانی سے ہو سکے (یعنی جس جس ابھیاس میں من زیادہ لگے۔ وہی جتن کرنا چاہیئے) اور دل میں شوق دیکھنے روشنی اور چمتکار کا یا حاصل ہونے سدھی[۲] اور شکتی[۳] کا نہیں رکھنا چاہیئے +

روشنی اور مایا کے چمتکاروں کا نظر آنا یہ بھی ایک قسم کی (رادھا سوامی دیال کی) دیا میں داخل ہے۔ اور اس سے کسی قدر ترقی ابھیاس کی پائی جاتی ہے۔ پر ابھیاسی کو معلوم ہونا چاہیئے کہ سفید روشنی کا چاندنی کے موافق کھلے ہوئے نظر آنا یا پانچ رنگ کی روشنی جُدا جُدا دکھلائی دینا یا سورج۔ چاند اور تاروں کا نظر آنا ترقی کا نشان ہے۔ مگر جو مکانات یا باغات یا صورتیں مردوں اور عورتوں کی نورانی نظر آویں۔ اُن میں من زیادہ اٹکانا یا لگانا نہیں چاہیئے۔ اور نہ اُن کے بار بار نظر آنے کی خواہش کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ کیفیتیں وقت گذرنے ابھیاس کے من اور سرت (روح) کے خاص خاص مقاموں سے ضرور دکھلائی پڑینگی۔ اور جلد غائب[۱] بھی ہو جاوینگی۔

مندرجہ بالا بچنوں سے ناظرین کو یہ تو ضرور معلوم ہو گیا ہے کہ مکانات اور باغات سورج اور چاند عورات اور مردوں کا بیان جیسا کہ آپ نے ہدایت نامہ میں پڑھا ہے۔ بالکل غلط ہے۔[۴]

---

۱ بس یہی ہے ایک مقام سے دوسرے مقام میں پہنچنا۔ سوا اسکے اور کچھ بھی نہیں ہے،

۲ و ۳ معجزات کے دکھلانے کی طاقت وغیرہ وغیرہ +

۴ اسلئے تو میں کہتا ہوں کہ ہدایت نامہ کا کل مضمون فرضی ہے جو کہ ناواقف لوگوں کو ایک قسم کا بطور سبز باغ کے بنا کر دکھلایا ہے +

کیونکہ یہ محض من کی ورتیاں ہیں۔ جیسا کہ آپ لوگ روزمرہ اپنی تجربہ سے جانتے اور دیکھتے ہیں۔ اور جس کا ثبوت روزمرہ کا خواب ہے)
اب میرے لئے ناظرین کو یہ تبلانا باقی رہا کہ من اور سرت (روح) بھی سمٹ کر کسی جگہ پہ چڑھتی اور اُترتی ہے کہ نہیں کہ جیسا کہ اوپر کے بچنوں سے واضح ہو رہا ہے۔ اور کہ جسکی نسبت بھی میں آپ کو تبلاتا ہوں۔ کہ رادھا سوامی ابھیاس کے مطابق نہ تو من اور سرت کہیں سمٹ کر چڑھتی ہے۔ اور نہ اُترتی ہے۔ بلکہ مندرجہ کتاب ہذا یعنی رادھا سوامی مت کے مطابق لوگ ابھیاس کا طریق ایک ایسا الجھا کا سا جنجال ہے۔ کہ جس میں صدہا لوگ اُلجھ کر ایک ایسے بھنور میں جا پڑتے ہیں۔ کہ بیچارے نہ تو ادھر کے رہے اور نہ ادھر کے۔ اور کہ جسکا ثبوت ہم انہیں کے گروجی کے بچن سے پیش کرتے ہیں۔ بلئے

بچن ۲۰۵۔ جس کسی کو شبد ایک مرتبہ صاف سنائی دیوے اور پھر کچھ عرصہ بعد گپت ہو جاوے تو جاننا چاہئے کہ اُس شخص سے یا تو (۱) کوئی کام ناقص بنا (۲) یا کوئی پچھلے پاپ کرم کا چکر آیا ہے یا کہ اُس نے گپت بھید رادھا سوامی مت کا یا کہ اپنے ابھیاس کی کیفیت کسی غیر ست سنگی کے روبرو ظاہر کر دی ہے۔ نمبر ۱ و ۲ کے لئے ست سنگی کو چاہئے۔ کہ بھجن کے آسن سے بیٹھکر سمرن اور دھیان (گرو کے سروپ کا) کرے اور جب تک کہ شبد یعنی آواز پرگھٹ نہ ہو تب تک سمرن اور دھیان مذکور بالا آدہ گھنٹہ روزمرہ دُھن کے ساتھ کرے۔ اس طریقہ سے کہ ہردے کے مقام پر رادھا سوامی پھر گھنٹہ کے مقام پہ رادھا سوامی اور پھر سہس دل کنول کے مقام پہ رادھا سوامی انتر میں یا تھوڑی آواز کے ساتھ اُچارن کرے اور

۱ ورتیاں کے یہاں پہ لکھنے سے میرا منشا من کے اندر اُٹھتے ہوئے خیالات سے ہے +

۲ کرم کا چکر نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو محض فرضی باتوں کے ماننے کا سبب ہے +

اوچارن کے ساتھ ہی ہر مقام پر گرو کے سروپ کا دھیان بھی کرے۔ تو اُمید ہے کہ رادھا سوامی دیال کی دیا سے صفائی من اور سُرت کی حاصِل ہوگی۔ اور پاپ اور ناقص کرم آسانی سے کٹ جاوینگے۔ اور پھر شبد بھی پرگٹ ہو جاویگا۔ اور تیسری صورت میں بھی اوپر کے ہدایت کے مطابق کارروائی کرے۔ اور سوا سے اس کے جب[1] تب پرارتھنا چرنوں میں واسطے مُعافی اپنے قصور کی کرتا رہے۔ اور آئندہ کے واسطے احتیاط رکھے۔ کہ بغیر اجازت گرو کے بھید مت کا کسی کو نہ تبلاوے۔ اور اپنے ابھیاس کی حالت کا ذکر بھی کسی دوسرے ست سنگی سے نہ کرے"

صاحبو اب غور کرنے کی جا ہے۔ کہ جب رادھا سوامی کل مالک کے تبلائے ہوئے طریق کے مطابق ابھیّاس میں من نہ لگا تو اس طرح سے بیچاروں کو چکّر میں ڈالا ہے۔ یعنی نہ تو میری سُنتے اور نہ میں تیری سنوں +

بھلا۔ محض نام رٹنے اور یوگ ابھیاس میں نگھن پڑنے اور شبد نہ سنائی دینے کا اور پچھلے جنم کے پاپ کرموں کا تعلق ہی کیا ہے کیونکہ انسان کا موجودہ جنم میں اگر انسانی جامہ حاصِل کرنا ہی۔ محض پچھلے جنم کے کرموں کا پھل ہے۔ یعنی منش کا شریر بھوگ یونی نہیں ہے بلکہ کرم یونی ہے +

جوکہ مُنش کو اس دنیا میں سنساری سُکھ حاصل کرتے ہوئے محض پرماتما کو جاننے کے لئے ملا ہے۔ اور دکھ جوکہ پاپ یعنی گناہ کا ثمرہ ہے محض رادھا سوامی رادھا سوامی رٹنے سے ہرگز دور نہیں ہوسکتا ہے وہ تو محض بھوگنے سے ہوتا ہے۔ بلکہ رادھا سوامی یوگ ابھیاس کے مطابق عمل کرنے سے کئی قسم کے روگ انسان کے شریر میں اُوتپن ہو جاتے ہیں۔ اور کہ جسکا مفصل ذکر ہم آگے چل کر کرینگے +

[1] جب تب کا منشا گرو جی کے درشنوں سے ہے یعنی جبکہ اُنہیں دیکھنے کے لئے انکے پاس جاوے +

راد ہاسوامی مت کے مطابق یوگ ابھیاس کا طریقہ اور اُس کے کل سدہانتوں کے ظاہر کر دینے کے بعد میں ایک فرض اپنا یہ بھی خیال کرتا ہوں کہ ناظرین کو بتلا دوں کہ پراچین یوگ ابھیاس کا طریقہ کہ جس کو مہرشی پاتنجلی جی نے اپنے بنائے ہوئے یوگ شاستر میں ظاہر کیا ہے - اور کہ جس کو گذشتہ زمانہ کے رشی اور مہرشی درست جان کر اُس کے مطابق عمل بھی کرتے رہے ہیں - کیا ہے - یہ وہی یوگ ابھیاس کا اصلی طریقہ ہے - کہ جس کو ویدک دہرم التویائی - وسیلہ نجات کے لئے مکھ سدہانت مانتے ہیں - اور کہ جس کی نسبت راد ہا سوامی مت کے پیرو کار اور اُس کے گرو - ناواقف انسانوں کو اُس پر عمل کرنے سے منع کرتے ہیں - گویا کہ پرکاش سے ہٹا کر گمراہی یں ڈال کر اندہکار میں ڈال دینا اور اپنے مت میں شامل کرنا اس مت کا مکھ سدہانت ہے - یہ مت اور اُس کے پیروکار وغیرہ ویدک دہرم کے ویسے ہی دشمن ہیں - جیسے کہ جین مسلمان اور عیسائی وغیرہ مفصل طریقہ سے اگر کوئی شخص دیکھنا چاہے - تو کتاب پڑھ کر دیکھ لے +

جو طریقہ کہ یوگ ابھیاس کا میں یہاں نقل کرتا ہوں - یہ کل مضمون میں نے رگوید آدی بھاشیہ بھومکا سے لیا ہے - اگر کوئی غلطی نظر آوے تو اصل کتاب سے درست کر لینی مناسب ہے +

جاننا چاہیئے کہ ویدک دہرم ہیں ایشور پراپتی کے لئے پرتھم سیڑھی کہ جس کے مطابق ہر شخص کو عمل کرنا مناسب ہے - وہ سندھیا اُپاسنا ہے اور دوجی سیڑھی یوگ ابھیاس ہے - لفظ اوپاسنا سے مطلب ایشور کے نزدیک ہونا اور یوگ ابھیاس کا منشا ایشور کی ہستی میں وصل ہو جانا ہے - یعنی پرماتما کی ہستی کو مکمل طریقہ سے جاننا اور اُس کے آنند کو حاصل کرنا ہی اوپاسنا اور یوگ ہے کہ جن کی جگہ راد ہا سوامی مت میں نام سمرن اور بھجن اُپدیش نے رکھی ہے - اور کہ جس[۱] کو بعض شخصوں نے ہٹ یوگ کے نام سے

---

۱ یہ اشارہ راد ہا سوامی یوگ ابھیاس کی طرف ہے - یعنی راد ہا سوامی یوگ ابھیاس کا طریقہ ہی ہٹ یوگ ہے +

موسوم کیا ہے۔ اور جسمانی اور روحانی ترقی کے خلاف جانکر ترک کر دیا ہے +

رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا میں مہرشی سوامی دیانند جی سرستی فرماتے ہیں۔ کہ سمادھی یوگ (مراقبہ کے کے وصل) سے جس آدمی کی جہل وغیرہ کی پلیدی یعنی ناپاکی معدوم ہو گئی ہے۔ اور کہ جس نے روحانیت میں قائم ہو کر پرماتما میں دھیان لگایا ہے۔ اُس کو پرماتما کے وصل سے جو سُکھ ملتا ہے۔ وہ زبان سے نہیں کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اُس آنند کو جیو آتما اپنے انتھ کرن (قواء باطنی) سے ہی محسوس کرتا ہے +

اشٹانگ یوگ کے ذریعہ پرماتما کے نزدیک جاگزین ہونے کے لئے اور اُس کے محیط کل ہونے اور سب کا ضابطہ القلوب ہونے کے اوصاف کو عین الیقین کرنے کے لئے جو جو کام لازمی ہیں۔ وے سب عمل میں آنے چاہئیں۔ اور اس لئے جب اُپاسنا کرنا منظور ہو تو کسی گوشۂ تنہائی میں جا کر آسن لگاوے اور پرانا یام یعنی ضبطِ دم کرلے اور حواس کو بیرونی محسوسات سے روکے۔ من کو ناف کے موقعہ پر یا قلب[1]۔ حلق۔ آنکھ۔ چوٹی یا ریڑھ کی ہڈی میں کسی موقعہ پر قائم کرلے۔ اپنی آتما اور پرماتما کا امتیاز کر کے پرماتما کے اندر محو ہو جاوے۔ جب کوئی شخص اس طریقہ سے عمل کرتا ہے۔ تو اُس کا آتما اور انتھ کرن پاک ہو کر سچائی سے بھر جاتا ہے اور روزمرّہ علم اور معرفت کو بڑھا کر مکتی تک پہنچ جاتا ہے۔ اور جو شخص آٹھ پہر میں ایک گھڑی بھر بھی اس طرح دھیان کرتا رہے۔ وہ ہمیشہ ترقی کرتا رہتا ہے۔ اُپاسنا کا پہلا انگ یم ہے +

اہنسہ۔ ستہ۔ استئے یہ۔ برہمچریہ۔ پری گرہ۔ یم کہلاتے ہیں +

جو شخص کہ اُپاسنا کو شروع کرنا چاہتا ہے۔ اُس کے لئے شروع یہی ہے۔ کہ وہ کسی سے دشمنی نہ کرے۔ یعنی کسی سے دشمنی نہ رکھے۔ بلکہ

[1] قلب سے مطلب ہردو کنول۔ حلق سے مطلب کنٹھ۔ آنکھ سے مطلب دونوں آنکھوں کا درمیانی حصہ۔ یعنی سہس دل کنول۔ چوٹی کا مطلب وہی رادھا سوامی دہام۔ وغیرہ وغیرہ رادھا سوامی گروؤں نے بنالیا ہے +

سب سے محبّت رکھے۔ سچ بولے۔ جھوٹ کبھی نہ بولے۔ چوری نہ کرے سچ کاروبار کرے۔ قالب الحواس ہو۔ شہوت پرست نہ ہو۔ متواضع ہو کر تکبر کبھی نہ کرے۔ یہ پانچوں طریق مل کر اوپاسنا کا پہلا انگ کہلاتے ہیں ❊ شوچ (طہارت) سنتوش (قناعت) تپ (جفاکشی) سوادھیا (مطالعہ کتب مقدس) ایشور پرنِدھان (خدا کی محبت) نیم کہلاتے ہیں ❊

یعنی الفت اور نفرت کے چھوڑنے سے اندرونی پاکیزگی اور پانی وغیرہ سے بیرونی پاکیزگی رکھے۔ دھرم کے ساتھ محنت کرنے سے نفع ہو۔ تو خوشی اور نقصان ہو تو ناخوشی نہ کرے۔ خوش ہو کر اور سستی چھوڑ کر ہمیشہ محنت کیا کرے۔ ہمیشہ سکھ دکھ کی برداشت اور دھرم ہی پر عمل کرے۔ پاپ پر نہیں۔ ہمیشہ سچے شاستروں کو پڑھا کرے اور پڑھایا کرے سچے آدمیوں کی صحبت میں رہے اور پرمیشور کے ایک نام۔ اوم کے معنی پر غور اور روزمرہ اس کا جپ کیا کرے۔ اپنے آتما کو پرمیشور کے احکام کی بجا آوری میں نظر کر دے۔ یہ پانچوں طریق مل کر اوپاسنا کا دوسرا انگ (جزو) کہلاتے ہیں۔ اوپاسنا کا تیسرا انگ۔ آسن ہے یعنی اوپاسنا کے لئے بے حرکت اور سکھ سے بیٹھنے کو آسن کہتے ہیں۔ آسن کئی قسم کے ہیں مگر پدم آسن اور سدھ آسن نہایت مشہور ہیں۔ پدم آسن اس طرح لگتا ہے کہ پاؤں کو داہنی پنڈلی پر اور داہنے پاؤں کو بائیں پنڈلی پر چڑھا کر چھاتی آگے کو نکال تن کر بیٹھے۔ آنکھ کو ناک کی پھنگل پر جما کر اور گردن کو درستی سے یعنی سادھارن طریقہ پر قائم رکھے۔ اور داہنے ہاتھ کی ہتھیلی داہنے گھٹنے پر۔ اور بائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں پیر کے گھٹنے پر رکھے۔ ہتھیلی کا رُخ اوپر کی جانب رہیگا۔ انگوٹھا کن انگلی کی جڑ پر ٹکا رہے گا ❊

سدھ آسن یہ ہے۔ کہ بائیں پاؤں کی ایڑی کو گدا کے نیچے اور داہنے پاؤں کی ایڑی کو اوپستھ اندری (عضو تناسل) کے اوپر رکھے اور کمر کو سیدھا رکھے۔ اور تن کر بیٹھے۔ ہاتھ وغیرہ بدستور اوپر کے مطابق رکھے ❊

اُپاسنا کا چوتھا انگ - پرانایام ہے یعنی آسن لگا کر شواس اور پرشواس دونوں کی رفتار کو روکنا پرانایام کہلاتا ہے - یعنی جب اچھی طرح آسن جم جاوے - تو اُسی حالت میں باہر کی ہوا کو اندر کھینچنا شواس اور اندر کی ہوا کو باہر نکالنا - پرشواس کہلاتا ہے - اور اِن دونوں کی رفتار کو روکنا پرانایام کہلاتا ہے - یعنی اس کے ٹھیک ٹھیک قائم ہو جانے پر باہر اور اندر جانیوالی ہوا کو ایک قاعدہ کے ساتھ آہستہ آہستہ مشق بڑھا کر روکنا یا قابو میں کرنا یا اُس کی رفتار کو بند کرنا پرانایام کہلاتا ہے +

پرانایام دیش کال اور سنکھیا (شمار) کے لحاظ سے تقسیم کیا ہُوا خواہ دراز یا کہ خفیف جو کہ تین قسم کا ہوتا ہے یعنی باہیہ - ابھینتر - ستمبھ ورتی +

جب سانس کو باہر نکالکر باہر ہی روک دیا جاوے تو باہیہ پرانایام کہلاتا ہے اور جب سانس کو اندر لے کر اندر ہی روک دیا جاوے - تو اُس کو ابھینتر پرانایام کہتے ہیں - اور تیسرا استمبھ ورتی پرانایام وہ ہے کہ جسوقت دونوں کو روک دیا جاوے - بار بار کوشش کرنے سے یہ مشق ہو جاتی ہے - یعنی جس طرح لال تپے ہوئے پتھر پر پانی گر کر سُکڑ جاتا ہے اسی طرح دونوں سانسوں کی حرکت بھی یکبار بند ہو جاتی ہے - اُنگلی وغیرہ سے کبھی بھی ناک کے سوراخ کو بند نہ کرے - بلکہ اندرونی و بیرونی اعضا کو مُستقیم اور بے حرکت رکھنا چاہئے - اور جب سب اعضا سیدھے اور تنے ہوں - تب پرانایام کرے +

باہیہ ابھینتر وشیا کشیپی چوتھا پرانایام ہے - مکان و زمان و شمار کے لحاظ سے باہر کے رُخ نکلنے والی اور نیز اندر کی طرف جانیوالی دونو سانسوں کو زیادہ یا تھوڑی دیر دانستہ روکنے کے لئے مشق بڑھا کر رفتہ رفتہ ان دونوں کی رفتار کو بند کرنا چوتھا پرانایام ہے +

تیسرے پرانایام میں وشے (حالت یا سانس کی رُخ) کو خیال نہ کر کے رفتار کو بند کی جاتی ہے - اور پھر شروع کر دی جاتی ہے - اور

اور اس میں مکان وزمان اور شمار کا خیال کیا جاتا ہے۔ اور سانس لمبا اور خفیف ہی ہوتا ہے۔ مگر چوتھے پرانا یام میں شواس اور پرشواس دونوں کی حرکت کو بند کر کے متواتر مشق کرتے سے دونوں کا خیال چھوڑ کر رفتار بند کیجاتی ہے۔ گویا چوتھے پرانا یام میں اتنی بات زیادہ ہے کہ اُس میں دونوں طرف کی رفتار بند کی جاتی ہے۔ مثلاً جو ہوا اندر سے نکل کر باہر جانا چاہتی ہے۔ اُس کو اور بھی دانستہ باہر کی جانب پھینکا جاتا ہے۔ اور اسی طرح جو ہوا باہر سے اندر کی طرف آتی ہو اُس کو اور بھی حتی المقدور اندر ہی کی طرف کھینچکر برابر وہیں روکا جاتا ہے۔ اور اسی طرح سے متواتر مشق کرنے سے ان دونوں کی رفتار بند ہو جاتی ہے۔ یہی چوتھا پرانا یام ہے تیسرے پرانا یام میں باہر اور اندر کی روکنے کی مشق درکار نہیں ہے بلکہ اس میں جہاں پرانا یام ہوتا ہے۔ وہیں کا وہیں باربار روکا جاتا ہے اُس کی ایسی مثال ہے۔ کہ جیسے کسی عجیب وغریب شے کو دیکھ کر انسان متحیر ہو جاتا ہے یا کہ سکتے کے عالم میں اندر کی سانس اندر اور باہر کی سانس باہر رہجاتی ہے۔ بس اسی طرح تیسرے پرانا یام میں سانس جہاں تہاں رُک جاتا ہے۔ پرانا یام کی مشق سے جہالت کا وہ پردہ جو کہ سب کے دلوں میں موجود ہے۔ اور جو کہ منتظم کل۔ یعنی پرمیشور کے نور وجلال اور سچے وویک یعنی حق وناحق کی تمیز پر پڑا ہوتا ہے۔ ہٹ جاتا ہے۔ یعنی جہالت فنا ہو جاتی ہے۔ اور من کو دھارنا کا درجہ حاصل کرنے کی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہ قابلیت پرانا یام کی مشق یعنی سانس کو اندر اور باہر کے روکنے کے ذریعہ سے ہی حاصل ہوتی ہے +

پرانا یام کی مشق سے اوپاسنا کرنے والوں کا دل۔ برھم (پرمیشور) کے دھیان کرنے کی قابلیت حاصل کرتا ہے +

۵۔ پرتیہار کو بیان کیا جاتا ہے +

حواس یعنی اندریوں کا اپنے اپنے وشئے (خط) سے ہٹکر جیت

کی حالت یا ماہیت کے مطابق ہو جانا پرتیہار کہلاتا ہے +

جب چیت[1] قابو میں آجاتا ہے - اور پرمیشور کی یاد میں محو ہو کر کسی دوسری بات کا دھیان تک نہیں کرتا - اُس کو اندریوں کا پرتیہار کہتے ہیں - یعنی جس طرح چیت پرمیشور کی ذات میں قائم ہوتا ہے اسی طرح اندریاں بھی اُس کی تقلید کرتی ہیں یعنی چیت کے قابو میں آجانے سے تمام اندریاں قابو میں آجاتی ہیں +

دہارنا - چیت کا کسی ایک مقام میں قائم ہو جانا دہارنا کہلاتا ہے +

ناف کے چکر[2] - یا ہردے کے کنول - یا سر یا ابروئں کے بیچ میں - ناک کی پھننگل یا زبان کی نوک وغیرہ مقاموں پر چیت کی ورتی (حرکت یا حالت) کو باندھنا یا قائم کرنا دہارنا کہلاتا ہے +

بعض اشخاص نہ جانکر چیت اور من کو ایک ہی شے سمجھتے ہیں آپس میں ظاہرہ طور سے فرق نظر نہیں آتا ہے - اس لئے بہت سے انسان دونوں کے پہچاننے میں دھوکا کھا جاتے ہیں - اس لئے ان دونوں کا بھید (تفاوت) جان لینا ضروری ہے - میرے خیال میں چیت وہ شے ہے - کہ جس سے انسان چنتون کرتا ہے - اور من وہ شے ہے کہ جس سے انسان منن کرتا ہے - اور اندرونی بھید (فرق) صرف اس قدر ہے کہ

---

[1] چیت سے مطلب یہاں پر سنتہ کرن کی اُس حالت سے ہے کہ جس کا کام شک پیدا کرتا ہے +

[2] رادہا سوامی کے چیلوں کو مناسب ہے کہ ان مقامونکو پڑھنے کے بعد بایکہ آئندہ غور کریں - اور غلط بیانی کرنے سے باز رہکر انسانوں کو ویدک دہرم سے متنفر کرانے سے قطعی پرہیز کریں اور جیسا کہ رادہا سوامی گرو نے اپنے بچن میں کہا ہے کہ یہ لوگ بدوں مقرر کئے کسی خاص مقام کے انتر یا کہ باہر میں برھم کا دھیان کرتے ہیں - دیکھو بچن مندرجہ دیباچہ کتاب ہذا +

چت نام گوکلپ[1] کا اور من نام من کرنے کی شکتی کا ہے اور کہ جس کا مطلب دوسرے الفاظ میں یہ ہے کہ چت نام اُس خزانہ کا ہے۔ کہ جس میں من جو کہ کسی شے کے جاننے کا سادہن ہے۔ اُس شے کو جان کر جمع کر لیتا ہے +

دھیان کی تعریف۔ دھیان کی تعریف یہ ہے۔ کہ گیان کا ایک مرکز پر جمع یا قائم ہو جانا دھیان کہلاتا ہے +

حالت مذکور میں جس شے کا دھیان کیا جاتا ہے۔ اور جبکہ دریائے علم صرف ایک ہی رخ میں زور کے ساتھ بہتا ہے۔ اور اُس وقت کسی دوسری شے یا بات کا خیال تک نہیں ہوتا۔ پس اُسی حالت کو دھیان کہتے ہیں۔ اور وہی دھیان جبکہ محض اُس شے کا یعنی جس شے کا دھیان کیا جاتا ہے خیال ہو۔ اور اُسی حالت میں اس طرح محو ہو جاوے کہ اپنے آپ کو بھول جاوے سمادھی کہلاتی ہے۔ دھیان اور سمادھی میں یہ فرق ہے کہ دھیان میں۔ دل کے اندر دھیان کرنے والے۔ دھیان اور اوس شے کا کہ جس کا دھیان کیا جاتا ہے۔ تینوں کا خیال قائم رہتا ہے۔ لیکن سمادھی میں محض پرمیشور کی ذات اور اُسکے سرور میں محو و مسرور ہو کر دھیان کرنے والا اپنے وجود سے بے خبر ہو جاتا ہے +

مندرجہ بالا مضمون اشٹانگ یوگ کا طریق ہے۔ کہ جس کو ہم نے اختصار کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ اور جو کہ رادھا سوامی گرو اور اُن کے چیلوں کو محض اپنی ناواقفیت اور کمزوری کی وجہ سے حوّا سا دکھلائی

---

[1] گوکلپ سے مطلب شک پیدا کرنے کی طاقت جو کہ انتھ کرن کا ایک حصہ ہے۔ یعنی انتھ کرن اُس قواء باطنی کا نام ہے۔ کہ جسکے چار جزو ہیں۔ من۔ بُدھی۔ چت اور اہنکار۔ من کا کام ہے۔ الفت اور نفرت۔ چت کا کام ہے شک پیدا کرنا۔ بُدھی کا کام ہے۔ اُس شک کو دفع کرکے ایک حکم ناطق جاری کرنا اہنکار کا کام ہے۔ تعمیل کرنا اُس حکم کی +

دیتا ہے ان لوگوں کا یہ قول کہ (اشٹانگ یوگ کے طریق کا جاننے والا اور اُس پر عمل کرنے والا اُن کے بیڑے (گروہ) میں آجکل کوئی نظر نہیں آتا ہے) بالکل غلط ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ رادھا سوامی گرو کے بچن کو سُن کر اور اُس کی کتابوں کو پڑھکر ان لوگوں کی خصلت چمگادڑ کی سی ہو جاتی ہے۔ جو کہ بیچاری ڈر کے مارے سورج کو دیکھنے کی قابلیت اپنے میں نہ جانکر اندھیری جگہ میں چھپتی پھرتی ہے۔ اور درخت کی کسی شاخ میں الٹی لٹک کر صبح سے شام تک چیں چیں کرتی رہتی ہے۔ کیونکہ یہ لوگ نہ تو وید اور شاستروں کے جاننے کی خود اپنے میں قابلیت رکھتے ہیں۔ اور نہ اُن کے جاننے والوں سے ست سنگ کرنا پسند کرتے ہیں۔ جیسا کہ گرو مہاراج نے اُن کو پہلے ہی ڈرا دیا ہے کہ "اشٹانگ یوگ کا طریق اور اُس کے سنجم اور پرہیز نہایت ہی مشکل ہیں" وغیرہ وغیرہ

اشٹانگ یوگ کے طریق کو جاننے والے اور اُس پر عمل کرنے والے ہمیشہ سے موجود رہتے چلے آئے ہیں۔ اور اس وقت بھی موجود ہیں۔ اگر کوئی شخص تلاش کر کے اُن سے ست سنگ کرے تو اس میں کس کی کمزوری ہے۔ رادھا سوامی گرو کی یا کہ اُن کے چیلوں کی بس علاوہ اس کے اور کسی کی کمزوری نہیں ہے۔ کیونکہ اول تو یہ بیچارے خود گمراہ ہیں۔ اور جو کوئی شخص ان کے ہتّے چڑھ جاتا ہے۔ اُس کو بھی گمراہ کر دیتے ہیں۔ کیونکہ گمراہ کرنے کے لئے گرو مہاراج نے ایسا جال پھیلایا ہے۔ کہ جو شخص جس خیال کا ہو۔ اُس کو اُس کی طبیعت کے مطابق ویسا ہی چکر دیکر پھانس لیا جاتا ہے۔ اور رادھا سوامی گرو نے اس قسم کی عجیب و غریب فلاسفی گھڑی ہے۔ جو کہ مسلمان۔ عیسائی نویں ویدانتی وغیرہ وغیرہ سب کے متوں کے انوسار ملتی جلتی ہے۔ اور جب کوئی غیر شخص جو کہ مت متانتروں کی اصلیّت سے پوری طرح سے واقفیت نہیں رکھتا ہے۔ اور اُن لوگوں کی صحبت میں جا پھنستا ہے تو اُس سے ایسی ایسی عجیب و غریب طرح سے باتیں کرتے ہیں۔

کہ بیچارہ حیران رہ جاتا ہے۔اور جس کے بیان کرنے کے لئے اس کتاب میں گنجایش نہیں ہے اور کہ جس کو محض دیا گیان کے ذریعہ ہی بتلایا جاسکتا ہے +

کتاب کا اختتام اور رادھا سوامی مت والوں سے التماس

اب میں اخیر میں اپنے رادھا سوامی بھائیوں اور اُن کے مت کے ست سنگیوں سے دست بستہ التماس کرتا ہوں۔کہ میں نے یہ کتاب کسی خاص اپنی ہی بہبودی کی غرض سے تحریر نہیں کی ہے۔بلکہ آپ لوگوں کو سمجھانے اور سمجھا کر راہ راست پر لانے کی غرض سے تحریر کی ہے۔اور اس لئے تاکہ جہاں اپلوگ پبلک کو مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔وہاں اس سے قطعی پرہیز کریں اور کراویں۔کیونکہ میں نے آپ کے مت میں گھس کر آپ کے مت کی پوری تحقیقات عملی پہلو سے کرکے اس کتاب کو لکھا ہے۔اور مجھ کو تحقیق ہو چکا ہے لفظ "رادھا سوامی" کوئی بھی ایسا نام نہیں ہے۔کہ جس کا تعلق اندرونی و بیرونی دونوں طریقوں پر۔کل سرشٹی کے کرتا سے ہو بلکہ جیسا میں کہہ چکا ہوں کہ یہ تمام رائے سالگرام جی کے دماغ کی نیچ گھڑنت ہے ورنہ نہ تو یہ نام کل سرشٹی کے کرتا کا ذاتی ہے۔اور نہ صفاتی۔جس کو کہ آپ لوگ بھی غور کرنے سے جان سکتے ہیں یعنی یہ نام محض نام سمرن تک ہی آپ کے من کے ساتھ ہے۔اور آپ کے گروجی کے بتلائے ہوئے طریقہ یوگ ابھاس میں آپ کا یا آپ کے من کا تعلق اس نام سے کچھ بھی نہیں رہتا ہے۔بلکہ اُس وقت آپ لوگ محض شبد کا تصور کرتے ہو۔کہ جس کے سروپ وغیرہ کی تعریف آپ کے گرو نے بتلائی ہے۔چنانچہ آپ کے مت میں شبد کا تصور (شغل اہوا نہ) اور اُس کا سروپ دونو جھوٹ ہیں۔کیونکہ اوّل تو شبد اکاشش کا گن ہے اس لئے شبد کا تصور کرنے سے آپ لوگوں کی پہنچ محض اکاشش کے

گن تک ہی محدود رہے گی۔ اور اگر آپ میرے اس قول کو تسلیم نہ کریں تو میں آپ کو بتلاتا ہوں کہ جو آواز دماغ میں گھوں گھوں کی سی سنائی دیتی ہے۔ وہ محض اُن رگوں کی حرکت ہے۔ جو کہ دماغ میں خون کو گردشس دیتی رہتی ہیں۔ اور اگر تھوڑی دیر کے لئے یہ تسلیم بھی کر لیا جاوے۔ کہ آپ کا شغل آواز کا تصوّر سچا ہے۔ جیسا کہ آپ کے مت کے مطابق ابھیاس کرنے سے گھنٹے اور سنگھ وغیرہ کی آوازیں کبھی کبھی سنائی دی جاتی ہیں۔ اور وقت سُنائی دینے اُن آوازوں کے جبکہ من اُن فرضی آوازوں کو سُننے کے لئے اُن میں مشغول ہوتا ہے اور مشغول ہونے سے من کو ایک قسم کی شانتی پراپت ہوتی ہے۔ جس کو کرتم رس اور انند بتلاتے ہو۔ اور دھیان سُمرن و نام سمرن کے وقت گرو کے سروپ کا درشن ہوتا ہے۔ سو یہ بھی بالکل فرضی ہے۔ اور حقیقتاً سچّا اور ہمیشہ قائم رہنے والا اسلئے نہیں ہے کہ محض گرو کے سروپ کے دھیان کے علاوہ جس چیز اور جس قسم کی آواز کا (کہ جس کو من نے کبھی ایک مرتبہ بھی دیکھا اور سُنا ہے) ہی دھیان یعنی خیال یا کہ تصوّر کیا جاویگا۔ تو وہی شے اور ویسی ہی آواز دکھلائی اور سنائی پڑے گی جس کی اصلیت آپ کو جاگرت سوپن اور سُشپتی کی ماہیّت کے جاننے سے معلوم ہو جاویگی۔ لفظ رادھا سوامی کل سرشٹی کے کرتا کا ذاتی نام ہرگز نہیں ہے۔ کیونکہ اگر یہ نام کل سرشٹی کے کرتا کا ذاتی ہوتا تو اس نام کے معنی و مطلب سے وہ کل صفات آپ دکھلا سکتے۔ جو کہ کل مالک میں واقعی ہیں۔ مگر آپ کا اپنے مت کے مطابق لفظ رادھا سوامی یا کہ ایسے ہی لفظ رکھیں سوامی وغیرہ وغیرہ سے جو کہ کل کا کل فرضی ہے۔ مالک کل کے کل صفاتوں کو نکال کر علیحدہ علیحدہ ظاہر کرنا قطعی ناممکن ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ سوائے ایک نام اوم کے پرماتما کا اور کوئی نام ذاتی نہیں ہے۔ خواہ آپ کسی ہی مذہبی کتاب سے نکال کر پیش کرنے کی کوشش کریں +

۵ مشک آن است کہ خود ببوید ۔ نہ کہ عطّار بگوید ۔

لفظ رادہا سوامی نام کی حقیقت تو جو کچھ کہ ہے۔ اُس کا بیان ہو چکا۔ مگر یہاں پر کسی قدر لفظ اوم کی تعریف بھی کر دینا ضروری ہے +

جاننا چاہیئے کہ لفظ اوم ۔ ا (अकार) او (उकार) اور م (मकार) تین اکشروں کا مجموعہ ہے (یعنی) یہ لفظ تین اکشروں سے مل کر بنا ہے +

کہ جن کے معنی و مطلب علیٰحدہ علیٰحدہ بتلا کر اپنشدوں کے اندر مکمّل طریقہ سے دیا کھیان اور درشٹانت دوارہ سمجھایا گیا ہے اور کہ جس کی مختصر تشریح اس طرح پر کی گئی ہے کہ لفظ अकार (ا) سے وراٹ[1] ۔ اگنی[2] ۔ اور وشو[3] معنی لئے گئے ہیں۔ لفظ उ (او) سے ہرنیہ گربھ[4] ۔ وایو[5] ۔ اور تیجس[6] ظاہر ہیں ۔ اور لفظ म (م)

---

۱ وراٹ کے معنی بوقلمون۔یعنی بہت اقسام کی دنیاؤں کو روشن کرنے والا +

۲ اگنی کے معنی۔علم حرکت اور حصول یعنی علمِ مطلق۔ہمہ دان۔ جاننے۔ حاصل کرنے اور قابل پرستش +

۳ وشو کے معنی اُس چیتن وجود کے ہیں۔ کہ جس میں خلا وغیرہ کُل جہوٹ داخل ہو رہے ہیں۔ یا جو کہ بذاتِ خود سب میں موجود ہے +

۴ ہرنیہ گربھ کے معنی آفتاب وغیرہ کل متجلّی چیزوں کا گربھ یعنی علت فاعلی اور سہارا۔ یا کہ جو آفتاب وغیرہ نورانی چیزوں کا بطور رحم خود جائے پیدائش و قیام ہے +

۵ وایو کے معنی۔متحرک اور ساکن چیزوں کو قائم زندہ اور فنا کرنے والا +

۶ تیجس کے معنی۔بذاتِ خود نور مجسّم اور آفتاب وغیرہ روشن دنیاؤں کو منور کرنے والا +

ایشور[1]۔ ادتیہ[2] اور پراجنہ[3] وغیرہ ناموں کی دلالت اور مفہوم نکلتا ہے۔ اس کی مفصل تشریح اگر اس جگہ کی جاوے تو ایک ہی مضمون سے یہ کتاب دوگنی تگنی بڑھ جاویگی۔ اور اصلی جادو وہی ہے جو کہ سر پہ چڑھ کے بولے۔" چنانچہ اس نام کی مہماں خود رادھا سوامی دیال نے بھی اپنی کتاب میں بیان کر دی ہے ثبوت کے لیئے دیکھو رادھا سوامی مت سندیس صفحہ ۱۵ دفعہ ۱۱۹ "باچک گیانی اور سماج والے اور کرم کانڈی۔ گھٹ کے بھید بالکل بے خبر ہیں۔ اور ہر چند اُن کے مت میں شبد کی مہماں بہت کی ہے۔ اور صاف لکھا ہے کہ آد میں اوم شبد پرگھٹ ہوا۔ اور اسی شبد سے کل رچنا پیدا ہوئی۔ اور تین لوک کی رچنا کی طاقت اور مصالحہ کا بھنڈار بھی شبد ہے پر یہہ لوگ شبد کا کھوج نہیں کرتے۔ اور نہ رچنا کا بھید دریافت کرتے ہیں۔ کہ کیسے اوم شبد سے تین لوک کی رچنا ہوئی۔ جو (اگر) یہ خواہش اُن کے دل میں ہوتی تو ضرور بھید پاتے اور ابھیاسی گرو کی ضرورت اِن کو پڑتی۔"

دیکھیئے کیسا جھوٹا اور بے بنیاد الزام رادھا سوامی گرو نے ویدوں کے ماننے والوں پہ لگایا ہے۔ اور وہ بھی گھٹا بڑھا کر کسی قدر اُلٹا سیدھا کر کے بھلا خیال تو کرو اور انصاف سے سوچکر اپنے دل میں کچھ تو فیصلہ کرو کہ اوم شبد کا کھوج کون نہیں کرتا ہے۔ آیا رادھا سوامی کے چیلے یا کہ ویدوں کے ماننے والے۔ گو اس جگہ آپ کے گرو نے صاف طریقہ پر آریہ سماج کا نام نہیں لکھا۔ مگر مضمون کے مطلب سے یہی ظاہر ہوتا ہے

[1] لفظ ایشور کے معنی۔ جو خود تمام شوکت اور حشمت کے ساتھ موجود ہے +

[2] ادتیہ کے معنی جو خود کبھی فنا نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ خود ہر ایک شے کو فنا کرنے والا ہے +

[3] پراجنہ کے معنی۔ جسکا علم منزہ عن الخطا ہے۔ اور جو کہ سب متحرک اور ساکن دنیاؤں کے ضوابط کو قرار واقعی جانتا ہے (از ستیارتھ پرکاش) +

کہ یہاں پر گروجی کا مطلب "ما چک گیانی سماج والے اور کرم کانڈی" کے لکھے سے آریہ سماج سے ہی ہے۔ اگرچہ رادھا سوامی گرو نے ویدوں کے ماننے والوں کو مغالطہ میں ڈالنے کے لئے یہ کل بچن اپنی پوتھی میں ظاہر کیا ہے۔ جو کہ حقیقی پہلو سے اور غور کرنے سے کل مضمون غلط ہے کیونکہ رچنا (مطلب سرشٹی اتپتی سے) اوم شبد سے نہیں ہوئی ہے۔ بلکہ رچنا تو اُوم یعنی پرمیشور۔ جیو۔ اور پرکرتی تینوں کے انادی ہونے کے سبب سے ہوئی ہے۔ اگر کسی کو اس بات کا مکمل بھید جاننا منظور ہو تو اُس کو مناسب ہے کہ ارش گرنتھوں کو پڑھے۔ اور یہ درجہ اُس وقت حاصل ہو سکتا ہے جبکہ کوئی شخص تعصب اور جہالت کو چھوڑ علم کے میدان میں قدم بڑھاوے +

علاوہ اس کے یہاں پر یہ تبلا دینا بھی ضروری ہے۔ کہ تم اور تمہارے گرو پرانایام اور اس کے سادھن سے جو کہ کمان کے تیر کی طرح بھاگتے ہو۔ سو یہ بھی تمہاری ناواقفیت اور کمزوری کی دلیل ہے۔ تم لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے دیگر ناواقف لوگوں کو بھی خواہ مخواہ پرانایام سے خوف دلا کر متنفر کراتے ہو۔ اور کہتے ہو کہ اِس سے تو جان کا خطرہ ہے نہیں معلوم کہ گروجی نے اندھا دھند بدوں دیکھے بھالنے اور تحقیقات کئے کیوں ایسا لکھ مارا۔ پر یہ مترد۔ پرانایام کی مشق تو ایسی مشق ہے کہ جس پر ہر شخص خواہ کوئی بچہ ہو یا بوڑھا۔ جوان ہو یا ادھیڑ۔ عورت ہو یا کہ مرد نہایت ہی آسانی سے عمل کر سکتا ہے۔ پرانایام میں نہ تو جان کا خطرہ ہے۔ اور نہ کسی اور چیز کا۔ بلکہ پرانایام کی مشق سے تو وہ طاقت پیدا ہوتی ہے۔ کہ جس کی جس قدر ہی تعریف کی جاوے۔ تھوڑی ہے +

بجائے پرانایام کے طریقہ کے من کو قابو میں کرنے کے لئے جو طریقہ کہ رادھا سوامی گرو نے یوگ ابھیاس یعنی بذریعہ شبد اوپدیش یعنی من کو یکسو کرنے کا تبلایا ہے۔ وہ تو قطعی نامکمل ہے۔ کیونکہ جس شے کو

دیکھنے کے لئے تم لوگ شبد ابھیاس کرتے ہو۔ اور جھوٹی اور فرضی بات بتلا کر
اور اُس کا تصوّر کر اگر من کو یکسو کرانا چاہتے ہو۔ سو یہ تمہاری سخت غلطی
اور بھول ہے۔ کیونکہ محض شبد ابھیاس کے طریقہ سے من ہمیشہ
کے لئے یکسو ہرگز بھی نہیں ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام کے تمام
رادھا سوامی مت کے چیلے بھنور میں پڑ کر چکر کھا رہے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے
کہ جگت پرکاشس میں بذریعہ یم اور نیم کے جو کہ اشٹانگ یوگ کا
مکھ انگ ہے" گھما گھما کر سیدھے طریقہ سے بیان کرنیکے بجائے
اُلٹے طریقہ سے اُلٹے طریقہ میں (انڈائرکٹ فورم میں) ۔
(Indirect form) اُپدیش کیا ہے۔ یعنی
اُنہیں یم نیموں کا بیان اور اُنہیں پر عمل کرنے کی ہدایت کی ہے
کہ جن پر عمل کرنے کے لئے یوگ شاستر میں اُپدیش ہے۔ اور تس پر
بھی نامکمل۔ من کو دھوکا دیکر قابو میں کرنے سے کوئی فائدہ ہمیشہ
کے لئے ہرگز نہیں ہو سکتا ہے۔ اور من کو جبرن قابو میں لانے کی
مثال ایسی ہے۔ کہ جیسی ریل گاڑی کی مثال یعنی زور سے چلتی ہوئی
ریل گاڑی کی رفتار کو روکنے کے لئے اگر محض انجن کی سٹیم کو ہی
یکدم بند کر دیا جاوے۔ تو کُل گاڑی کا مع انجن کے نقصان ہونے کا
احتمال ہے۔ اور اگر انجن کی اسٹیم کو بند کرنے سے تمام گاڑیوں کی رفتار
کو ہی بذریعہ ویکیم بریک کے بند کیا جاوے گا تو بہت جلد گاڑی
بھی ٹھیر جاوے گی۔ اور گاڑی کا مع انجن اور اُس کی سواری
وغیرہ کے کسی کا کچھ بھی نقصان نہیں ہوگا۔ پس یہی مثال تمہاری ہے
یعنی تم لوگ جو کہ خواہ مخواہ رادھا سوامی کے بتلائے ہوئے طریقہ ابھیاس
کے مطابق (جس کو کہ پراچین رشیوں نے ہٹ یوگ بتلایا ہے۔ اور
اُس کو من کو قابو میں لانے کے لئے درست نہ جانکر چھوڑ دیا ہے) یکسو
کرنے کی کوشش کرتے ہو۔ اُس کی باریکیوں اور اُس کے نتیجہ
پر غور کر کے دیکھو۔ کہ جسکا نتیجہ آپ لوگوں کے چہروں سے دیکھنے سے

جوکہ زیادہ ابھیاسی ہیں۔ صاف صاف دکھلائی دے رہا ہے۔ یعنی جسکو
دیکھو۔ اُسی کے چہرہ پر زردی چھائی ہوئی ہے۔ آپ لوگ تو خیال
کرتے ہیں۔ کہ یہ پرمارتھ کی پراپتی کی نشانی ہے۔ لیکن میں کہتا
ہوں کہ یہ اوّل درجہ کی نحوست کی نشانی ہے۔ یاد رکھو کہ جس نے
بذریعہ پرانایام من کو قابو میں کرنے کے لئے یم اور نیموں کی پابندی
کرتے ہوئے اپنے من کو پرماتما میں لگایا ہے یا کہ جو شخص لگاتا ہے
اور لگا کر ایشوری انند کو محسوس کرتا ہے۔ اُس کے چہرہ پر وہ جلال
دکھلائی دیتا ہے۔ کہ ہر ایک شخص اُس کے مقابلہ میں ایسا ہی معلوم
ہوتا ہے۔ کہ جیسے سورج کی روشنی میں دیپک اور پورن ماشی کے چاند
کے مقابل جگنو۔ اور اُس کے چہرہ پر وہ پربھوتائی نظر آتی ہے۔ کہ
جس کو دیکھ کر ہر شخص کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ "کیا اچھا ہوتا کہ اگر
میری اپنی حالت بھی ایسی ہی ہوتی" جن لوگوں نے کہ رشی دیانند
کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ وے ابھی تک یہی کہتے ہوئے
نظر آتے ہیں۔ کہ ایسا شخص دنیا میں کیا علم اور کیا جسم اور کیا اُن کے
چہرہ کے جلال کے لحاظ سے نظر نہیں آتا ہے اسلئے آؤ اور ایک ہی
لازوال اور سچے "نام اوم کے اوپاسک بنو۔ اور اُسی کو اپنا منزل
مقصود سمجھ کر اُسی کا جاپ بذریعہ پرانایام کرو۔ تاکہ تمہارا سچا کلیان
ہو۔ دیکھو اور غور سے دیکھو کہ اوم خود ہی اپنی ہستی تم کو بتلا رہا ہے یعنی
اُس کے اندر علاوہ آپ کے مت کے انوسار آٹھوں فرضی دہاموں کے
کُل رچنا اور مصالحہ کا بھنڈار موجود ہے۔ اگر ہزاروں غوطے بھی آپ
لوگ اُس میں لگاؤ گے۔ تب بھی اُس کا انت نہیں پاؤ گے۔ کیونکہ
جب وہ ہے ہی اننت تو پھر اُس کا انت کہاں۔ اور آپ کے گرو کا
یہ قول کہ "جب تک سنت مت کے طریقہ کے مطابق ابھیاس کر کے
پار برہم پد کے پار سنت دیش میں نہ جاوے گا۔ تب تک سچا
اودّھار نہیں ہوگا" کیسا غلط اور نامعقول ہے۔ کہ جس سے گرو جی کی

اوّل درجہ کی جہالت بھی ظاہر ہو رہی ہے۔ کیونکہ یہ ہم کہتے ہی اُس کو ہیں جو کہ جگہ جگہ ویاپک ہے۔ اب ذرا غور سے سوچو۔ کہ "ہر جگہ" کا لفظ کسی شے پر عائد ہوتا ہے۔ اور جبکہ وہ ہے ہی ہر جگہ تو "اُس کے پار" کے کیا معنی۔ اے رادہا سوامی مت کے چیلو تم کسی ناواقف شخص کو اپنے مت میں پھانسنے کے لئے دھوکا مت دو۔ ورنہ تمہاری مکتی تو علیحدہ رہی بلکہ تم جھوٹ بول کر بہکانے کی وجہ سے کسی اوپر کے درجہ میں جانے کی بجائے کسی نیچ سے نیچ یونی میں جا پڑو گے۔ اور میں یقین کرتا ہوں کہ جس قدر بھی میری اس کتاب کی اشاعت ہوگی اُسی قدر رادہا سوامی مت کی اصلی حقیقت ہر خاص و عام کے روبرو ظاہر ہو جاوے گی۔ اور ویدک دھرم کے مطابق جو کہ یوگ ابھیاس کا سچّا اور حقیقی طریقہ ہے وہ بھی ہر شخص پر روشن ہو جاویگا۔ اب رہی یہ بات کہ آپ لوگ جو کہ غیر مت والوں سے جبکہ اُن کے سوالوں کا جواب دینے کی اپنے میں سامرتھ نہ جانکر یہ کہنے لگ جاتے ہو۔ کہ کچھ دنوں تک اس مت کے مطابق کمائی کر کے دیکھو۔ تب اُس کی سچائی خود بخود ظاہر ہو جاویگی۔ چنانچہ یہ کمائی بھی میں نے کر کے دیکھ لی ہے۔ اور کمائی کر کے ہی اس قدر نتیجہ پر پہنچ گیا ہوں جو کہ آپ کے سامنے موجود ہے۔ یعنی جس رس اور آنند کی پراپتی کے واسطے جو طریقہ تمہارے گرو نے دیگر مت کے لوگوں کی کتابوں سے نکال کر اور گپ چپ طریقہ سے ناواقف لوگوں میں پھیلایا ہے۔ یہ رس اور آنند محض ذرا سی دیر کے واسطے ملتا ہے۔ کہ جس کی خاص وجہ یہ ہے۔ کہ آنند کی پراپتی کا مکمل طریقہ یہ نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ تم لوگوں کی یعنی رادہا سوامی مت کے چیلوں کی ہمیشہ یہی شکایت رہتی ہے۔ کہ مہاراج کچھ اپنی دیا کرو۔ رس اور آنند ابھیاس میں نہیں ملتا ہے۔ میں نے تو عرصہ تک مہاراج برہم شنکر جی کے روبرو تمہارے مت کے چیلوں کو یہی رونا روتے دیکھا ہے کہ مہاراج کچھ اپنی دیا کرو۔ رس ابھیاس میں نہیں ملتا ہے۔ اور

؛ کچھ انتر میں کھلتا ہے"
تس پر مہاراج جواب دیتے ہیں کہ" ذرا اون لوگوں سے تو دریافت کرو جو کہ بیس بیس اور تیس تیس برس کے ابھیاسی ہیں۔اور جبکہ ابھی تک اونپر ہی انتر میں کچھ نہیں کھلا تو تم پر جو کہ تھوڑے برسوں کے ابھیاسی ہو کیسے کھل سکتا ہے۔اس لئے کچھ دن تک کمائی کرو"

پیارے منزو کھلے کہاں سے۔وہاں کچھ ہو تو کھلے۔اور جبکہ تمہارے مت میں یم اور نیموں وغیرہ کا طریقہ تک بھی نامکمل اور غلط بتلایا گیا ہے۔اس لئے تمہاری کوشش بھی بیفائدہ ہے +

یاد رکھو کہ اگر کسی شخص کے یم اور نیم درست ہونگے۔اور اُن پر باقاعدہ عمل بھی کرتا ہوگا۔تو اُس کے لئے آنکھ۔ناک۔کان اور موہنہ وغیرہ بیرونی قواء کو بند کرنے کی ضرورت ہرگز ہرگز نہیں ہے اُسکا من ہر وقت استھر رہے گا۔اور ایک نام اوم کی معنی و مطلب پر غور کرتے ہوئے وہ شخص ایشوری انند میں اور اُس کو حقیقی طریق سے محسوس کرتا ہوا ہمیشہ مگن رہے گا۔اور وہی شخص سدا یوگی ہے +

آپ کے گرو کے بتلائے ہوئے طریقہ یوگ ابھیاس کے مطابق عمل کرنے سے انسانوں کو کئی قسم کی مہلک بیماریوں میں مبتلا ہو جانے کا احتمال ہے۔جیسے کہ بواسیر۔درد سر۔دوران سر۔مغز کی کمزوری۔نظر کی کمزوری۔بلکہ نپٹ اندھا۔کیونکہ ابھیاس کے سمے گدا اندری کا جھکاو ہمیشہ نیچے کی حالت کو ہونے سے تو بواسیر کا عارضہ ہو جاتا ہے۔ماتھے پر متواتر ہاتھ رکھنے اور آنکھوں کی جڑ پر اُنگلی رکھنے سے اور دماغ کی رگوں کی حرکت کو نقصان پہنچنے کی وجہ سے درد سر اور دوران سر پیدا ہو جاتا ہے۔اور مردمک چشم بننے کی کوشش کرنے سے نپٹ اندھا ہو جاتا ہے۔کیونکہ جس وقت کوئی شخص دونوں آنکھوں پر انگلی رکھ کر آنکھوں کی پتلیوں

